عمران سیریز
پاور اسکواڈ
مظہر کلیم
ایم اے
خاص نمبر

خاص نمبر

پاور اسکواڈ

مکمّل ناول

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعا
اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کس
کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہو
جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قط
ذمہ دار نہیں ہونگے۔

ناشران ------ اشرف قریشی
--------- یوسف قریشی
پرنٹر ------ محمد یونس
طابع ------ ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ------ 90/_ روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ اسرائیل کے سلسلے کا نیا ناول "پاور اسکواڈ" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ایرو میزائل کے سلسلے کا یہ آخری ناول ہے۔ ایرو میزائل لیبارٹری کی تباہی کے سلسلے میں جس طرح عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مسلسل جان لیوا جدوجہد کرنا پڑی ہے۔ اسی طرح اسرائیل حکومت بھی اپنی ہر تنظیم کے خاتمے کے بعد ایک نئی تنظیم سامنے لاتی رہی ہے۔ پاور اسکواڈ بھی اسرائیل کی نئی تنظیم ہے جسے بڑے دعویٰ کے ساتھ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے پر لایا گیا اور یہ حقیقت ہے کہ پاور اسکواڈ نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یقینی موت کے منہ میں دھکیل دیا تھا لیکن عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اسرائیل کی سرزمین پر جس طرح سرفروشی کی بے مثال جدوجہد اور ناقابل یقین ذہانت کا ثبوت دیا ہے وہ واقعی اپنی مثال آپ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس ناول کو بھی ہر لحاظ سے پسند کریں گے۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور نوازیئے گا البتہ حسب دستور ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے۔ یہ بھی اپنی مثال آپ ہوتے ہیں۔

چنیوٹ ضلع جھنگ سے نوید احمد اقبال لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول جاسوسی ادب کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترتے ہیں اور ہم

اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ اس نے اردو جاسوسی ادب کو آپ کے ذریعے دنیا کی باقی زبانوں کے جاسوسی ادب سے ممتاز کر دیا ہے البتہ آپ سے ایک شکایت ضرور ہے کہ آپ صرف بڑے شہروں کے قارئین کے خطوط کے جواب دیتے ہیں جبکہ چھوٹے شہروں کے قارئین کے خطوط جواب سے محروم رہتے ہیں۔آپ سے ایک بات پوچھنی بھی ہے کہ عمران اپنی ڈگریوں کے ساتھ جب یونیورسٹی کا نام لیتا ہے تو آپ اسے یعنی (آکسن) کو بریکٹ میں لکھتے ہیں۔ایسا کیوں ہے جبکہ بریکٹ میں وہ لفظ لکھا جاتا ہے جو بولا نہیں جاتا بلکہ صرف لکھا جاتا ہے۔کیا عمران ڈگریوں کے ساتھ یونیورسٹی نہیں بتاتا اور آپ صرف قارئین کے لئے یہ لفظ لکھتے ہیں۔امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم نوید احمد اقبال صاحب۔خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔آپ کو نجانے کس طرح یہ خیال آیا ہے کہ میں قارئین کے درمیان چھوٹے اور بڑے شہروں کی وجہ سے فرق روا رکھتا ہوں حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔قارئین تو قارئین ہی ہوتے ہیں چاہے وہ کسی بڑے شہر میں رہ رہے ہوں یا کسی گاؤں میں۔میرے لئے تو سب ہی محترم ہوتے ہیں بلکہ گاؤں اور چھوٹے شہروں میں رہنے والے قارئین میرے لئے اس سے زیادہ محترم ہوتے ہیں کہ انہیں میری کتب کے حصول کے لئے باقاعدہ جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔جہاں تک آپ کے سوال کا تعلق ہے تو عمران اپنی ڈگریوں کے ساتھ یونیورسٹی کا نام بھی بتاتا ہے کیونکہ آکسفورڈ یونیورسٹی اپنے تعلیمی معیار کے لحاظ سے پوری دنیا میں احترام کی نگاہوں سے دیکھی جاتی ہے۔اس لحاظ سے اس یونیورسٹی کی ڈگری بھی اعزاز سمجھی جاتی ہے۔جہاں تک اسے بریکٹ میں لکھنے کا تعلق ہے تو ایسا صرف اس لئے کیا جاتا ہے کہ اس یہ ظاہر ہو سکے کہ یہ ڈگری نہیں بلکہ یونیورسٹی کا نام ہے۔امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

جام پور سے قاضی عارف ندیم علوی لکھتے ہیں۔"آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔آپ کا قلم نوجوانوں کو اخلاقی برائیوں سے جس طرح دور رکھنے کا کارنامہ سرانجام دے رہا ہے اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔آپ سے ایک درخواست ہے کہ آپ اپنی تحریروں میں اللہ تعالیٰ کے لئے خدا کا لفظ استعمال نہ کریں کیونکہ خدا فارسی زبان میں بڑے کو ضرور کہتے ہیں لیکن بہرحال یہ لفظ مخلوق کے لئے استعمال ہوتا ہے۔خالق کے لئے استعمال کرنا درست نہیں ہے۔امید ہے آپ میری درخواست پر ضرور توجہ کریں گے"۔

محترم قاضی عارف ندیم علوی صاحب۔خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔آپ نے اللہ تعالیٰ کے نام اور خدا کے سلسلے میں جو کچھ لکھا ہے وہ درست ہے۔میری ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا لفظ ہی استعمال کروں لیکن خدا کا لفظ بھی اصطلاحی طور پر اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور خاص طور پر ہماری زبان میں تو اس کے یہی معنی ہیں مثلاً ہم جب "خداداد

صلاحیت" کہتے ہیں تو اس سے سننے والا یا کہنے والا کبھی یہ نہیں سمجھ سکتا کہ اسے کسی مخلوق کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ بہرحال کوشش یہی کی جانی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے ذاتی نام کو ہی استعمال کیا جائے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

جھنگ شہر سے عبدالغفار تبسم لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول طویل عرصے سے پڑھ رہا ہوں اور یہی ان کی پسندیدگی کا ثبوت بھی ہے۔ البتہ مجھے اس وقت کوفت ہوتی ہے جب سیکرٹ سروس کے ارکان ہر قسم کی سچوئیشن سے بچ نکلتے ہیں۔ بہرحال وہ انسان ہیں۔ اس لئے کسی نہ کسی ممبر کی موت ضروری ہے۔ خاص طور پر تنویر تو مجھے ناپسند ہے جو جذباتی انسان ہے۔ نجانے اس قدر جذباتی ہونے کے باوجود کیسے زندہ بچ جاتا ہے۔ البتہ ایک درخواست ہے کہ اگر سیکرٹ سروس کا کوئی ممبر ہلاک ہو جائے تو اس کی جگہ میری خدمات حاضر ہیں۔ امید ہے آپ ضرور توجہ کریں گے"۔

محترم عبدالغفار تبسم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی اس بات کا تعلق ہے کہ سیکرٹ سروس کے ممبران ہلاک ہونے سے کیوں بچ جاتے ہیں تو اس سلسلے میں پہلے بھی میں کئی بار لکھ چکا ہوں کہ موت زندگی تو بہرحال اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے لیکن تربیت یافتہ افراد بعض اوقات ایسی سچوئیشنز سے بھی بچ نکلتے ہیں جن سے دوسرے افراد نہیں بچ سکتے۔ آپ نے اکثر اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ بس کے حادثوں میں اکثر ڈرائیور صاف بچ جاتے ہیں۔ اس کی یہ وجہ نہیں ہوتی ہے کہ وہ کوئی غیرمرئی مخلوق ہوتے ہیں بلکہ یہ بات ان کے تجربے پر منحصر ہوتی ہے کہ وہ حادثے کا ادراک ہوتے ہی اپنے آپ کو بچانے کی لاشعوری طور پر کوشش کرتے ہیں اور اکثر بچ جاتے ہیں۔ جہاں تک آپ کی اس درخواست کا تعلق ہے کہ اگر کوئی ممبر ہلاک ہو جائے تو آپ کی خدمات حاصل کر لی جائیں تو اس کے لئے کسان کے بیٹے کی نمبردار بننے کی خواہش والی مثال ہی دی جا سکتی ہے کہ اس کی خواہش تھی کہ نمبردار کا سارا خاندان ہلاک ہو جائے تاکہ وہ نمبردار بن سکے تو اس کے باپ نے اسے سمجھایا کہ نمبردار کا خاندان تو ایک طرف چاہے سارا گاؤں ہی کیوں نہ ہلاک ہو جائے تمہیں نمبردار نہیں بنایا جائے گا کیونکہ تمہارے اندر نمبردار بننے کی صلاحیت ہی موجود نہیں ہے۔ امید ہے بات آپ کی سمجھ میں بھی آ چکی ہوگی اور آئندہ بھی آپ خط لکھتے رہیں گے۔

اوچشریف ضلع بہاولپور سے عبدالواحد صدیقی لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ البتہ آپ سے ایک شکایت ہے کہ آپ قارئین کے خطوط کا جواب مسلسل نہیں دیتے مثلاً ہمارے ایک دو خطوں کے جواب آپ نے دیئے اس کے بعد آپ کو جتنے بھی خطوط لکھے آپ نے جواب نہیں دیا۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ امید ہے آپ ضرور وضاحت کریں گے"۔

محترم عبدالواحد صدیقی صاحب۔ ناول پسند کرنے اور خط لکھنے کا

بے حد شکریہ۔ خطوط کا جواب یہ سوچ کر نہیں دیا جاتا کہ کس قاری کے خط کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے اور کس قاری کا نہیں اور نہ ہمارے پاس ایسا کوئی ریکارڈ موجود ہوتا ہے۔ "چند باتوں" میں صرف وہ خطوط شامل کئے جاتے ہیں جن میں کوئی ایسی دلچسپ بات موجود جس کے جواب سے دوسرے قارئین کو بھی دلچسپی ہو۔ لیکن بعض اوقات ایسے خطوط بھی "چند باتوں" میں شامل ہونے سے رہ جاتے ہیں جن میں دلچسپ باتیں موجود ہوتی ہیں کیونکہ بے شمار خطوط میں سے صرف چند خطوط کا ہی جواب دیا جا سکتا ہے۔ البتہ یہ بات ہر قاری کو بتانا چاہتا ہوں کہ ان کا لکھا ہوا ہر خط میں انتہائی غور سے پڑھتا ہوں اور قارئین کے خطوط سے مجھے واقعی ناول لکھنے میں رہنمائی ملتی رہتی ہے کیونکہ قارئین کے خطوط اور ان کی آرأ سے مجھے اندازہ ہوتا ہے کہ میرے قارئین کیا پڑھنا چاہتے ہیں اور کیا نہیں۔ انہیں کونسا موضوع زیادہ پسند ہے اور کونسا کم۔ اس طرح کی رہنمائی مجھے قارئین کے خطوط سے ہی ملتی ہے اس لئے میں ہر قاری سے گزارش بھی کرتا رہتا ہوں کہ وہ ناول کے بارے میں اپنی آرأ سے مجھے ضرور مطلع کر دیا کریں۔ امید ہے آپ بھی آئندہ خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

اسرائیل کے پریذیڈنٹ ہاؤس کے خصوصی میٹنگ ہال میں جیوش چینل کا لارڈ بوفمین، جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ اور ریڈ اتھارٹی کے کرنل پائیک کے علاوہ ملٹری انٹیلی جنس کا سربراہ کرنل سٹارک اور پولیس کمشنر کرنل فریڈرک بھی موجود تھے۔ لارڈ بوفمین کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا جبکہ کرنل ڈیوڈ اور کرنل پائیک دونوں کے چہروں پر ہلکی سی طنزیہ مسکراہٹ نمایاں نظر آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو صدر اور پرائم منسٹر یکے بعد دیگرے اندر داخل ہوئے تو لارڈ بوفمین سمیت سب بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر سوائے لارڈ بوفمین کے باقی سب نے باقاعدہ سیلوٹ کئے جبکہ لارڈ بوفمین نے خصوصی انداز میں سلام کیا۔

"تشریف رکھیں"...... صدر نے گھمبیر لیکن انتہائی سرد لہجے میں کہا اور پھر وہ اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے بیٹھنے کے

بعد پرائم منسٹر اور پھر لارڈ بوفمین سمیت سب اپنی اپنی کرسیوں پر
بیٹھ گئے۔

"مجھے پہلے اطلاع ملی تھی کہ پریذیڈنٹ ہاؤس کی میٹنگ کی
باقاعدہ ٹیپ فلسطینی مخبروں نے حاصل کر کے عمران اور اس کے
ساتھیوں تک پہنچائی تھی اس لئے میں نے نہ صرف پریذیڈنٹ ہاؤس
کا سیکورٹی سمیت تمام عملہ تبدیل کر دیا ہے بلکہ میٹنگ ہال اور
میٹنگ روم کا حفاظتی نظام بھی تبدیل کرا دیا ہے اور اسے ایکریمین
ماہرین کے ذریعے اس قدر فول پروف بنا دیا گیا ہے کہ اب یہاں
ہونے والی بات چیت کا کوئی لفظ کسی بھی صورت نہ ٹیپ کیا جا سکتا
ہے اور نہ ہی باہر سے سنا جا سکتا ہے اس لئے آپ سب نے کھل کر
بات چیت کرنی ہے"...... صدر نے اسی طرح گھمبیر اور سرد لہجے میں
بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... پرائم منسٹر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا جبکہ
باقی سب لوگ خاموش بیٹھے رہے۔

"آپ سب کو علم ہے کہ اس وقت پاکیشیا سیکرٹ سروس
اسرائیل میں ایرو میزائل لیبارٹری کو تباہ کرنے کے مشن پر آئی ہوئی
ہے اور ان کی تعداد صرف دس ہے جس میں آٹھ مرد اور دو عورتیں
ہیں اور یہ بھی حتمی اطلاع مل چکی ہے کہ انتہائی خطرناک فلسطینی
تنظیم ریڈ ایگل انہیں تحفظ دے رہی ہے اور ان سے مکمل تعاون کر
رہی ہے۔ یہ دس افراد پہلے پکڑے گئے لیکن پھر اچانک وہ جی پی فائیو

اور ریڈ اتھارٹی کی قید سے غائب ہو گئے یا کر دیئے گئے۔ اس کے بعد
جیوش چینل کے انچارج کلیسر نے انہیں گرفتار کر لیا لیکن وہ کلیسر
اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے نکل گئے اور پھر انہوں نے
انتہائی حیرت انگیز طور پر جیوش چینل کا ناقابل تسخیر ہیڈ کوارٹر بھی
تباہ کر دیا۔ ان کا ٹارگٹ گوام پہاڑی تھی۔ جیوش چینل کے لارڈ
بوفمین نے یورپ کا سب سے خطرناک ایجنٹ کرنل کارٹر جسے بلیک
ہاک کہا جاتا تھا اور جو یورپ کی دہشت سمجھا جاتا تھا، کو اس کے
پورے گروپ سمیت یہاں بلوا لیا اور کلیسر کے بعد بلیک ہاک
جیوش چینل کا انچارج بن گیا۔ اس نے وہاں نہ صرف سائنسی
حفاظتی انتظامات اپنی مرضی کے کرائے بلکہ گوام پہاڑی پر موجود ایئر
فورس آپریشنل سپاٹ کے تمام افراد کو فارغ کر کے وہاں اپنے دس
ساتھیوں اور فوجی کمانڈوز کے ایک دستے کی تحویل میں دے دیا۔
یہاں ایسے فول پروف انتظامات کئے گئے کہ میں نے بھی ان انتظامات
کی تفصیل معلوم ہونے پر اسے ناقابل تسخیر قرار دے دیا تھا کہ اس
بار پاکیشیا سیکرٹ سروس گوام پہاڑی سے کسی صورت بھی زندہ بچ
کر نہ جا سکے گی لیکن پھر اچانک اطلاع ملی کہ گوام پہاڑی دھماکوں
سے مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہے اور عمران اور اس کے ساتھی ایک بار
پھر غائب ہو گئے ہیں۔ اس اطلاع پر جب تفصیلی انکوائری کی گئی تو
معلوم ہوا کہ بلیک ہاک نے اس پورے گروپ کو گرفتار کر کے
بے ہوشی کے عالم میں زنجیروں سے جکڑ دیا تھا لیکن پھر اچانک یہ

لوگ نہ صرف ہوش میں آ گئے بلکہ انہوں نے زنجیروں سے بھی آزادی
حاصل کر کے اس عمارت میں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا اور پھر
انہوں نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں مین عمارت پر قبضہ کر لیا اور
کرنل کارٹر بھی ان کے قبضے میں آ گیا اور پھر بلیک ہاک کا پورا
گروپ انہوں نے گولیوں سے اڑا دیا جس پر کمانڈوز دستے نے انہیں
گھیر لیا لیکن وہ مارٹر، میزائل اور مشین گنوں کی بے تحاشہ فائرنگ
کرتے ہوئے گھیرا توڑ کر نکل گئے ۔ کمانڈوز نے ان کا انتہائی بے
جگری سے مقابلہ کیا اور ایک زخمی کے بیان کے مطابق اس نے ان
سب کو انتہائی شدید زخمی حالت میں دوڑتے ہوئے دیکھا تھا۔ سب
ایئر چیک پوسٹس بھی تباہ کر دی گئیں اور یہ سب لوگ حد بندی کو
بموں سے توڑ کر گوام پہاڑی سے باہر گئے اور پھر اچانک غائب ہو
گئے ۔ پھر رات گئے اچانک مین عمارت کے اندر انتہائی طاقتور اسلحہ کا
سٹاک ایک خوفناک دھماکے سے پھٹ گیا اور اس طرح پوری گوام
پہاڑی مکمل طور پر تباہ ہو گئی اور وہاں موجود سب افراد ہلاک ہو گئے
وہاں بلیک ہاک اور اس کے ساتھیوں کے علاوہ تقریباً ڈیڑھ سو فوجی
کمانڈوز بھی ہلاک ہو گئے ہیں۔ تمام مشینری جو کروڑوں ڈالر مالیت
کی تھی مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہے اس کے باوجود پاکیشیا سیکرٹ
سروس کے ایک آدمی کی لاش بھی دستیاب نہیں ہو سکی اور وہ لوگ
انتہائی شدید زخمی حالت میں ہونے کے باوجود انتہائی پراسرار انداز
میں غائب ہو گئے ہیں ۔ اس پر پورے اسرائیل کے تمام ہسپتال اور

تمام ڈاکٹروں کے کلینکس کو چیک کیا گیا ۔ فلسطینی تنظیموں کے
خفیہ ہسپتالوں کو بھی چیک کیا گیا حتیٰ کہ ریڈ ایگل کے دو خفیہ
ہسپتالوں کو بھی چیک کیا گیا لیکن کہیں بھی ان کا سراغ نہیں مل
سکا اور اس وقت تک بھی ان کا کوئی سراغ نہیں ملا"...... صدر نے
مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ پرائم منسٹر سمیت میٹنگ میں شریک
سب لوگ خاموش بیٹھے سنتے رہے ۔

" گو پاکیشیا سیکرٹ سروس نے جیوش چینل کا ہیڈ کوارٹر اور گوام
پہاڑی کو تباہ کر کے اسرائیل کو بے پناہ نقصان پہنچایا ہے لیکن
ہمارے لئے اطمینان کی بات یہ ہے کہ ان کا اصل ٹارگٹ ایرو
میزائل لیبارٹری ابھی تک محفوظ ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ محفوظ
رہے گی اس لئے کہ میں نے اور پرائم منسٹر صاحب نے شروع سے ہی
اس لیبارٹری کو خفیہ رکھنے کا پلان بنایا تھا۔ اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ
یہ لیبارٹری دوسری لیبارٹریوں سے مختلف ہے بلکہ اس کی وجہ یہ تھی
کہ اس میں جس فارمولے پر کام ہو رہا ہے یہ فارمولا ایک پاکیشیائی
سائنس دان کی ایجاد تھا۔ اس لئے مجھے یقین تھا کہ کبھی نہ کبھی
پاکیشیا سیکرٹ سروس اس لیبارٹری پر ضرور حملہ کرے گی۔ پھر یہ
پاکیشیائی سائنس دان اسرائیل سے ایک فلسطینی تنظیم کی مدد سے
فرار ہو جانے میں کامیاب ہو گیا اور پاکیشیا پہنچ گیا اور وہاں پر ایرو
میزائل لیبارٹری قائم ہو گئی۔ مجھے بے شمار بار کہا گیا کہ میں پاکیشیا
میں موجود ایرو میزائل لیبارٹری کو تباہ کرانے کے لئے حکم دوں لیکن

میں ہمیشہ اس لئے خاموش رہا کہ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سرو
حرکت میں آجائے گی اور پاکیشیا کے ساتھ ساتھ اسرائیل میں بھ
ایرو میزائل لیبارٹری کو تباہ کرنے کا کام شروع ہو جائے گا۔ لیکن
بات بھی میرے پیش نظر رہی کہ ایرو میزائل پر صرف اسرائیل ک
اجارہ داری ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ آخرکار پاکیشیا میں ایرو میزائ
لیبارٹری کی تباہی کا فیصلہ کر لیا گیا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس طوی
عرصے سے اسرائیل نہیں آئی تھی پہلے وہ جی پی فائیو اور ریڈ اتھار
سے ٹکرا چکی تھی جبکہ اس دوران ایک نئی اور انتہائی طاقتور تنظ
جیوش چینل بھی وجود میں آ چکی تھی۔ اس کے سربراہ لارڈ بو فمین
ہیں۔ لارڈ بو فمین نے جیوش چینل کے علاوہ ریڈ واٹر نام کی بھی بین
الاقوامی دہشت گرد تنظیم بنائی جس نے واقعی مسلم ممالک کو ا
دہشت گردانہ کارروائیوں سے ہمیشہ دباؤ میں رکھا۔ لارڈ بو فمین
ان کی صلاحیتوں کے پیش نظر اسرائیل کی قومی سلامتی کے امور
سربراہ بھی بنا دیا گیا تھا۔ چنانچہ میں نے فیصلہ کیا کہ پاکیشیا میں ای
میزائل لیبارٹری کو تباہ کرنے کی تمام پلاننگ لارڈ بو فمین کریں گ
اور مجھے اعتراف ہے کہ لارڈ بو فمین نے بے داغ پلاننگ کی۔ ایک
مجرم تنظیم کے ذریعے اس لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر لیا گیا او
پھر اسے تباہ کرنے کے لئے بھی غیر متعلقہ ٹیم بھیجی گئی۔ مقص
صرف اتنا تھا کہ اس کی تباہی کا الزام اسرائیل پر نہ آئے۔ اس
دوران ایک اور واقعہ ہو گیا کہ مسلم ممالک نے آپس میں ایک ن

مالی معاہدہ کرنے کی غرض سے بین الاقوامی کانفرنس منعقد کرانے کا
فیصلہ کیا۔ یہ کانفرنس گریٹ لینڈ میں ہونی تھی۔ اگر یہ کانفرنس ہو
جاتی تو ایک ایسا معاہدہ وجود میں آجاتا جس سے مسلم ممالک معاشی
طور پر انتہائی طاقتور ہو جاتے اور یہ بات چونکہ اسرائیل کے مفادات
کے خلاف جاتی تھی اس لئے ریڈ واٹر نے اس کانفرنس کو دہشت
گردانہ کارروائی سے سبوتاژ کرنے کا اعلان کر دیا۔ ادھر پاکیشیا کی ایرو
میزائل لیبارٹری تباہ نہ ہو سکی اور پھر وہی ہوا جس کا مجھے شروع سے
خدشہ تھا کہ یہ اطلاعات ملنے لگیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اسرائیل
میں ایرو میزائل لیبارٹری تباہ کرنے آ رہی ہے۔ بہرحال وہ یہاں آئی
اور جیسے میں نے پہلے بتایا ہے کہ اب تک وہ جیوش چینل کا
ہیڈ کوارٹر، جزوی طور پر جی پی فائیو کا ہیڈ کوارٹر اور گوام پہاڑی تباہ کر
چکی ہے اور یقیناً اسے یہ اطلاع اب تک مل چکی ہو گی کہ گوام پہاڑی
کے نیچے لیبارٹری موجود نہیں ہے جیسا کہ مشہور کیا گیا تھا اور پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے بارے میں یہی کہا جاتا ہے کہ وہ اپنا ٹارگٹ ہٹ
کئے بغیر واپس نہیں جاتی اس لئے لازماً اب اس نے سب سے پہلے اس
لیبارٹری کا محل وقوع تلاش کرنا ہے اور پھر اسے تباہ کرنے کے مشن
پر کام کرنا ہے۔ جیوش چینل کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی، کلیسر کی موت،
گوام پہاڑی کی تباہی اور پھر بلیک ہاک کے خاتمے سے یہ بات تو
بہرحال طے ہو گئی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں
جیوش چینل اور لارڈ بو فمین مکمل طور پر ناکام ہو گئے ہیں اس لئے

اب آئندہ اس تنظیم کو اور لارڈ بوفمین کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے
مقابلے پر نہیں لایا جا سکتا۔ باقی ہمارے ملک میں دو تنظیمیں ایسی
ہیں جو ان کے مقابل آ سکتی ہیں۔ ان میں جی پی فائیو آج تک بے
شمار بار پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرا چکی ہے اور ہر بار ناکام رہی
ہے۔ ریڈ اتھارٹی ایک بار پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرائی ہے اور
ناکام رہی ہے۔ اسرائیلی سیکرٹ سروس قائم کی گئی تو وہ بھی پاکیشیا
سیکرٹ سروس سے ٹکرا کر مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے۔ ان حالات
میں کیا کیا جائے۔ اس مقصد کے پیش نظر یہ خصوصی میٹنگ کال
کی گئی ہے"....... صدر نے کہا اور پھر خاموش ہو گئے۔

" جناب صدر۔ ہم آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے تمام گذشتہ
واقعات کا بڑا جامع اور بھرپور تجزیہ کیا ہے۔ میری رائے ہے کہ
پاکیشیا سیکرٹ سروس سے مقابلے کے لئے ایک خصوصی تنظیم بنائی
جائے اور اسے انتہائی وسیع اختیارات دیئے جائیں اور اس تنظیم کے
تحت یہ تینوں تنظیمیں کام کریں"....... پرائم منسٹر نے کہا۔

" یہ تینوں تنظیمیں اس نئی تنظیم کے تحت صرف اس صورت
میں کام کر سکتی ہیں کہ ان کے سربراہوں کو ان تنظیموں سے علیحدہ
کر دیا جائے ورنہ ان کے درمیان کھینچا تانی جاری رہے گی اور اس کا
فائدہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمیشہ کی طرح اٹھائے گی"....... صدر
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" جناب۔ اگر ریڈ ایگل کو کور کر لیا جائے تو پاکیشیا سیکرٹ
سروس کا خاتمہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے"....... ملٹری انٹیلی جنس کے
سربراہ کرنل سٹارک نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

" ریڈ ایگل پر کام ہو رہا ہے۔ لیکن ابھی تک ایسا کوئی جامع کلیو
سامنے نہیں آیا جس کی مدد سے ان لوگوں پر ہاتھ ڈالا جائے اور
پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتی ہے اس لئے
ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے"....... صدر نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

" جناب صدر۔ جب کسی کو اس لیبارٹری کے محل وقوع کا علم
ہی نہیں ہے تو پھر کیسے پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کو ٹریس کرے
گی"....... پولیس کمشنر کرنل فریڈرک نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

" اس بات کا ہمیں اچھی طرح تجربہ ہو چکا ہے کہ یہ لوگ انتہائی
حیرت انگیز انداز میں معلومات حاصل کر لیتے ہیں۔ شاید وہ پہلی بار
اس سلسلے میں ناکام رہے ہیں کہ انہیں آخر تک معلوم نہیں ہو سکا
کہ لیبارٹری گوام پہاڑی کے نیچے نہیں ہے ورنہ وہ اس طرف کا رخ
ہی نہ کرتے لیکن اب جبکہ انہیں معلوم ہو چکا ہے تو وہ حتمی طور پر
اس کا پہلے درست محل وقوع معلوم کریں گے اور پھر اس پر حملہ
کریں گے"....... صدر نے کہا۔

" جناب صدر۔ کیا میں معلوم کر سکتا ہوں کہ یہاں کس کس کو
ایرو میزائل لیبارٹری کے محل وقوع کا علم ہے"....... اچانک پرائم

منسٹر نے کہا۔

"آپ کے بعد میرے علاوہ صرف کرنل پائیک کو اس کا علم
کیونکہ اس کی حفاظت کے تمام تر انتظامات کرنل پائیک نے ا
نگرانی میں مکمل کرائے تھے۔ ہم تین افراد اور اس لیبارٹری میں کا
کرنے والے افراد کے علاوہ اسرائیل میں اور کوئی فرد اس کے محل
وقوع سے واقف نہیں ہے"...... صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر لامحالہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بات کا علم ہو
تو وہ کرنل پائیک سے ہی اس محل وقوع کو معلوم کرنے کی
کوشش کرے گی۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ کرنل پائیک کو اس
وقت تک ملک سے باہر بھیج دیا جائے جب تک یہاں پاکیشیا
سیکرٹ سروس کا حتمی طور پر خاتمہ نہیں ہو جاتا"...... پرائم منسٹر نے
کہا۔

"جناب۔ یہ مجھ پر عدم اعتماد ہونے کے مترادف ہے۔ کیا آپ کا
خیال ہے کہ مجھ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس لیبارٹری کا محل وقوع
معلوم کر لے گی"...... کرنل پائیک نے فوراً ہی اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں کرنل پائیک۔ میرا مقصد ہرگز یہ نہ تھا۔ میں نے تو
یہ بات صرف اس لئے کی تھی کہ اس طرح ہر قسم کا رسک ختم ہو
جائے گا"...... پرائم منسٹر نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جہاں تک میرا اندازہ ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس اب لارڈ
بوفمین سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرے گی کیونکہ ان

کے خیال کے مطابق لارڈ صاحب کو اس محل وقوع کا یقیناً علم ہو گا
جبکہ لارڈ صاحب کو اس کا علم اس لئے نہیں ہے کہ یہ پراجیکٹ ان
کی آمد سے بہت پہلے مکمل ہو چکا تھا اور میں نے دانستہ اسے کسی پر
اوپن نہ کیا تھا اور یہ مشہور کرا دیا تھا کہ لیبارٹری گوام پہاڑی کے
نیچے ہے۔ حتیٰ کہ لارڈ صاحب بھی آخر تک یہی سمجھتے رہے کہ وہ ایرو
میزائل لیبارٹری کی ہی حفاظت کر رہے ہیں حالانکہ ایسا نہیں
تھا"...... صدر نے کہا۔

"جناب۔ میرا خیال ہے کہ چھپانے سے معاملات زیادہ الجھ جاتے
ہیں"...... اچانک لارڈ بوفمین نے کہا تو صدر اور وزیراعظم دونوں
بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ آپ اپنی بات کی وضاحت کریں"...... صدر نے
کہا۔

"جناب۔ سیکرٹ سروس کے ممبران اور سیکرٹ ایجنٹس کو
ہمیشہ یہی تربیت دی جاتی ہے کہ وہ خفیہ رکھی گئی معلومات کو کس
انداز میں حاصل کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جن معلومات کو جس
قدر زیادہ خفیہ رکھا جائے وہ اتنی ہی جلدی سیکرٹ ایجنٹ پر آشکار ہو
جاتی ہیں جبکہ وہ معلومات جنہیں زیادہ خفیہ نہیں رکھا جاتا انہیں
حاصل کرنا ان کے لئے انتہائی مشکل ثابت ہوتا ہے"...... لارڈ
بوفمین نے کہا۔

"کیا آپ اس کی کوئی مثال دے سکتے ہیں کیونکہ یہ میرے لئے

واقعی انتہائی تعجب کی بات ہے کہ زیادہ خفیہ رکھی جانے والی معلومات زیادہ جلدی آشکار ہو جاتی ہیں"...... صدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مثال کے طور پر آپ نے لیبارٹری کا محل وقوع انتہائی خفیہ رکھا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ یہاں موجود سب افراد اس کے محل وقوع سے واقف ہیں"...... لارڈ بوفمین نے کہا تو صدر کے ساتھ ساتھ وزیراعظم بھی اچھل پڑے۔

" اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ کیا کرنل پائنیک نے آپ کو بتایا ہے"...... صدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں جناب۔ کرنل پائنیک سے تو کبھی اس سلسلے میں بات ہی نہیں ہوئی۔ میں نے بتایا ہے کہ جو لوگ خفیہ سروسز میں کام کرتے ہیں انہیں تربیت ہی ایسی دی جاتی ہے کہ جس قدر خفیہ معلومات ہوتی ہیں انہیں وہ زیادہ آسانی سے حاصل کر لیتے ہیں اس لئے جب آپ نے یہ بات کی کہ کرنل پائنیک نے اس لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات اپنی نگرانی میں مکمل کرائے ہیں تو میں سمجھ گیا کہ یہ لیبارٹری کہاں واقع ہے اور میرے خیال میں یہ بات کسی نہ کسی انداز میں دوسرے لوگ بھی جانتے ہوں گے"...... لارڈ بوفمین نے کہا۔

" لیکن ان دنوں تو آپ اسرائیل میں موجود ہی نہیں تھے"۔ صدر

نے کہا۔

" لیکن جیوش چینل موجود تھی اور میں اس کا اس وقت بھی سربراہ تھا اور جیوش چینل کا ایک سیکشن یہاں تل ابیب میں بھی کام کر رہا تھا اس لئے یہاں ہونے والے تمام واقعات کی رپورٹس مجھے وہاں ملتی رہتی تھیں۔ گو مجھے یہ اطلاع نہیں ملی تھی کہ کرنل پائنیک جس لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات پر کام کر رہے ہیں وہی ایرو میزائل لیبارٹری ہے۔ میں نے اس میں دلچسپی نہ لی تھی ورنہ میں اب تک معلوم کر لیتا۔ لیکن اب آپ کی بات سن کر مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ وہی ایرو میزائل لیبارٹری تھی"...... لارڈ بوفمین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کرنل ڈیوڈ۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ ایرو میزائل لیبارٹری کا محل وقوع کیا ہے"...... صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کرنل ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا تو کرنل ڈیوڈ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" یس سر۔ مجھے معلوم ہے لیکن چونکہ یہ ٹاپ سیکرٹ تھا اس لئے میں نے کبھی اس سلسلے میں کوئی اشارہ تک نہیں کیا"...... کرنل ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور صدر کے چہرے پر ایک بار پھر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے جبکہ لارڈ بوفمین کے چہرے پر فتح مندی کی مسکراہٹ نمایاں ہو گئی تھی۔

" آپ کو کیسے معلوم ہوا ہے"...... صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ ایرو میزائل لیبارٹری کے سیکورٹی چیف میجر ولسن کا تعلق جی پی فائیو سے رہا ہے اور میجر ولسن سے اکثر میری ملاقات ہوتی رہتی ہے"....... کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا تو صدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"کرنل سٹارک۔ کیا آپ کو بھی اس کا علم ہے"....... صدر نے اس بار ملٹری انٹیلی جنس کے سربراہ کرنل سٹارک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ کیونکہ اس لیبارٹری کی تمام سپلائی کی ذمہ داری ملٹری انٹیلی جنس پر ہے"....... کرنل سٹارک نے جواب دیا۔

"ویری بیڈ۔ یہ تو واقعی میرے لئے حیران کن بات ہے۔ میں اب تک جو سمجھ رہا تھا وہ سب غلط ثابت ہوا ہے۔ بہرحال لارڈ بو فمین پلیز آپ لکھ کر مجھے دیں کہ یہ لیبارٹری کہاں ہے اور کرنل ڈیوڈ آپ بھی اور کرنل سٹارک آپ بھی تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ واقعی ایسا ہے"....... صدر نے کہا تو ان تینوں نے سامنے پڑے ہوئے پیڈ اٹھائے اور جیب سے قلم نکال کر ان پر لکھا اور پھر کاغذ پیڈز سے علیحدہ کر کے اسے تہہ کر کے بڑے مؤدبانہ انداز میں باری باری صدر کے سامنے رکھ دیئے۔ صدر نے ایک ایک کر کے تینوں کاغذ کھولے اور انہیں دیکھ کر انہوں نے ایک طویل سانس لیا اور پھر کاغذ پرائم منسٹر کی طرف بڑھا دیئے۔

"یس سر۔ واقعی یہ بات میرے لئے بھی انتہائی حیرت کا باعث

بنی ہے۔ بہرحال اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہماری سیکرٹ ایجنسیاں نااہل نہیں ہیں"....... پرائم منسٹر نے کہا تو صدر کے ستے ہوئے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہاں واقعی۔ بہرحال اب یہ بات چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کہ ایرو میزائل لیبارٹری آمان ڈیم کے قریب ایٹمی بجلی گھر کے نیچے ہے اور اب مسئلہ ہے کہ ہم نے اسے بھی بچانا ہے اور اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی ٹریس کر کے اس کا خاتمہ کرنا ہے اس لئے اب آپ اپنی تجویز پیش کریں تاکہ کوئی حتمی فیصلہ کیا جا سکے"۔ صدر نے کہا۔

"جناب۔ میرا خیال ہے کہ وہی نئی تنظیم بنانے کا آئیڈیا درست ہے"....... پرائم منسٹر نے کہا۔

"لیکن اس تنظیم کا سربراہ کون ہو گا"....... صدر نے کہا۔

"جسے آپ منتخب کریں"....... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"تو پھر اس کے سربراہ آپ خود بن جائیں"....... صدر نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ میری مصروفیات ایسی ہیں کہ میں زیادہ وقت نہیں دے سکتا اور دوسری بات یہ کہ اس کا سربراہ ایسی ہی سروس سے تعلق رکھنے والا ہونا چاہئے۔ اگر آپ میری رائے پوچھیں تو میرے ذہن میں ایک نام آ رہا ہے اور وہ ہے ملٹری انٹیلی جنس کے سپیشل سیکشن کا انچارج میجر وکٹر۔ میں نے اس کی فائل دیکھی ہے۔ وہ انتہائی تربیت یافتہ بھی ہے اور انتہائی ذہین اور تیز طرار بھی۔

پرائم منسٹر نے کہا تو صدر سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"یس سر۔ میجر وکٹر واقعی بے حد ذہین، تیز اور فعال آدمی ہے۔ وہ اس کام کے لئے انتہائی مناسب رہے گا"....... ملٹری انٹیلی جنس کے سربراہ کرنل سٹارک نے فوراً ہی وزیراعظم کی رائے کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ ہم ان تین ایجنسیوں سے ہٹ کر علیحدہ نئی تنظیم بنا دیں۔ چوتھی تنظیم"....... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ یہ زیادہ مناسب رہے گا اور اس تنظیم کو صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس سے مقابلے کا ٹارگٹ دیں۔ یہ چونکہ بالکل نئے لوگ ہوں گے اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس والے انہیں جانتے تک نہ ہوں گے جبکہ باقی تنظیموں کے بارے میں وہ اچھی طرح جانتے ہیں"....... وزیراعظم نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن لیبارٹری کی حفاظت تو ریڈ اتھارٹی کر رہی ہے۔ کیا اسے وہاں سے ہٹا دیا جائے"....... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ ان تینوں تنظیموں کو فی الحال اس مشن سے ہٹا دیں۔ اس طرح یہ لیبارٹری زیادہ محفوظ ہو جائے گی"....... وزیراعظم نے کہا۔

"پھر یہ ساری ذمہ داری آپ لے لیں۔ آپ اس تنظیم کی براہ راست سرپرستی کریں"....... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ مجھے سرپرستی منظور ہے"....... پرائم منسٹر نے جلدی

سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر فیصلہ ہو گیا۔ اب لیبارٹری کی حفاظت یہ نئی تنظیم کرے گی جبکہ لارڈ بوفمین، جی پی فائیو اور ریڈ اتھارٹی اس مشن سے علیحدہ رہیں گی البتہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اگر ٹریس کر کے ہلاک کر سکیں تو ایسا کرنے کی انہیں اجازت ہو گی لیکن یہ تینوں تنظیمیں کسی صورت بھی نئی تنظیم سے کوئی تعلق نہ رکھیں گی اور نئی تنظیم کا نام بھی آپ خود تجویز کریں گے اور اس کا تنظیمی ڈھانچہ، اس کا ہیڈ کوارٹر سب کچھ آپ خود طے کریں گے"....... صدر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"جناب میرے ذہن میں پہلے سے اس کا مکمل خاکہ موجود ہے۔ میں طویل عرصے سے اس بارے میں سوچ بچار کرتا رہا ہوں۔ میں نے اس نئی تنظیم کا نام پاور اسکواڈ رکھا ہے"....... وزیراعظم نے کہا۔

"گڈ۔ اچھا نام ہے۔ او کے میٹنگ برخاست۔ باقی تفصیلات آپ خود طے کر لیں گے"....... صدر نے کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے تو اس کے ساتھ ہی وزیراعظم اور باقی لوگ بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

دروازے پر دستک کی آواز سنتے ہی بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک لمبے قد اور قدرے بھاری جسم کے ساتھ ساتھ انتہائی سخت گیر چہرے کا مالک آدمی چونک پڑا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے دروازے کی طرف دیکھا اور پھر اس نے میز کے کنارے پر موجود بٹنوں کے پینل میں سے ایک بٹن پریس کیا تو دروازہ خود بخود کھل گیا اور دروازے میں سے ایک خوبرو نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے نیلے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا لیکن اس کے چلنے کا انداز فوجی تھا اور اس نے اندر داخل ہو کر میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے آدمی کو باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"بیٹھو کیپٹن کرستان"...... میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے آدمی نے آنے والے نوجوان سے کہا۔

"تھینک یو باس"...... نوجوان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور

میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان کوئی بات ہوتی میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو باس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... باس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب کے پرسنل سیکرٹری کی کال ہے جناب"۔ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... باس نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پرسنل سیکرٹری ٹو پرائم منسٹر سپیکنگ"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس۔ میجر وکٹر بول رہا ہوں چیف آف پاور اسکواڈ"...... باس نے بھی اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"پرائم منسٹر صاحب سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ہی پرائم منسٹر اسرائیل کی انتہائی باوقار آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میجر وکٹر بول رہا ہوں"...... میجر وکٹر نے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میجر وکٹر۔ کیا آپ نے پاور اسکواڈ کا ہیڈ کوارٹر قائم کر کے مشن کے لئے تمام تیاریاں مکمل کر لی ہیں یا نہیں"...... دوسری طرف سے پرائم منسٹر نے باوقار لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ انتہائی ہنگامی بنیادوں پر تمام کام کیا گیا ہے اور سر مشن پر کام کا آغاز کر دیا گیا ہے"...... میجر وکٹر نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا پلاننگ کی ہے آپ نے"...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"سر۔ پاور اسکواڈ کا ایک سیکشن ریڈ ایگل نامی فلسطینی تنظیم کے چند اہم افراد سے رابطہ کرنے میں مصروف ہے تاکہ ان کی مدد سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سراغ لگا کر اس کا خاتمہ کیا جا سکے۔ دوسرا سیکشن ایرو میزائل لیبارٹری کے گرد مخصوص مقامات پر چیکنگ اور پکٹنگ کے انتظامات کرنے میں مصروف ہے تاکہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی طرح لیبارٹری کے محل وقوع کا علم ہو جائے تو اسے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی ختم کر دیا جائے"...... میجر وکٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ایرو میزائل لیبارٹری اور اس کے اوپر منی ایٹمی بجلی گھر کی سیکورٹی کس کے پاس ہے"...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"جناب۔ پاور ہاؤس کی سیکورٹی تو عام سی ہے تاکہ کسی کو شک نہ پڑ سکے کہ اس منی ایٹمی بجلی گھر کی کوئی خاص اہمیت ہے اور لیبارٹری تو زیر زمین اور انتہائی خفیہ ہے۔ اس کی اندرونی سیکورٹی تو اس کی اپنی ہو گی۔ باہر سے کوئی سیکورٹی نہیں ہے"...... میجر وکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں چاہئے کہ منی ایٹمی بجلی گھر کی سیکورٹی کو اپنے

کنٹرول میں لے لو اور وہاں موجود سیکورٹی کے تمام افراد کو ہٹا کر وہاں اپنے آدمی لگا دو تاکہ اگر دشمن کسی طرح وہاں پہنچ بھی جائیں تو تمہارے آدمی انہیں کور کر سکیں۔ وہ لوگ تو ظاہر ہے انہیں کور نہ کر سکیں گے"...... پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ آپ کی بات واقعی انتہائی دانشمندانہ اور گہری ہے۔ میں نے سوچا تھا لیکن چونکہ پہلے آپ نے اس کی ہدایت نہ کی تھی اس لئے میں خاموش ہو گیا تھا لیکن اس کے لئے آپ کو منی ایٹمی بجلی گھر کے ڈائریکٹر جنرل کو احکامات دینے ہوں گے"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"میں نے ڈائریکٹر جنرل جانسن کو احکامات دے دیئے ہیں۔ تم ان سے رابطہ کر کے تمام پلان بنا لو۔ وہ تمہاری ہدایات پر پوری طرح عمل کرنے کے پابند ہوں گے"...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"یس سر۔ میں ان سے رابطہ کرتا ہوں سر"...... میجر وکٹر نے جواب دیا۔

"ہر اہم معاملہ مجھ سے ضرور ڈسکس کرتے رہنا۔ میں چاہتا ہوں کہ میری سرپرستی میں تم کامیابی حاصل کرو"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر۔ ایسا ہی ہو گا سر"...... میجر وکٹر نے جواب دیا تو دوسری طرف سے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو میجر وکٹر نے طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس دوران کیپٹن کرسٹان خاموش بیٹھا رہا تھا۔

"کیپٹن کرستان۔ کیا رپورٹ ہے اب تک"....... میجر وکٹر نے رسیور رکھ کر کیپٹن کرستان کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

"سر۔ ایک اہم اطلاع ملی ہے کہ ریڈ ایگل کا ایک اہم آدمی یعقوب حنیفی اس معاملے میں ملوث ہے اور اسے اس سارے سیٹ اپ کا علم ہے لیکن یعقوب حنیفی کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چل رہا کہ وہ کہاں ہے۔ اسے تلاش کیا جارہا ہے۔ جیسے ہی وہ ملا اس سے تمام حالات معلوم کر لئے جائیں گے"....... کیپٹن کرستان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ یعقوب حنیفی کیا کام کرتا ہے اور کہاں رہتا ہے"....... میجر وکٹر نے چونک کر پوچھا۔

"صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ یعقوب حنیفی اسرائیل اور یونان کے درمیان اسلحہ کی سمگلنگ میں ملوث ہے۔ اس کا اہم ٹھکانہ بندرگاہ پر ایک ہوٹل والٹو ہے لیکن ہم نے ہوٹل والٹو کو چیک کر لیا ہے۔ وہاں یعقوب حنیفی کو کوئی نہیں جانتا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ وہاں کسی اور نام سے متعارف ہے"....... کیپٹن کرستان نے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ وغیرہ معلوم کرنا تھا"....... میجر وکٹر نے کہا۔

"حلیہ تو کیا میں نے اس کی ایک تصویر بھی حاصل کر لی ہے اور یہ تصویر بھی ہوٹل والٹو میں دکھائی گئی ہے لیکن وہاں اسے کوئی نہیں پہچانتا حالانکہ یہ بات حتمی ہے کہ والٹو اس کا اڈا ہے"۔ کیپٹن

کرستان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک لفافہ نکالا اور اسے کھول کر اس میں سے ایک تہہ شدہ اخباری تراشہ نکال کر اس نے اسے میجر وکٹر کی طرف بڑھا دیا۔ میجر وکٹر نے تہہ شدہ اخباری تراشے کو کھولا تو اس میں ایک رنگین تصویر موجود تھی۔ وہ اسے غور سے دیکھتا رہا۔ تصویر کے نیچے نام کے کیپشن میں یعقوب حنیفی کا نام بھی موجود تھا اور اسے نامور فلسطینی رہنما کا دست راست ظاہر کیا گیا تھا۔

"یہ تصویر کتنی پرانی ہے"....... میجر وکٹر نے پوچھا۔

"صرف چھ سال پرانی ہے باس"....... کیپٹن کرستان نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اس تصویر کے پیچھے ہوٹل والٹو کی بلڈنگ صاف دکھائی دے رہی ہے"....... اچانک میجر وکٹر جو مسلسل اور انتہائی غور سے اس تصویر کو دیکھ رہا تھا، نے چونک کر کہا تو کیپٹن کرستان بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ جناب۔ آپ کی نظر واقعی انتہائی گہری ہے۔ میں نے تو اس بارے میں غور ہی نہیں کیا تھا"....... کیپٹن کرستان نے کہا۔

"یہ واقعی والٹو ہے۔ تمہاری بات درست ہے۔ اس کا تعلق بہرحال والٹو سے ہے لیکن پھر وہاں اس تصویر کو پہچانا کیوں نہیں جا رہا۔ کیا یہ شخص میک اپ کا ماہر ہے"....... میجر وکٹر نے کہا۔

"ہم نے اس کے قدوقامت کو مدنظر رکھ کر بھی چیکنگ کرائی ہے

سر۔ لیکن اس کے باوجود کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ بہرحال ہماری کوشش جاری ہے اور ہم جلد ہی اسے تلاش کر لیں گے"...... کیپٹن کرستان نے کہا تو میجر وکٹر چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"والٹو ہوٹل کا نمبر دیں"...... میجر وکٹر نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو میجر وکٹر نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

"والٹو ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مینجر فریڈرک سے بات کراؤ۔ میں اس کا دوست میجر وکٹر بول رہا ہوں"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی میجر وکٹر نے فون میں موجود لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ شاید وہ چاہتا تھا کہ فریڈرک اور اس کے درمیان ہونے والی بات چیت کو کیپٹن کرستان بھی سن لے۔

"فریڈرک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"میجر وکٹر بول رہا ہوں فریڈرک"...... میجر وکٹر نے اس بار قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ میجر وکٹر تم۔ کہاں غائب ہو گئے ہو۔ بڑا عرصہ ہو گیا ہے تم سے ملاقات ہی نہیں ہوئی۔ کیا باہر چلے گئے تھے"...... دوسری طرف سے بھی انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا اور سامنے بیٹھے ہوئے کیپٹن کرستان کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ میجر وکٹر کے والٹو ہوٹل کے مینجر سے اس قسم کے انتہائی بے تکلفانہ تعلقات ہوں گے۔

"میں اسرائیل سے باہر گیا ہوا تھا۔ اب واپس آیا ہوں تو میں نے سوچا کہ تم سے بات کر لی جائے"...... میجر وکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بات کرنے کا کیا فائدہ۔ آجاؤ"...... فریڈرک نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ کیونکہ میں ایک انتہائی اہم کام میں مصروف ہوں اور یہ اہم کام ایسا ہے کہ اس پر اسرائیل کی سلامتی کا دارومدار ہے"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ تو پھر میرے لائق کوئی خدمت"...... فریڈرک نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے فریڈرک کہ تم انتہائی محب الوطن آدمی ہو۔ لیکن مجھے جب یہ اطلاع ملی کہ تمہارے رابطے اسرائیل دشمنوں سے ہیں تو یقین جانو مجھے دلی صدمہ ہوا ہے"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ میرے رابطے اسرائیل دشمنوں سے۔ حیرت ہے کہ تم مجھے اچھی طرح جاننے کے باوجود مجھ پر اس قسم کا الزام لگا رہے ہو۔ ویری بیڈ"...... فریڈرک نے اس بار قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"میں نے بھی پہلے اس بات پر یقین نہ کیا تھا لیکن پھر جب ایک اہم ثبوت میرے سامنے لایا گیا تو مجھے یقین کرنا پڑا اور میں نے تمہیں فون بھی اسی لئے کیا ہے کہ اگر ایسا تم نادانستگی میں کر رہے ہو تو بہتر ہے کہ مہلت ختم ہونے سے پہلے سنبھل جاؤ"...... میجر وکٹر نے کہا۔ اس کا لہجہ سرد ہو گیا تھا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیسا ثبوت"...... فریڈرک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسلحے کا ایک فلسطینی سمگلر ہے جس کا نام یعقوب حنیفی بتایا جاتا ہے۔ اس کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ والٹو اس کا خاص اڈا ہے جبکہ والٹو کے طویل عرصے سے مینجر تم ہو۔ یعقوب حنیفی کی ایک تصویر میرے سامنے پڑی ہوئی ہے جس میں اسے والٹو سے نکلتے دکھایا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارے واقعی ایسے لوگوں سے خفیہ تعلقات ہیں"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"یعقوب حنیفی۔ اسلحے کا سمگلر۔ نہیں میجر وکٹر اس نام کا کوئی آدمی میرا واقف نہیں ہے۔ اس کا حلیہ کیا ہے"...... فریڈرک نے کہا تو میجر وکٹر نے تصویر کو دیکھتے ہوئے حلیہ بتانا شروع کر دیا۔

"نہیں میجر وکٹر۔ تمہیں غلط اطلاع ملی ہے۔ میں اس حلیے کے کسی بھی آدمی سے واقف نہیں ہوں۔ ویسے والٹو ہوٹل ہے۔ یہاں ہزاروں لاکھوں افراد آتے جاتے رہتے ہیں لیکن میری واقفیت اس یعقوب حنیفی سے قطعاً نہیں ہے"...... فریڈرک نے قطعی اور دو ٹوک لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا تعلق فلسطینی تنظیم ریڈ ایگل سے بتایا جاتا ہے"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"ریڈ ایگل۔ اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ اوہ۔ مجھے یاد کرنے دو کہ میں نے یہ نام کہاں سنا تھا۔ اوہ۔ مجھے یاد آگیا۔ کئی سال قبل میری ایک آدمی سے ملاقات کرائی گئی تھی۔ اس کا نام سردار طلحہ تھا اور مجھے بتایا گیا تھا کہ سردار طلحہ ریڈ ایگل کا اہم آدمی ہے اور یہ سردار طلحہ والٹو ہوٹل کا ایک مکمل پورشن مستقل بنیادوں پر اس انداز میں الاٹ کرانا چاہتا تھا کہ وہاں اس کے آدمیوں کے علاوہ اور کسی کا عمل دخل نہ ہو۔ لیکن میں نے انکار کر دیا اور بات ختم ہو گئی۔ پھر جو پورشن سردار طلحہ حاصل کرنا چاہتا تھا وہ میں نے ایگل سپورٹس کلب والوں کو دے دیا اور اب بھی اس پورشن میں ایگل سپورٹس کلب قائم ہے اور وہاں سپورٹس کے سلسلے میں سیمینار، میٹنگز اور اس ٹائپ کے دوسرے کام ہوتے رہتے ہیں"...... فریڈرک نے جواب دیتے ہوئے کہا تو میجر وکٹر کی آنکھوں میں بے اختیار چمک ابھر آئی۔

"ایگل سپورٹس کلب کا سربراہ کون ہے"...... میجر وکٹر نے

پوچھا۔

" ڈان کلارک اس کا سربراہ اور مالک ہے۔ انتہائی کٹر یہودی
ہے۔ ایکریمیا سے یہاں شفٹ ہوا ہے"....... دوسری طرف سے کہا
گیا۔

" کیا اس سپورٹس کلب میں فلسطینیوں کی آمد و رفت بھی ہے"
میجر وکٹر نے کہا۔

" ہو سکتا ہے۔ مجھے معلوم نہیں ہے کیونکہ میں نے کبھی اس میں
دلچسپی نہیں لی"....... فریڈرک نے جواب دیا۔

" اوکے شکریہ۔ اب میرا دل تمہاری طرف سے صاف ہو گیا ہے
اس لئے جلد ہی ملاقات ہو گی۔ گڈ بائی"....... میجر وکٹر نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" کیا تمہیں اس ایگل سپورٹس کلب کے بارے میں معلوم ہے"
میجر وکٹر نے کیپٹن کرستان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" یس سر۔ لیکن میں نے اس پر توجہ نہیں دی تھی"....... کیپٹن
کرستان نے جواب دیا۔

" تم وہاں اس یعقوب حنیفی کے بارے میں معلوم کرو۔ ضرور
کوئی نہ کوئی کلیو مل جائے گا اور یہ سن لو کہ یہ کام جلد از جلد ہونا
چاہئے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اگر فوری طور پر سراغ نہ لگ
گیا تو ہم سب کا کورٹ مارشل بھی ہو سکتا ہے"....... میجر وکٹر نے
کہا۔

" یس سر۔ میں کام کی رفتار تیز کر دیتا ہوں"....... کیپٹن کرستان
نے اٹھتے ہوئے کہا اور میجر وکٹر کے اثبات میں سر ہلانے پر اس نے
اٹھ کر سیلوٹ مارا اور واپس مڑ گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد میجر
وکٹر نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن پریس کر کے دروازے کو
دوبارہ لاک کر دیا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے دو بٹن پریس
کر دیئے۔

" یس سر"....... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز
سنائی دی۔

" ڈائریکٹر جنرل منی ایٹمی بجلی گھر سے میری بات کراؤ"....... میجر
وکٹر نے کہا اور دوسری طرف سے کوئی بات سنے بغیر اس نے رسیور
رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھا لیا۔

" یس"....... میجر وکٹر نے کہا۔

" بات کیجئے جناب"....... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی
مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"چیف آف پاور اسکواڈ میجر وکٹر سپیکنگ"....... میجر وکٹر نے اس
بار خاصے سخت لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ میں جانسن بول رہا ہوں۔ ڈائریکٹر جنرل منی ایٹمی بجلی
گھر آمان"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"آپ کا سیکورٹی انچارج کون ہے"....... میجر وکٹر نے پوچھا۔

"جناب۔ چیف سیکورٹی آفیسر سٹینلے ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سیکورٹی میں کتنے افراد ہیں"....... میجر وکٹر نے پوچھا۔

"بیس افراد پر مشتمل سیکورٹی ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ کو پرائم منسٹر صاحب نے کیا ہدایات دی ہیں"....... میجر وکٹر نے پوچھا۔

"انہوں نے حکم دیا ہے کہ آپ کی ہدایات پر عمل کیا جائے۔ اس سے زیادہ کوئی بات نہیں ہوئی"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے اس ایٹمی بجلی گھر کی اصل اہمیت کیا ہے"....... میجر وکٹر نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن میں یہ بات زبان پر نہیں لا سکتا"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"گڈ۔ ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ بہر حال اس خصوصی اہمیت کے سلسلے میں ہی کام ہو رہا ہے۔ چند دشمن ایجنٹ اس خصوصی اہمیت کے حامل پراجیکٹ کو تباہ کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں اس لئے پرائم منسٹر صاحب نے حکم دیا ہے کہ آپ کے ادارے کی سیکورٹی ہم سنبھال لیں۔ اس لئے آپ ایسا کریں کہ چیف سیکورٹی آفیسر اور ان کے عملے کے تمام افراد کو تفصیل بتائے بغیر دو ماہ کی رخصت پر بھجوا دیں۔ ان کی جگہ میرے آدمی لے لیں گے۔ میرا آدمی کیپٹن اسٹاگر

چیف سیکورٹی آفیسر ہو گا۔ وہ کل صبح آپ سے ملاقات کرے گا۔ باقی انتظامات آپ نے خود کرنے ہیں"....... میجر وکٹر نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو میجر وکٹر نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"فرانزے بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"فرانزے۔ کیپٹن اسٹاگر کو میرے آفس میں فوراً بھجوا دو"۔ میجر وکٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو میجر وکٹر نے میز کے کنارے پر موجود بٹن پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا اور ایک درمیانے قد اور دبلے پتلے جسم کا مالک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کا لمبوترا چہرہ اور ہتھوڑے جیسی ٹھوڑی اس کے ظالم، سفاک اور مکار ہونے کی نشاندہی کرتی تھی۔ اس کی آنکھوں میں سانپ کی آنکھوں جیسی تیز چمک تھی۔ سر کے بال چھوٹے لیکن اوپر کو اٹھے ہوئے تھے۔ یہ کیپٹن اسٹاگر تھا۔ انتہائی تیز اور فعال ایجنٹ جس کی صلاحیتوں کی پوری ملٹری سیکرٹ سروس گن گاتی تھی۔ ملٹری سیکرٹ سروس میں رہتے ہوئے اس نے بے شمار کارنامے سرانجام دیئے تھے اس لئے میجر وکٹر اسے خصوصی طور پر وہاں سے پاور اسکواڈ میں لایا تھا اور اس وقت وہ پاور اسکواڈ کے ایکشن سیکشن کا انچارج

تھا۔ کیپٹن اسٹاگر نے اندر داخل ہو کر سیلوٹ کیا۔

" بیٹھو کیپٹن اسٹاگر "....... میجر وکٹر نے کہا۔

" یس سر۔ تھینک یو سر "....... کیپٹن اسٹاگر نے کہا اور میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

" کیپٹن اسٹاگر۔ تمہیں معلوم ہے کہ پاور اسکواڈ کیوں وجود میں آئی ہے "....... میجر وکٹر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

" یس سر۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کرنے کے لئے "....... کیپٹن اسٹاگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" گڈ۔ اور اب یہ سن لو کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا ٹارگٹ اسرائیل کی انتہائی اہم دفاعی لیبارٹری ہے جسے ایرو میزائل لیبارٹری کہا جاتا ہے۔ یہ لیبارٹری انتہائی خفیہ ہے اور سوائے چند خاص لوگوں کے اور کسی کو اس کے محل وقوع کا علم نہیں ہے اور ان چند خاص لوگوں میں اب تم بھی شامل ہو رہے ہو "....... میجر وکٹر نے کہا۔

" میں اس بات کا خیال رکھوں گا کہ یہ ٹاپ سیکرٹ ہی رہے "۔ کیپٹن اسٹاگر نے جواب دیا۔

" گڈ۔ تو سنو۔ آمان شہر کے قریب ایک چھوٹا سا ایٹمی بجلی گھر ہے جسے آمان منی ایٹمی بجلی گھر کہا جاتا ہے۔ بظاہر اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے کیونکہ اس جیسے بے شمار منی ایٹمی بجلی گھر اسرائیل میں کام کر رہے ہیں لیکن اس کی اصل اہمیت یہ ہے کہ اس کے نیچے ایرو

میزائل لیبارٹری ہے "....... میجر وکٹر نے کہا۔

" یس سر "....... کیپٹن اسٹاگر نے جواب دیا۔

" اور چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ٹارگٹ یہ لیبارٹری ہے اس لئے ان لوگوں نے لامحالہ پہلے اس منی ایٹمی بجلی گھر پر ریڈ کرنا ہے اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس ایٹمی بجلی گھر کی سیکورٹی تمہیں اور تمہارے سیکشن کے سپرد کر دی جائے تاکہ اگر یہ دشمن وہاں پہنچیں تو وہاں تم جیسی صلاحیتوں کا حامل آدمی پہلے سے موجود ہو "....... میجر وکٹر نے کہا۔

" میں آپ کے اعتماد پر ہر لحاظ سے پورا اتروں گا باس "۔ کیپٹن اسٹاگر نے جواب دیا۔

" اس ایٹمی بجلی گھر کا ڈائریکٹر جنرل جانسن ہے۔ اس سے میری بات ہوئی ہے۔ وہاں موجود سیکورٹی کے تمام افراد کو دو ماہ کے لئے جبری رخصت پر بھیج دیا گیا ہے۔ تم نے کل صبح جا کر اس ڈائریکٹر جنرل سے ملنا ہے اور پھر اپنے سیکشن کو وہاں لے جا کر سیکورٹی میں شامل کرنا ہے لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ بظاہر تمہاری کوئی ایسی سرگرمی سامنے نہ آئے جس سے کسی کو اصل بات کا اندازہ ہو جائے کہ یہاں کوئی خاص پراجیکٹ کام کر رہا ہے۔ تم نے معمول کے مطابق کام کرنا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ درپردہ تم نے انتہائی ہوشیار اور چوکنا رہنا ہے اور کسی بھی مشکوک معاملے کی رپورٹ فوراً مجھے دینی ہے "....... میجر وکٹر نے کہا۔

"یس سر"....... کیپٹن اسٹاگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب تم جا سکتے ہو"....... میجر وکٹر نے کہا تو کیپٹن اسٹاگر اٹھا اور اس نے فوجی انداز میں سیلوٹ مارا اور پھر کمرے سے باہر چلا گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... میجر وکٹر نے کہا۔

"کیپٹن کرستان کی کال ہے باس"....... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ بات کراؤ"۔ میجر وکٹر نے چونک کر کہا کیونکہ کیپٹن کرستان کو آفس سے گئے ہوئے زیادہ وقت نہ گزرا تھا اور اتنی جلدی اس کی کال آنے کا مطلب تھا کہ اس نے کوئی اہم بات کا پتہ چلا لیا ہے۔

"کیپٹن کرستان بول رہا ہوں باس"....... چند لمحوں بعد کیپٹن کرستان کی انتہائی پرجوش آواز سنائی دی تو میجر وکٹر کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی جیسے وہ اپنے اندازے پر مسرت کا اظہار کر رہا ہو۔

"کیا بات ہے کیپٹن کرستان۔ کیوں کال کی ہے"....... میجر وکٹر نے کہا۔

"باس۔ میں نے یعقوب حیفی کا سراغ لگا لیا ہے"....... دوسری طرف سے پرجوش لہجے میں کہا گیا۔

"اچھا۔ کیسے۔ کیا تفصیل ہے"....... میجر وکٹر نے بھی پرجوش

لہجے میں کہا۔

"باس۔ یعقوب حیفی ایگل سپورٹس کلب کے سربراہ ڈان کلارک کا دوسرا روپ ہے"۔ کیپٹن کرستان نے کہا تو میجر وکٹر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی۔ کیا وہ اصل روپ میں کام کر رہا ہے"....... میجر وکٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نو سر۔ اس نے حلیہ بدلا ہوا ہے لیکن اس کی ایک خاص نشانی اس کے دائیں ہاتھ کا معمولی سا کٹا ہوا انگوٹھا ہے اور یہ مخصوص نشانی اس ڈان کلارک کی بھی ہے اور قدوقامت بھی ایک ہی ہے"....... کیپٹن کرستان نے جواب دیا۔

"کیا تمہاری اس سے ملاقات ہوئی ہے"۔ میجر وکٹر نے پوچھا۔

"نو سر۔ ویسے ملاقات ہونے والی ہے۔ میں کلب سے ہی بول رہا ہوں۔ وہ آنے والا ہے۔ اگر آپ آجائیں تو زیادہ بہتر ہے تاکہ اس بارے میں حتمی کارروائی کی جا سکے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ میں خود آ رہا ہوں۔ یہ واقعی انتہائی اہم معاملہ ہے"۔ میجر وکٹر نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی جوش کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا جیسے اسے یقین ہو کہ اس کلیو کے بعد وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کر لینے میں کامیاب ہو جائے گا۔

عمران ریڈ ایگل کے خفیہ ہسپتال میں اپنے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا کہ دروازہ کھلنے کی آواز سن کر عمران نے آنکھیں کھول دیں اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ کمرے میں شیخ سالم کا نمائندہ خصوصی یعقوب حنیفی داخل ہو رہا تھا۔ یہ ریڈ ایگل کے سپیشل سیکشن کا انچارج تھا اور اس نے اپنے گروپ کی مدد سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو شدید زخمی حالت میں گوام پہاڑی کے قریب سے اٹھایا تھا اور اس خفیہ ہسپتال میں پہنچایا تھا جس کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی جانیں بچ گئی تھیں اور پھر عمران نے سب سے کم زخمی صالحہ کو یعقوب حنیفی کے ساتھ واپس گوام پہاڑی پر ڈی چارج دے کر بھیجا تھا کیونکہ ان کا ٹارگٹ ایرو میزائل لیبارٹری کی تباہی تھا جو گوام پہاڑی کے نیچے بنائی گئی تھی اور اسرائیل کی معروف ایجنسی جیوش چینل اس کی حفاظت کر رہی تھی۔ عمران نے اپنے

ساتھیوں کی مدد سے پہلے جیوش چینل کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا تھا اور جیوش چینل کے انتظامی انچارج اور معروف سیکرٹ ایجنٹ کلیسر کا خاتمہ کر دیا تھا جبکہ جیوش چینل کا چیئرمین لارڈ بو فمین تھا اور کلیسر کی ہلاکت اور جیوش چینل کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے بعد لارڈ بو فمین نے یورپ کے انتہائی معروف سیکرٹ ایجنٹ کرنل کارٹر کو جو بلیک ہاک کے نام سے معروف تھا بلوا کر کلیسر کی بجائے جیوش چینل کا انچارج بنا دیا تھا اور چونکہ سب کو معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ایرو میزائل لیبارٹری تباہ کرنے کی غرض سے گوام پہاڑی پر حملہ کریں گے جہاں بظاہر ایئر فورس کا آپریشنل سپاٹ بنایا گیا تھا۔ اس لئے بلیک ہاک نے گوام پہاڑی کو ہی اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنایا تھا۔ اس کا پورا گروپ اس کے ساتھ تھا اور اس نے ایئر فورس کے آدمیوں کو واپس بھیج کر پوری گوام پہاڑی پر قبضہ کر رکھا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے وہاں ایسے سائنسی حفاظتی انتظامات کئے تھے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا اس پہاڑی میں داخل ہونا ہی ناممکن لگتا تھا لیکن عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ آخر کار اس پہاڑی میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا لیکن بلیک ہاک نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو مخصوص سائنسی حفاظتی انتظامات کی وجہ سے گرفتار کر کے ایک عمارت میں نہ صرف قید کر دیا بلکہ اس نے انہیں اس انداز میں زنجیروں میں جکڑ دیا تھا کہ وہ معمولی سی حرکت کرنے کے قابل بھی نہ رہے تھے لیکن عمران نے اپنی مخصوص صلاحیتوں کی

بنا پر نہ صرف ان زنجیروں سے رہائی حاصل کر لی تھی بلکہ اپنے ساتھیوں کو بھی ہوش میں لا کر ان زنجیروں سے آزاد کرا لیا تھا اور پھر یہ سب مل کر بلیک ہاک کے مقابلے پر اترے اور پھر انتہائی خوفناک لڑائی کے بعد وہ سب شدید زخمی ہو کر بہرحال اس پہاڑی سے باہر آ جانے میں کامیاب ہو گئے اور بلیک ہاک اور اس کا پورا گروپ موت کے گھاٹ اتر گیا لیکن چونکہ ایرو میزائل لیبارٹری پہاڑی کے نیچے اس قدر خفیہ بنائی گئی تھی کہ اس کا راستہ کسی کو بھی معلوم نہ تھا حتیٰ کہ بلیک ہاک بھی اس سے واقف نہیں تھا اس لئے عمران نے اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے پوری گوام پہاڑی کو ہی اڑانے کی پلاننگ کی تھی اور اس کے لئے اس نے گوام پہاڑی پر موجود بہت بڑے اسلحہ ہال میں ایک انتہائی طاقتور بم کو چارج کر کے چھپا دیا تھا اور پھر ہسپتال پہنچ کر جب اسے ہوش آیا تو اس نے صالحہ کو یعقوب حنیفی کے ساتھ ڈی چارجر دے کر گوام پہاڑی کے قریب بھجوایا تا کہ صالحہ اس بم کو ڈی چارج کر کے اسلحہ خانہ کو اڑا دے۔ اس طرح پوری گوام پہاڑی مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی اور اس کے ساتھ ساتھ ایرو میزائل لیبارٹری کا بھی تباہ ہو جانا لازمی تھا اور پھر واپسی پر صالحہ اور یعقوب حنیفی نے جب رپورٹ دی کہ ڈی چارجر آن ہوتے ہی پوری گوام پہاڑی انتہائی خوفناک دھماکوں سے تباہ ہو گئی ہے تو عمران نے اطمینان کا طویل سانس لیا کیونکہ اس طرح وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے تھے۔ البتہ کنفرمیشن کے لئے

اس نے شیخ سالم کے ذمہ لگایا تھا کہ وہ اسے لیبارٹری کی تباہی کے بارے میں رپورٹ بھجوائے گا اور اب یعقوب حنیفی کی آمد ظاہر ہے اس سلسلے میں ہی تھی لیکن عمران، یعقوب حنیفی کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے۔

"کیا بات ہے یعقوب حنیفی۔ تمہارے چہرے پر قدرے مایوسی اور الجھن کے تاثرات ہیں۔ کیا ہوا ہے"...... عمران نے یعقوب حنیفی کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ گوام پہاڑی تو مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے لیکن اس کے نیچے ایرو میزائل لیبارٹری موجود ہی نہ تھی۔ یہ سب دھوکہ تھا"...... یعقوب حنیفی نے بیڈ کے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ بات تو حتمی تھی کہ گوام پہاڑی کے نیچے ہی ایرو میزائل لیبارٹری تھی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ ایسا نہیں ہے۔ میں نے پوری انکوائری کر لی ہے۔ ویسے بھی اس تباہی کے بعد ایسی کسی لیبارٹری کا ملبہ سامنے نہیں آیا حالانکہ تباہی اس قدر خوفناک تھی کہ پہاڑی تو ایک طرف نیچے گہرائی میں پانی تک باہر ابل پڑا ہے"...... یعقوب حنیفی نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ابھی ہمارا مشن مکمل نہیں ہوا۔ ویسے حیرت ہے کہ اب اسرائیلی حکام اس قابل ہو گئے ہیں کہ وہ ایسا پروپیگنڈہ کر سکیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں نے چیف شیخ سالم کو بھی رپورٹ دی ہے۔ انہوں نے بھی اس پر آپ کی طرح حیرت کا اظہار کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ وہ جلد ہی اس کا درست محل وقوع تلاش کر کے آپ کو رپورٹ دیں گے"....... یعقوب حنیفی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ اتنی آسانی سے معلوم نہ ہو سکے گا ورنہ بہت پہلے معلوم ہو جاتا۔ البتہ اب جیوش چینل کے چیف لارڈ بوفمین کو کور کرنا پڑے گا۔ اسے یقیناً اس بارے میں معلوم ہو گا"....... عمران نے کہا۔

"لیکن آپ اور آپ کے ساتھی تو شدید زخمی ہیں"....... یعقوب حنیفی نے کہا۔

"صرف دل پر لگنے والے زخم نہیں بھرا کرتے باقی سب زخم بھر جاتے ہیں۔ بہرحال تمہارا اور تمہارے چیف کا بے حد شکریہ۔ البتہ ڈاکٹر آفاقی سے ضرور کہہ دیں کہ وہ مجھے میرے ساتھیوں تک پہنچا دیں کیونکہ اب ہم نے آئندہ کی پلاننگ کرنی ہے"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"....... یعقوب حنیفی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کے بیڈ کو اس کمرے سے نکال کر ایک بڑے ہال میں

پہنچا دیا گیا جہاں عمران کے باقی ساتھی موجود تھے۔ انہیں بھی جب عمران کی زبانی معلوم ہوا کہ گوام پہاڑی کی تباہی کے باوجود ایرو میزائل لیبارٹری تباہ نہیں ہوئی تو ان سب کے چہروں پر عجیب سے تاثرات ابھر آئے۔ ان کے چہروں پر ابھر آنے والے تاثرات سے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے انہیں اس خبر سے شدید دھچکا پہنچا ہو۔

"ہم تو خوش ہو رہے تھے کہ صالحہ نے جا کر مشن مکمل کر دیا ہے لیکن اب تم کہہ رہے ہو کہ وہاں سرے سے لیبارٹری ہی موجود نہ تھی"....... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آج سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا کہ ہم اس طرح دھوکہ کھا گئے ہوں"....... صفدر نے کہا۔

"اب لگتا ہے کہ اسرائیلی حکام بالغ ہوتے جا رہے ہیں۔ اب انہیں سلیقہ آ گیا ہے کہ ہمیں کس طرح ڈاج دیا جا سکتا ہے۔ بہرحال پریشان ہونے یا مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہماری فیلڈ میں ایسا ہوتا رہتا ہے۔ شکاری شکار تلاش کرتے رہتے ہیں اور شکار شکاری سے بچنے کے لئے مختلف پناہ گاہیں ڈھونڈتا رہتا ہے۔ اصل بات لگن اور جذبے کی ہوتی ہے اگر جذبہ اور لگن موجود ہو تو پھر ناکامی کو کامیابی میں بدلا جا سکتا ہے۔ ہمارے بزرگوں کا قول ہے کہ اگر کسی شخص کا بازو ٹوٹا ہوا ہو لیکن اس میں جذبہ اور لگن ہو تو وہ ٹوٹے ہوئے بازو کے باوجود بھی کام کر لیتا ہے لیکن اگر کسی کا دل ٹوٹ جائے تو پھر بازو سلامت ہونے کے باوجود وہ کام نہیں کر سکتا۔ اس

لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ انشاء اللہ ہم کامیابی حاصل کر لیں گے"...... عمران نے ان سب کے چہروں پر ابھر آنے والے تاثرات کو دیکھتے ہوئے کہا تو واقعی ان سب کے چہروں کے تاثرات یکلخت بدل گئے۔ وہ اب واقعی پرجوش ہو گئے تھے۔

" عمران صاحب ۔ اصل بات اب یہ ہے کہ اس لیبارٹری کا صحیح محل وقوع کیسے معلوم کیا جائے "...... صدیقی نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ لارڈ بوفمین کو یقیناً اس کا علم ہو گا اس لئے اب لارڈ بوفمین کو کور کیا جائے پھر ہی اصل لیبارٹری کے محل وقوع کا علم ہو سکے گا"...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ آپ کا خیال درست ہے ۔ اسے یقیناً اصل لیبارٹری کے محل وقوع کا علم ہو گا"...... سب نے ہی اس کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

" لیکن ہم سب تو زخمی ہیں اس لئے فوری طور پر تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ گوام پہاڑی کے نیچے سرے سے کوئی لیبارٹری موجود نہیں ہے تو کم از کم اپنی جانوں کو تو اس انداز میں رسک میں نہ ڈالتے "...... چوہان نے کہا۔

" اس انداز میں مت سوچو ۔ یہ منفی سوچ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ گو ہم اپنے اصل مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے لیکن ہم نے جس انداز میں گوام پہاڑی پر فائٹ کی ہے اور جس انداز میں وہاں مقابلہ کیا ہے اور پھر جس طرح اس پہاڑی کو تباہ کیا ہے اس کے اثرات

اسرائیلی حکام پر ضرور پڑے ہوں گے اور یہ بھی ہماری بہت بڑی کامیابی ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے ۔

" گڈ شو جولیا۔ تم نے یہ بات کر کے ثابت کر دیا ہے کہ تمہارے اندر بے پناہ حوصلہ اور ہمت ہے ۔ ویری گڈ۔ تمہاری بات واقعی درست ہے۔ اسرائیلی حکام پر یقیناً قیامت ٹوٹ پڑی ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا کے چہرے پر یکلخت انتہائی مسرت کے تاثراتِ ابھر آئے ۔

" آئی ایم سوری مس جولیا۔ واقعی مجھے اس انداز میں نہیں سوچنا چاہئے تھا"......چوہان نے کہا۔

" انسان بعض اوقات نہ چاہنے کے باوجود بھی ایسا ہی سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے ۔ اس میں تمہارا قصور نہیں ہے۔ بہرحال اب ہمیں آئندہ کے لئے کوئی ٹھوس پلاننگ کرنی ہے کیونکہ ظاہر ہے اسرائیلی حکام اس طرح زخم کھانے کے بعد چین سے نہ بیٹھے ہوں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کسی طرح یہ معلوم کر لیا ہو کہ ہم کس فلسطینی تنظیم کی پناہ میں ہیں اس لئے ہمیں جلد از جلد اس بارے میں کچھ سوچنا چاہئے "...... جولیا نے کہا۔

" اصل مسئلہ اب اس لیبارٹری کے محل وقوع معلوم کرنے کا ہے ۔ اس کے بعد ہی اس پر کوئی کام کیا جا سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"عمران صاحب کی بات درست ہے کہ اس بارے میں لارڈ بوفمین کو لازماً معلوم ہوگا"....... صالحہ نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون تھا۔

"چیف کی کال ہے جناب"....... اس نوجوان نے فون عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو عمران نے اس کے ہاتھ سے فون پیس لے کر کانوں سے لگالیا۔

"ہیلو۔ پرنس بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"پرنس۔ شیخ سالم بول رہا ہوں۔ یعقوب حنیفی کو اغوا کر لیا گیا ہے اور اغوا کرنے والے ملٹری انٹیلی جنس کے افراد ہیں اس لئے میں آپ کو فوری طور پر ایسی جگہ شفٹ کرنا چاہتا ہوں جس کا علم یعقوب حنیفی کو بھی نہ ہو۔ اس لئے آپ برائے مہربانی میرے آدمی کے ساتھ تعاون کریں۔ باقی باتیں بعد میں ہو جائیں گی۔ آپ کی فوری شفٹنگ انتہائی ضروری ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے فون آف کر دیا۔

"ہم شفٹنگ کے لئے تیار ہیں"۔ عمران نے فون پیس اس نوجوان کے حوالے کرتے ہوئے کہا جو اسے لے کر آیا تھا۔

"یس سر۔ ابھی انتظامات ہو رہے ہیں۔ آپ تیار رہیں"۔ نوجوان نے کہا اور فون پیس لئے واپس مڑ گیا۔

"کیا ہوا ہے"....... جولیا نے سب سے پہلے بے چین سے لہجے میں پوچھا تو عمران نے اسے یعقوب حنیفی کے اغوا ہونے اور شیخ سالم کی طرف سے ان کی فوری شفٹنگ کے بارے میں بتا دیا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یعقوب حنیفی تک ان کے پہنچ جانے کا مطلب ہے کہ انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ ہم ریڈ ایگل کی پناہ میں ہیں اور اب اگر ہم انہیں یہاں نہ ملے تو انہوں نے پوری ریڈ ایگل کے خلاف کارروائیاں شروع کر دینی ہیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہم اس کی بجائے کسی اور تنظیم کے پاس چلے جائیں"....... جولیا نے کہا۔

"پہلے ہم یہاں سے تو شفٹ ہوں۔ پھر اس بارے میں بھی سوچیں گے"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ سب کے چہروں پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اتنی بات وہ بھی سمجھتے تھے کہ ریڈ ایگل کے یعقوب حنیفی جیسے آدمی کے اغوا کا مطلب ہے کہ خطرہ ان کے بالکل قریب پہنچ چکا ہے۔ تھوڑی دیر بعد ان سب کو مختلف ایمبولینسوں کے ذریعے وہاں سے نکال لیا گیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد انہیں ایک اور ہسپتال میں پہنچا دیا گیا۔ یہ ہسپتال پہلے سے چھوٹا تھا اور کسی عمارت کے تہہ خانے میں بنایا گیا تھا۔ انہیں وہاں پہنچے ہوئے تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ ایک ادھیڑ عمر ڈاکٹر دو نرسوں سمیت ہال میں داخل ہوا اور اس نے بڑے پیشہ وارانہ انداز میں سب کو چیک کرنا شروع کر دیا۔

"آپ کا نام ڈاکٹر"...... عمران نے ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔ ڈاکٹر نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی۔

"میرا نام ڈاکٹر یوسف ہے۔ آپ شاید پرنس ہیں"...... ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس وقت تو آپ کا مریض ہوں۔ پرنس تو جب تھا تب تھا"۔ عمران نے جواب دیا تو ڈاکٹر یوسف بے اختیار ہنس پڑا۔

"چیف نے آپ سب کا خصوصی طور پر خیال رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ پرنس کے احکامات کی مکمل تعمیل کی جائے اس لئے میں نے پوچھا تھا۔ بہرحال آپ سب حضرات خاصے زخمی ہیں اس لئے آپ کو کم از کم ایک ہفتہ یہاں رہنا ہو گا"...... ڈاکٹر یوسف نے کہا اور واپس مڑ گیا جبکہ نرسوں نے انہیں باری باری مختلف انجکشن لگانے شروع کر دیئے۔

"عمران صاحب۔ میں آپ کی نسبت کم زخمی ہوں بلکہ اب تو میں بالکل ٹھیک ہوں اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو میں اس لارڈ بوفمین پر کام کروں"...... نرسوں کے باہر جانے کے بعد صالحہ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن تم اکیلی کیا کر سکو گی۔ ہمیں بہرحال ایک ہفتہ کسی نہ کسی انداز میں گزارنا ہی ہو گا کیونکہ لارڈ بوفمین نے لارڈ ہاؤس کے سلسلے میں انتہائی سخت انتظامات کر رکھے ہوں گے"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس سے کیا ہوتا ہے۔ انتظامات تو ہر جگہ ہوتے ہیں۔ اگر ہم ان انتظامات کی پرواہ کرنا شروع کر دیں تو پھر ہم کام کیسے کر سکتے ہیں۔ اگر آپ مجھ اکیلی پر اعتماد نہیں کر رہے تو بے شک کسی اور کم زخمی کو میرے ساتھ بھیج دیں"...... صالحہ نے کہا۔

"تم پر اعتماد نہ ہوتا تو تمہارا سیکرٹ سروس میں شامل ہونا تو ایک طرف تم اس کے قریب سے بھی نہ گزر سکتیں۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ تمہارا چیف بغیر کسی اعتماد کے کسی کو سیکرٹ سروس میں شامل کر لیتا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ میرے نزدیک تم میں سے ہر ایک اپنی جگہ پر مکمل سیکرٹ سروس کی حیثیت رکھتا ہے یہ اور بات ہے کہ تمہارا چیف میری حالت زار پر رحم کھا کر اور مجھے ایک چھوٹا سا چیک دینے کی غرض سے مجھے تمہارے ساتھ بھیج دیتا ہے"۔ عمران نے کہا تو صالحہ سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ آپ یہ باتیں مس جولیا کے ساتھ کیا کریں۔ ہمارے ساتھ نہیں کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ آپ کیا ہیں اور آپ کی کیا حیثیت ہے۔ ویسے آپ نے جو کچھ کہا ہے اس سے میرا حوصلہ دوچند ہو گیا ہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بس ایسے ہی بکواس کرنے کا عادی ہے۔ تم اس کی باتوں میں نہ آیا کرو۔ یہ انتہائی مطلب پرست آدمی ہے۔ یہ دوسروں کی جو تعریف کرتا ہے اس میں بھی اس کی غرض پوشیدہ ہوتی ہے"۔ جولیا

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" سن لیا تم نے۔ یہ ڈپٹی چیف کے میرے بارے میں نظریات ہیں۔ اب اس سے تم خود اندازہ کر لو کہ چیف کے کیا نظریات ہوں گے "....... عمران نے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

" عمران صاحب۔ مس صالحہ درست کہہ رہی ہیں۔ ہمیں یہاں بیماروں کی طرح پڑے رہنے کی بجائے کچھ نہ کچھ کرنا چاہئے ورنہ جس طرح وہ لوگ یعقوب حیفی تک پہنچ گئے ہیں اس طرح وہ شیخ سالم تک بھی پہنچ سکتے ہیں "....... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اس حالت میں ہم باتیں ہی کر سکتے ہیں اور وہ ہم بہرحال کر رہے ہیں "....... عمران نے جواب دیا۔

" میرا خیال ہے کہ صالحہ اور میں دونوں اس لارڈ پر ریڈ کریں۔ میرے زخم ایسے نہیں ہیں کہ خراب ہو جائیں اور میں قدرے آسانی سے حرکت بھی کر سکتی ہوں "....... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تمہیں اس سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ تم ڈپٹی چیف ہو۔ حکم دے سکتی ہو "....... تنویر نے فوراً ہی جولیا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

" میں ڈپٹی چیف ضرور ہوں لیکن اس وقت ہماری ٹیم کا لیڈر عمران ہے اور چیف کے بارے میں تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ لیڈر کو کس قدر اہمیت دیتا ہے "....... جولیا نے منہ بناتے ہوئے

جواب دیا۔

" لیکن یہ اپنے علاوہ کسی اور کو کام ہی کرنے نہیں دیتا۔ میں اتنا زخمی نہیں ہوں اس لئے میں بھی اس مشن پر تمہارے ساتھ جا سکتا ہوں "....... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ سوائے میرے باقی سب لارڈ بوفمین سے ملاقات کے لئے بے قرار ہو رہے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ لارڈ بوفمین کو اس لیبارٹری کے محل وقوع کا علم ہو کیونکہ اگر اُسے علم ہوتا تو لامحالہ وہ گوام پہاڑی پر اس قدر سخت انتظامات کبھی نہ کراتا اور اپنے بہترین آدمیوں کو وہاں تعینات نہ کرتا "....... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تو پھر کیا ہم صرف شیخ سالم کی طرف سے اطلاع ملنے پر ہی کام کرنے کے لئے مجبور ہو گئے ہیں "....... جولیا نے کہا۔

" شیخ سالم پر اس انداز میں بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ ہم نے خود ہی سب کچھ کرنا ہے لیکن ہمیں بہرحال ابھی اس یعقوب حیفی کے سلسلے میں انتظار کرنا ہے۔ اگر میں ٹھیک ہوتا تو میں خود یعقوب حیفی کو اسرائیلیوں کے پنجے سے نکلنے کے لئے کام کرتا کیونکہ یعقوب حیفی بہرحال ہمارا محسن ہے۔ اس کی وجہ سے ہم ہسپتال تک پہنچنے میں کامیاب ہو سکے ہیں "....... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ واقعی ہمیں یعقوب حیفی کے لئے کام کرنا چاہئے۔ وہ واقعی ہمارا محسن ہے "....... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"شیخ سالم اور ریڈ ایگل کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ شیخ سالم اتنی آسانی سے اپنے آدمی کو ان کے پاس نہ رہنے دے گا"...... عمران نے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں کارڈلیس فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"چیف کی کال ہے آپ کے لئے"...... اس نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے اس کے ہاتھ سے فون پیس لے لیا۔ اور نوجوان خاموشی سے واپس چلا گیا تو عمران نے فون پیس کا بٹن آن کر دیا۔

"پرنس بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"شیخ سالم بول رہا ہوں پرنس۔ یعقوب حنیفی شہید ہو گیا ہے۔ میرے آدمیوں نے سراغ لگا کر جب وہاں ریڈ کیا جہاں اسے لے جایا گیا تھا تو یعقوب حنیفی کی لاش وہاں سے ملی۔ یعقوب حنیفی بہت بہادر مجاہد تھا۔ اس نے باقاعدہ مقابلہ کیا ہے اور مقابلے کے دوران اسے گولی ماردی گئی ہے۔ وہاں سے دو اسرائیلیوں کی لاشیں بھی ملی ہیں جو اس مقابلے میں یعقوب حنیفی کے ہاتھوں ہلاک ہوئے ہیں"۔ شیخ سالم نے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"شہید زندہ ہوتا ہے شیخ سالم۔ اس لئے میں یعقوب حنیفی کی شہادت پر افسوس کا اظہار نہیں کروں گا لیکن میرا وعدہ ہے کہ میں اسرائیلیوں سے یعقوب حنیفی کا انتہائی عبرتناک بدلہ لوں گا"۔ عمران نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کے ان جذبات کے لئے میں آپ کا مشکور ہوں پرنس۔ بہرحال آپ کے لئے میرے پاس ایک خاص اطلاع ہے کہ اسرائیلی حکام نے جی پی فائیو، ریڈ اتھارٹی اور جیوش چینل کو آپ کے مقابلے سے ہٹا کر ایک نئی تنظیم پاور اسکواڈ قائم کر دی ہے جس کا چیف ملٹری انٹیلی جنس کا میجر وکٹر ہے اور اس تنظیم کو پرائم منسٹر خود ڈیل کر رہا ہے۔ یعقوب حنیفی پر ہاتھ بھی پاور اسکواڈ نے ہی ڈالا تھا۔ میں میجر وکٹر اور اس تنظیم کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں مزید معلومات حاصل کر رہا ہوں۔ جیسے ہی مجھے معلومات ملیں میں آپ کو آگاہ کر دوں گا"...... شیخ سالم نے کہا۔

"شیخ سالم۔ ایسی تنظیمیں تو بنتی رہتی ہیں۔ ہمیں ان کی طرف سے کوئی فکر نہیں ہے۔ ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں ایرو میزائل لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنا ہے تاکہ ہم اپنا مشن مکمل کر سکیں۔ اگر تم ہمارے لئے اتنا کر دو کہ ہمیں یہ معلوم کر کے بتا دو کہ اس لیبارٹری کے محل وقوع سے صدر اور پرائم منسٹر کے علاوہ اور کون واقف ہے تو ہمارے لئے یہ بہترین امداد ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کوشش کر رہا ہوں اور جیسے ہی کوئی اطلاع ملی۔ میں آپ کو بتا دوں گا۔ ویسے آپ اس وقت جہاں موجود ہیں وہ جگہ انتہائی محفوظ ہے اس لئے آپ اس بارے میں قطعاً فکر نہ کریں۔ ڈاکٹر یوسف بے حد قابل ڈاکٹر ہیں اور میں نے انہیں خصوصی طور

پر کہہ دیا ہے کہ وہ آپ لوگوں کا انتہائی دھیان سے علاج کریں۔ اللہ حافظ "....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے فون آف کر دیا۔

" کیا یعقوب حنیفی شہید ہو گئے ہیں"....... صالحہ نے کہا۔

" ہاں اور ایک نئی تنظیم ہمارے مقابلے میں وجود میں لائی گئی ہے جس کا نام پاور اسکواڈ رکھا گیا ہے اور ملٹری انٹیلی جنس کا میجر وکٹر اس کا چیف ہے۔ جی پی فائیو، ریڈ اتھارٹی اور جیوش چینل کو سائیڈ میں کر دیا گیا ہے اور اس پاور اسکواڈ نے ہی یعقوب حنیفی پر ہاتھ ڈالا تھا"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ خاصے تیز اور فعال ہیں اور یقیناً انہیں ایرو میزائل لیبارٹری کے بارے میں معلومات بھی حاصل ہوں گی"....... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ ہاں۔ واقعی تمہاری بات درست ہے۔ مجھے اس کا خیال ہی نہ آیا تھا"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر کے مختلف نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ شیخ سالم سے وہ اس کا خصوصی نمبر اور کوڈ معلوم کر چکا تھا اس لئے اسے یہ باتیں کسی اور سے معلوم کرنے کی ضرورت نہیں تھی اور ہو سکتا ہے یہاں کے لوگ بھی اس خصوصی نمبر سے واقف نہ ہوتے۔

" ماڈرن فیشن ہاؤس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" کیا آپ فلائنگ پیراشوٹ پر ڈیزائن کرتے ہیں"....... عمران نے کہا۔

" یس سر۔ آپ کو کون سا پیراشوٹ چاہئے"....... دوسری طرف سے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا گیا۔

" ایس ایس۔ میں پرنس بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ آپ تو ہمارے معزز گاہک ہیں۔ آپ کا پتہ ہمارے پاس موجود ہے۔ آپ بے فکر رہیں آپ کو ایس ایس پیراشوٹ کی بہترین ورائٹی سپلائی کر دی جائے گی"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" شکریہ"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون آف کر دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

" پرنس بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

" شیخ سالم بول رہا ہوں پرنس۔ کیا بات ہے۔ آپ نے اس طرح اچانک کال کی ہے۔ کوئی خاص بات"....... دوسری طرف سے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا گیا۔

" مجھے اس جگہ کا پتہ چاہئے جہاں یعقوب حنیفی کو لے جایا گیا تھا"۔ عمران نے کہا۔

" وہ عمارت تو خالی ہے پرنس۔ صرف یعقوب حنیفی اور دو اسرائیلیوں کی لاشیں وہاں سے دستیاب ہوئی ہیں۔ آپ اس کا کیا

کریں گے"۔۔۔۔۔۔۔ شیخ سالم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے ٹریس کیسے کیا گیا تھا"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جس کار میں یعقوب حنیفی کو لے جایا گیا تھا اس کار کو اس کوٹھی سے نکلتے ہوئے چیک کر لیا گیا تھا لیکن پھر وہ کار میرے آدمیوں کو جل دے کر غائب ہو گئی۔ بہر حال ہم نے اس کوٹھی پر چھاپہ مارا تو وہاں سے لاشیں ملی ہیں"۔۔۔۔۔۔۔ شیخ سالم نے کہا۔

"اس کوٹھی کے بارے میں مزید تفصیلات معلوم کی ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ لیکن وہ کوٹھی طویل عرصے سے خالی پڑی ہوئی ہے۔ اس کا مالک گذشتہ آٹھ سالوں سے یونان گیا ہوا ہے"۔۔۔۔۔۔۔ شیخ سالم نے جواب دیا۔

"تو کیا وہاں کوئی چوکیدار وغیرہ بھی نہیں رکھا گیا تھا"۔ عمران نے پوچھا۔

"کوٹھی کی حالت سے تو لگتا ہے کہ وہاں چوکیدار نہیں ہوتا لیکن میں نے مزید معلومات حاصل نہیں کیں کیونکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جن دو اسرائیلیوں کی لاشیں وہاں سے ملی ہیں ان کا تعلق اس کوٹھی سے ہی ہو۔ البتہ اس کار کی تلاش جاری ہے اگر وہ مل گئی تو پھر پاور اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات مل جائیں گی"۔ شیخ سالم نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن پاور اسکواڈ اور میجر وکٹر کے بارے میں معلومات کہاں

سے ملی ہیں"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"پرائم منسٹر ہاؤس سے یہ معلومات ملی ہیں لیکن تفصیل معلوم نہیں ہو سکی"۔۔۔۔۔۔۔ شیخ سالم نے جواب دیا۔

"اس کوٹھی کا نمبر اور پتہ بتا دو"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر اور پتہ بتا دیا گیا۔

"کیا یہاں ہسپتال میں ضروری اسلحہ اور کاریں ہمیں مل سکتی ہیں"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا آپ کوئی کارروائی کرنا چاہتے ہیں لیکن ڈاکٹر یوسف نے تو بتایا ہے کہ آپ کو ایک ہفتہ ہر حالت میں وہاں رہنا ہو گا اور آپ کی نقل و حرکت آپ کے لئے شدید ترین نقصان کا باعث بن سکتی ہے"۔۔۔۔۔۔۔ شیخ سالم نے چونک کر پوچھا۔

"میرے ایک دو ساتھی کم زخمی ہیں اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ یہاں ایک ہفتہ تک بیکار پڑے رہنے کی بجائے کوئی کام کر لیا جائے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن پھر آپ کے ان ساتھیوں کی دوبارہ اس ہسپتال میں واپسی نہ ہو سکے گی کیونکہ ایسی صورت میں اس ہسپتال کی نشاندہی بھی ہو سکتی ہے"۔۔۔۔۔۔۔ شیخ سالم نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ ایسا نہیں ہو گا۔ ہمیں اپنی ذمہ داری اور تمہاری تنظیم کے معاملات کا بخوبی احساس ہے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے آپ پر مکمل اعتماد ہے پرنس۔ آپ ڈاکٹر یوسف کو بلا کر انہیں اپنی ضروریات بتا دیں۔ میں انہیں فون کر کے سارے انتظامات کرنے کا حکم دے دوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر فون آف کر دیا۔

"جولیا اور صالحہ دونوں نئے میک اپ میں اس نئی تنظیم کے ہیڈ کوارٹر کا سراغ لگائیں گی اور پھر جب ہم سب ٹھیک ہو جائیں گے تو پھر ہم سب اکٹھے اس ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کریں گے اور ایرو میزائل لیبارٹری کا پتہ معلوم کر کے مشن کو فائنل کیا جائے گا"...... عمران نے کہا تو صالحہ اور جولیا دونوں کے چہروں پر یکلخت مسرت کی چمک ابھر آئی۔

میجر وکٹر کے چہرے پر انتہائی بے چینی اور اضطراب کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ کرسی پر بیٹھا بڑی بے چینی کے عالم میں مسلسل پہلو بدل رہا تھا۔ اس کی نظریں بار بار سامنے رکھے ہوئے فون کی طرف اٹھ جاتی تھیں۔ وہ مسلسل ہونٹ کاٹ رہا تھا۔ یعقوب حنیفی کو اس کے آدمیوں نے کلب سے اغوا کر لیا تھا اور وہ اسے ایک خاص پوائنٹ پر لے گئے تھے لیکن جب میجر وکٹر وہاں پہنچا تو وہاں اس کا استقبال تین لاشوں نے کیا تھا جن میں ایک لاش یعقوب حنیفی کی تھی۔ اسے بتایا گیا کہ یعقوب حنیفی نے اس وقت اچانک زبردست جدوجہد شروع کر دی جب اسے کرسی پر بٹھا کر باندھنے کی کوشش کی گئی اور پھر اس جدوجہد اور مقابلے کے دوران وہ خود بھی ہلاک ہو گیا اور اس نے پاور اسکواڈ کے دو آدمیوں کو بھی ہلاک کر دیا تھا۔ میجر وکٹر مایوس ہو کر واپس اپنے آفس آ گیا تھا لیکن اس نے اپنے تمام

آدمیوں کو حکم دے دیا تھا کہ وہ ریڈ ایگل کے کسی ایسے آدمی کا ہر صورت میں سراغ لگائیں جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں جانتا ہو اور تب سے وہ یہاں آفس میں بیٹھا انتہائی بے چینی سے ایسی ہی کسی اطلاع کا منتظر تھا۔ اس کے ذہن میں بار بار یہ سوچ کر دھماکے ہو رہے تھے کہ وہ اپنے ہی آدمیوں کے ہاتھوں اس ناکامی سے دوچار ہو گیا ہے۔ اگر یعقوب حیفی ہلاک نہ ہوتا تو لامحالہ اس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ٹھکانے کا پتہ چل جاتا اور اب تک وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر کے سرخرو ہو چکا ہوتا۔ لیکن یعقوب حیفی کی موت نے اس کی تمام امیدوں کو خاک میں ملا دیا تھا۔ وہ بیٹھا یہی سب کچھ سوچ رہا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... میجر وکٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"مس کیتھرائن کی کال ہے باس"....... دوسری طرف سے اس کے پی اے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو میجر وکٹر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیتھرائن کی کال۔ کیا وہ یونان سے کال کر رہی ہے"....... میجر وکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نو باس۔ وہ تل ابیب سے ہی کال کر رہی ہیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اچھا کراؤ بات"....... میجر وکٹر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ کیتھرائن بول رہی ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک مترنم سی آواز سنائی دی۔

"وکٹر بول رہا ہوں کیتھرائن۔ تم کب واپس آئی ہو۔ تم تو یونان میں تھی"....... میجر وکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک گھنٹہ پہلے پہنچی ہوں۔ مجھے جیسے ہی اطلاع ملی کہ تمہیں ترقی دے کر ایک نئی اور خود مختار تنظیم کا چیف بنا دیا گیا ہے تو مجھ سے وہاں نہ رہا گیا اور میں فوراً روانہ ہو گئی اور پھر یہاں آکر میں نے تمہارے سابقہ نمبروں پر ٹرائی کی تو تم سے کہیں بھی رابطہ نہ ہو سکا تو میں نے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف سے بات کی تو انہوں نے تمہارا یہ نمبر دیا"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہیں میرے ہیڈ کوارٹر کا پتہ نہیں بتایا گیا شاید۔ ورنہ تم باہر بیٹھ کر فون نہ کرتی۔ تم نے اچھا کیا کہ واپس آ گئی۔ مجھے تمہاری اشد ضرورت ہے۔ تم فوراً میرے آفس پہنچ جاؤ۔ پھر تفصیل سے باتیں ہوں گی۔ میں پتہ تمہیں بتا دیتا ہوں"....... میجر وکٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتا دیا۔

"اوکے میں آ رہی ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو میجر وکٹر نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ کیتھرائن ملٹری انٹیلی جنس کے اس شعبے کی انچارج تھی جس کا تعلق اسرائیل سے باہر کام کرنے والی فلسطینی تنظیموں سے تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ

کیتھرائن ریڈ ایگل کے بارے میں کافی کچھ جانتی ہو گی اور اس کی
سے وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا آسانی سے سراغ لگا سکے گا۔ کیتھرا
اس کی کزن بھی تھی اور دوست بھی اور ان دونوں نے ایک
دوسرے کو پروپوز بھی کر رکھا تھا اور وہ دونوں جلد ہی شادی بھی
کرنے والے تھے اس لئے کیتھرائن کو یقیناً وکٹر کی اس ترقی پر خوشی
ہونی ہی تھی۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوا
اور خوبصورت لڑکی مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ یہ کیتھرا
تھی۔ اس نے جینز اور براؤن چمڑے کی جیکٹ پہن رکھی تھی۔ اس
کے گہرے سیاہ بال اس کے شانوں پر پڑے ہوئے تھے۔ آنکھوں میں
ذہانت کی تیز چمک بھی نمایاں تھی۔

"آؤ کیتھرائن۔ آؤ بیٹھو"...... میجر وکٹر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے
ہوئے اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"پہلے تو پاور اسکواڈ کا چیف بننے پر میری طرف سے مبارک با
قبول کرو اور پھر آج رات کا کھانا مجھے اس خوشی میں کسی اچھے
ہوٹل میں کھلاؤ"...... کیتھرائن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں
کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گئی۔

"ایک بار نہیں روزانہ کھلاؤں گا لیکن پہلے میں اپنی سیٹ
کنفرم کرا لوں"...... میجر وکٹر نے دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے
کہا تو کیتھرائن بے اختیار چونک پڑی۔

"سیٹ کنفرم کرا لوں۔ کیا مطلب۔ کیا یہ سیٹ ابھی عار

ہے"...... کیتھرائن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر میں نے اپنا ٹارگٹ کامیابی سے مکمل نہ کیا تو یہ سیٹ
عارضی بھی ہو سکتی ہے"...... میجر وکٹر نے جواب دیا تو کیتھرائن
کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیسا ٹارگٹ۔ کھل کر بات کرو"۔ کیتھرائن
نے کہا۔

"تمہیں دراصل یہ معلوم نہیں ہے کہ اچانک یہ تنظیم پاور
اسکواڈ کیوں بنائی گئی ہے۔ اس کا ایک خاص پس منظر ہے اور وہ
پس منظر یہ ہے کہ اسرائیل میں آمان بند کے قریب آمان منی ایٹمی
بجلی گھر کے نیچے ایک انتہائی خفیہ دفاعی لیبارٹری ہے جسے ایرو
میزائل لیبارٹری کہا جاتا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس ایرو میزائل
لیبارٹری کو تباہ کرنے کے مشن پر یہاں تل ابیب میں پہنچ چکی ہے
اور نہ صرف پہنچ چکی ہے بلکہ اس نے یہاں پہنچتے ہی ایسے کام کر
دکھائے ہیں کہ حکومت اسرائیل کے ہوش اڑ گئے ہیں"...... میجر
وکٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ تمہارا مطلب اس عمران اور اس کے
گروپ سے ہے جو پہلے بھی یہاں کئی بار کام کر چکا ہے اور جس کے
مقابلہ میں آج تک اسرائیل کی کوئی ایجنسی کامیاب نہیں ہو
سکی"...... کیتھرائن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہی۔ اس کے مقابلے پر اسرائیل کی تین ایجنسیاں لائی

گئیں۔ ایک جی پی فائیو۔ دوسری ریڈ اتھارٹی اور تیسری جیوش
چینل۔ ان سب کو یہ بتایا گیا کہ ایرو میزائل لیبارٹری گوام پہاڑی
کے نیچے ہے۔ اس پہاڑی کے اوپر ایئر فورس کا آپریشنل سپاٹ ہے۔
پاکیشیا سیکرٹ سروس نے جیوش چینل کا ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر تباہ
کر دیا ہے۔ اس کے خاص ایجنٹ کلبیر کو ہلاک کر دیا گیا۔ پھر انہوں
نے جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر دیا اور اس کا بھی ایک بڑا حصہ
تباہ کر دیا۔ اس کے بعد اس گروپ نے گوام پہاڑی پر ریڈ کیا۔ وہاں
زبردست حفاظتی انتظامات کے باوجود یہ وہاں قتل عام کرنے اور پھر
انتہائی شدید زخمی ہونے کے باوجود وہاں سے نکل جانے میں کامیاب
ہو گئے اور پھر گوام پہاڑی انتہائی خوفناک دھماکوں سے تباہ ہو گئی
اور وہاں جیوش چینل کا سیٹ اپ مکمل طور پر ختم ہو گیا۔ چونکہ
وہاں ایرو میزائل لیبارٹری موجود نہیں تھی اس لئے وہ بچ گئی جس پر
صدر مملکت اور پرائم منسٹر نے میٹنگ کر کے ان تینوں ایجنسیوں
کو سائیڈ پر کر دیا اور پرائم منسٹر صاحب کو تمام اختیارات دے دیئے
پرائم منسٹر صاحب نے نئی تنظیم پاور اسکواڈ قائم کی اور تم جانتی ہو
کہ میں ان کا طویل عرصے تک باڈی گارڈ رہا ہوں اور ایک بار میں
نے انہیں ایک یقینی قاتلانہ حملے سے بھی بچایا تھا اس لئے وہ میری
صلاحیتوں کے معترف تھے۔ انہوں نے مجھے اس تنظیم کا چیف بنا دیا۔
اس کے بعد میں نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا اور اب میرے سامنے عمران
اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا ٹارگٹ ہے۔ اگر یہ ٹارگٹ مکمل

نہ ہو سکا تو ظاہر ہے کہ پھر یہ تنظیم بھی ختم کر دی جائے گی اور اگر
میں ایسا کرنے میں کامیاب ہو گیا تو پھر تم خود سوچ سکتی ہو کہ مجھے
کیا کچھ نہیں ملے گا"...... وکٹر نے کہا۔
"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ میں بھی کہوں کہ اچانک بیٹھے بٹھائے یہ
نئی تنظیم کیوں وجود میں آ گئی ہے۔ لیکن تم نے اب تک کیا کیا ہے
اس سلسلے میں"...... کیتھرائن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"اس بات کی اطلاع تو پہلے سے تھی کہ یہاں پاکیشیا سیکرٹ
سروس کو ایک فلسطینی تنظیم ریڈ ایگل کا تعاون حاصل ہے اس لئے
میرے آدمیوں نے ریڈ ایگل پر کام کیا اور پھر وہ ایک انتہائی اہم آدمی
جس کا نام یعقوب حنیفی تھا، کو گھیر لینے میں کامیاب ہو گئے لیکن جب
میں اس سے پوچھ گچھ کے لئے اس خصوصی پوائنٹ پر پہنچا تو مجھ سے
پہلے وہاں یعقوب حنیفی ہلاک ہو چکا تھا۔ اس نے اچانک جدوجہد
شروع کر دی تھی اور یہ جدوجہد اس قدر خوفناک تھی کہ ہمارے دو
آدمی بھی مارے گئے اور یعقوب حنیفی بھی ہلاک ہو گیا اور ہم وہیں
واپس پہنچ گئے جہاں سے چلے تھے"...... میجر وکٹر نے کہا۔
"یہ یعقوب حنیفی کہاں سے ملا تھا اور اس بارے میں کیسے معلوم
ہوا تھا کہ وہ ریڈ ایگل کا خاص آدمی ہے"...... کیتھرائن نے سنجیدہ
لہجے میں کہا تو میجر وکٹر نے اسے سارا پس منظر بتا دیا۔
"کاش یہ یعقوب حنیفی ہلاک نہ ہوتا تو نہ صرف پاکیشیا سیکرٹ
سروس ہاتھ آ جاتی بلکہ اسرائیل کے لئے اور بھی بہت کچھ حاصل ہو

جاتا کیونکہ میری ایجنسی کو معلوم ہے کہ یعقوب حنیفی ریڈ ایگل کے سربراہ شیخ سالم کا دست راست تھا لیکن آج تک ہم نہ ہی شیخ سالم کا پتہ چلا سکے ہیں اور نہ ہی یعقوب حنیفی کا۔ لیکن تمہارے آدمی حیرت انگیز طور پر یعقوب حنیفی تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے"۔ کیتھرائن نے کہا تو میجر وکٹر کا چہرہ قدرے لٹک سا گیا اور چمکتی ہوئی آنکھیں بجھ سی گئیں۔

"کیا ہوا"....... کیتھرائن نے اس کا چہرہ دیکھ کر چونک کر پوچھا۔

"میں اس لئے خوش ہو رہا تھا کہ تمہارے ذریعے اس ریڈ ایگل کو ٹریس کر کے اس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سراغ لگا لوں گا لیکن تم نے یہ کہہ کر کہ تم آج تک ریڈ ایگل کے سلسلے میں ناکام رہی ہو، میری تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے"....... میجر وکٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کیتھرائن بے اختیار ہنس پڑی۔

"تمہاری یہی عادت مجھے پسند نہیں ہے وکٹر کہ تم بہت جلد نتیجے پر چھلانگ لگا دیتے ہو۔ میں نے شیخ سالم اور یعقوب حنیفی کے بارے میں بات کی تھی اور ریڈ ایگل صرف ان دو آدمیوں کا نام نہیں ہے۔ یہ بہت وسیع اور طاقتور تنظیم ہے۔ اس کے اپنے خفیہ اڈے، خفیہ سیکشن اور خفیہ ہسپتال ہیں اور جس طرح تم نے بتایا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ شدید زخمی ہو چکے تھے اس لئے وہ یقیناً ریڈ ایگل کے کسی نہ کسی خفیہ ہسپتال میں ہوں گے اور اس کا سراغ بہرحال لگایا جا سکتا ہے"....... کیتھرائن نے جواب دیا تو میجر

وکٹر کی آنکھیں ایک بار پھر چمک اٹھیں اور چہرہ کھل اٹھا۔

"اوہ اچھا۔ ویری گڈ۔ تو پھر جلدی بتاؤ کہ کہاں ہے وہ ہسپتال"....... میجر وکٹر نے کہا تو کیتھرائن ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"میرے بیگ میں ہے۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ کیا پاور اسکواڈ کا سربراہ بنتے ہی تم بالکل عقل سے پیدل ہو گئے ہو۔ میں نے یہ تو نہیں کہا کہ میں اس ہسپتال کا پتہ جانتی ہوں۔ میں نے تو کہا ہے کہ اس کا سراغ لگایا جا سکتا ہے اور ظاہر ہے اس میں بہرحال وقت تو خرچ ہو گا"....... کیتھرائن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم نے شیخ سالم کا نام لیا ہے۔ یہ کون ہے"....... میجر وکٹر نے کہا۔

"اس بارے میں بتایا تو یہی جاتا ہے کہ اس طاقتور تنظیم کا سربراہ یہی ہے۔ لیکن یہ کون ہے کہاں رہتا ہے اس بارے میں تفصیلات کا علم نہیں ہے"....... کیتھرائن نے جواب دیا۔

"تو پھر تم کیسے معلومات حاصل کرو گی"....... میجر وکٹر نے کہا۔

"میرا ایک سیکشن ایسا ہے جو صرف ریڈ ایگل پر کام کرتا ہے۔ مگر وہ باوجود بے حد کوشش کے ابھی تک کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں کر سکا لیکن اس کے باوجود ان کے رابطے چند ایسے لوگوں سے ہیں جو انتہائی بھاری دولت کی بنیاد پر اس ہسپتال کا پتہ بتا سکتے ہیں جہاں یہ پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہوں گے"....... کیتھرائن نے کہا۔

"اگر ایسا ہے تو ان کو دولت دے کر تم ان کی تنظیم کے بارے میں بھی تو معلومات حاصل کر سکتی تھی جبکہ تم خود کہہ رہی ہو کہ باوجود کوشش کے تم اس تنظیم کے خلاف ابھی تک کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں کر سکی"....... میجر وکٹر نے کہا تو کیتھرائن بے اختیار ہنس پڑی۔

"اپنی تنظیم کے خلاف یہ لوگ کسی صورت بھی معلومات مہیا نہیں کرتے ۔چاہے انہیں سونے کے پہاڑ کیوں نہ دے دیئے جائیں ان کے جسموں کی ایک ایک بوٹی کیوں نہ علیحدہ کر دی جائے کیونکہ یہ انتہائی نظریاتی لوگ ہیں البتہ پاکیشیائی ایجنٹوں سے انہیں ہمدردی ضرور ہے لیکن دولت کی غرض سے وہ ان کی نشاندہی کرنے پر یقیناً تیار ہو جائیں گے"....... کیتھرائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم خود معلوم کرو اور دولت کی فکر مت کرو۔ یہ حکومت کا مسئلہ ہے ۔پرائم منسٹر صاحب ان لوگوں کے خاتمے کے لئے اس قدر بے چین ہیں کہ وہ پورے اسرائیل کے بینک خالی کرا سکتے ہیں"....... میجر وکٹر نے کہا تو کیتھرائن نے اثبات میں سرہلایا اور پھر میز پر پڑے ہوئے ڈائریکٹ فون کو اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہوٹل شاگان"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مؤدبانہ اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"کیتھرائن بول رہی ہوں۔ ڈیوڈ سے بات کراؤ"....... کیتھرائن

نے کہا۔

"یس میڈم۔ ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے پہلے سے بھی زیادہ مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈیوڈ بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیتھرائن بول رہی ہوں ڈیوڈ"....... کیتھرائن نے کہا۔ اس کا لہجہ تحکمانہ تھا کیونکہ ڈیوڈ اس کا ماتحت تھا اور ہوٹل شاگان بھی اس تنظیم کے تحت تھا جس کی سربراہ کیتھرائن تھی۔

"یس مادام"....... دوسری طرف سے ڈیوڈ کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"ریڈ ایگل کے کسی ایسے آدمی سے رابطہ کرو ڈیوڈ جسے یہ معلوم ہو کہ پاکیشیائی ایجنٹ ریڈ ایگل کے کس ہسپتال میں ہیں۔ اسے اس قدر دولت کی آفر کر دو کہ جس کا اسے تصور بھی نہ ہو لیکن مجھے ہر حالت میں اور فوری طور پر اس بارے میں حتمی اور درست معلومات چاہئیں"....... کیتھرائن نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ۔ کیا مطلب مادام۔ میں سمجھا نہیں"....... ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس تل ابیب میں ایک انتہائی اہم دفاعی لیبارٹری تباہ کرنے کے لئے آئی ہوئی ہے۔ ریڈ ایگل اس سے تعاون کر رہی ہے اور ان کا مقابلہ جیوش چینل سے ہوا ہے اور وہ سب

شدید زخمی ہو گئے ہیں لیکن ریڈ ایگل نے انہیں اپنے کسی خفیہ
ہسپتال میں پہنچا دیا ہے۔ اسرائیل نے ان کے خاتمے کے لئے ایک
نئی اور انتہائی باوسائل تنظیم بنائی ہے جس کا نام پاور اسکواڈ رکھا گیا
ہے۔ پاور اسکواڈ کا سربراہ ملٹری انٹیلی جنس کا میجر وکٹر ہے میرا بوائے
فرینڈ۔ پاور اسکواڈ نے ریڈ ایگل کے انتہائی بااثر آدمی یعقوب حنیفی کو
ٹریس کر کے اغوا کر لیا لیکن اس نے خودکشی کر لی ورنہ اس سے اس
ہسپتال کا یقیناً علم ہو جاتا جس میں پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہیں اس
لئے میجر وکٹر سے میں نے حامی بھر لی ہے کہ میں انہیں ٹریس کر کے
نام بتاؤں گی۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے سیکشن کے ریڈ ایگل کے
ایسے آدمیوں سے رابطے ہیں جو اس بارے میں معلومات مہیا کر سکتے
ہیں اس لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے"....... کیتھرائن نے اسے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن مادام۔ آپ تو اچھی طرح جانتی ہیں کہ ریڈ ایگل کے لوگ
کس طرح ایسے معاملات میں سخت ہوتے ہیں"....... ڈیوڈ نے قدرے
ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن تم ان میں سے کسی ایسے آدمی کا انتخاب
کرو جسے دولت کی ضرورت ہو۔ وہ اپنی تنظیم کی نسبت پاکیشیائی
ایجنٹوں کے بارے میں کم نظریاتی ہوں گے اس لئے کثیر دولت سے
ان سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ معلومات
حتمی اور درست ہوں"....... کیتھرائن نے کہا۔

"یس مادام۔ ایک آدمی اس وقت میرے ہوٹل میں ہی موجود
ہے۔ میں اس سے بات کر کے آپ کو بتاتا ہوں۔ یہ شخص جواری
ہے اور بڑی بڑی رقمیں جوئے میں ہارتا جیتتا رہتا ہے۔ اس نے
گذشتہ دنوں یونان جا کر وہاں ایک لمبی رقم ہار دی ہے اور اس طرح
وہ وہاں کے ایک انتہائی خطرناک اور طاقتور سنڈیکیٹ کا مقروض ہو
گیا ہے۔ وہ میرے پاس آیا بھی اسی لئے ہے کہ میں اس سنڈیکیٹ کو
کہہ کر اسے مزید مہلت لے دوں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر میں اس سے
بات کروں تو وہ یہ معلومات مہیا کر دے گا۔ آپ اس وقت کہاں
سے بول رہی ہیں تاکہ میں آپ کو وہاں اطلاع دے سکوں"۔ ڈیوڈ
نے کہا۔

"میں تمہیں فون نمبر بتا دیتی ہوں۔ تم اس سے بات کر کے مجھے
اس نمبر پر کال کر لینا"....... کیتھرائن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
اس نے فون پیس پر لگی ہوئی نمبروں کی چٹ پر موجود نمبر بتا دیئے۔

"یس مادام۔ میں ایک گھنٹے بعد آپ کو کال کروں گا"۔ دوسری
طرف سے ڈیوڈ نے کہا تو کیتھرائن نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو واقعی ہماری خوش قسمتی ہے کہ ایسا آدمی ڈیوڈ کے پاس
موجود ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ واقعی قسمت ہمارا ساتھ دے رہی
ہے"....... کیتھرائن نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ شخص ڈاج تو نہیں کرے گا"....... میجر وکٹر نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ڈیوڈ انتہائی تیز آدمی ہے۔ وہ ڈاج کھانے والوں میں

سے نہیں ہے۔ ہاں۔ یہ بات دوسری ہے کہ وہ آدمی اس قابل نہ ہو کہ معلومات مہیا کر سکے ورنہ ڈیوڈ اس سے اصل بات اگلوا لے گا"....... کیتھرائن نے کہا تو میجر وکٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ایک گھنٹے تک وہ شراب پینے اور مستقبل کے بارے میں باتیں کرتے رہے کہ ڈائریکٹ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

" میں فون اٹنڈ کرتی ہوں۔ یہ ڈیوڈ کا فون ہو گا"....... کیتھرائن نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ کیتھرائن بول رہی ہوں"....... کیتھرائن نے کہا۔

" ڈیوڈ بول رہا ہوں مادام۔ ہوٹل شاگان سے"....... دوسری طرف سے ڈیوڈ کی آواز سنائی دی۔

" یس۔ کیا رپورٹ ہے"....... کیتھرائن نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

" مادام۔ میں نے اس آدمی جس کا نام ابو خالد ہے سے، بات کی ہے اسے اس ہسپتال کا علم نہ تھا لیکن جب میں نے اسے آفر کی کہ اگر وہ حتمی اور درست معلومات مہیا کر دے تو اس کا نام بھی سامنے نہ آئے گا اور اسے اتنی دولت بھی نقد مل جائے گی کہ وہ سنڈیکیٹ کا قرضہ اتار دینے کے باوجود بھی امیر آدمی بن جائے گا تو وہ رضامند ہو گیا اور پھر اس نے فون کر کے معلومات حاصل کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ پہلے تو وہ مایوس ہو گیا کیونکہ اسے بتایا گیا کہ یعقوب حیفی کے اغوا کے ساتھ ہی بڑے سردار نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو

ہسپتال سے نکال کر کسی ایسے ہسپتال میں شفٹ کر دیا ہے جس کے بارے میں کوئی بھی نہیں جانتا۔ لیکن اس نے مختلف جگہوں پر فون کر کے اس ایمبولینس ڈرائیور کا کھوج لگا لیا جس نے انہیں شفٹ کیا تھا اور پھر اس نے اس ڈرائیور کو بھاری دولت کا لالچ دے کر اس سے معلوم کر لیا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ اس وقت کس ہسپتال میں ہیں"....... ڈیوڈ نے کہا تو کیتھرائن کے چہرے پر یکلخت انتہائی چمک ابھر آئی۔

" کس ہسپتال میں ہیں۔ جلدی بتاؤ"....... کیتھرائن نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے میجر وکٹر نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

" مادام۔ وہ پہلے رقم وصول کرنا چاہتا ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں بولو۔ کتنی رقم ہے"....... کیتھرائن نے کہا۔

" وہ پچاس لاکھ ڈالر مانگ رہا ہے"....... ڈیوڈ نے جواب دیا۔

" پچاس لاکھ ڈالر۔ کیا مطلب۔ کیا اس کا دماغ خراب ہے۔ اتنی رقم بھی بھلا دی جا سکتی ہے"....... کیتھرائن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" مادام۔ اسے ان معلومات کی اہمیت کا علم ہے۔ میں نے تو کوشش کی ہے کہ وہ اسے کم کرے کیونکہ اس نے سنڈیکیٹ کے صرف ایک لاکھ ڈالر دینے ہیں لیکن وہ پچاس لاکھ ڈالر سے ایک ڈالر

بھی کم لینے پر رضامند نہیں ہے"....... ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم اسے پانچ لاکھ ڈالر کی آفر کرو اور بس۔ اس سے زیادہ نہیں"....... کیتھرائن نے کہا۔

" دس لاکھ ڈالر کہہ دو کیتھرائن"....... میجر وکٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" نہیں مادام۔ میں نے پہلے ہی اسے یہ آفر دی ہے لیکن وہ نہیں مان رہا"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" او کے۔ اسے دس لاکھ ڈالر کی آفر کر دو اور سنو اگر وہ مان جائے تو ٹھیک ورنہ انگلیاں ٹیڑھی کر کے اس سے معلومات حاصل کرو۔ مجھے بہرحال یہ معلومات چاہئیں"....... کیتھرائن نے کہا۔

" لیکن وہ انتہائی اہم آدمی ہے مادام۔ اگر انگلیاں ٹیڑھی کی گئیں تو پھر معلومات تو مل جائیں گی لیکن آئندہ کے لئے ہمارے سیکشن کا نام مٹ جائے گا"....... ڈیوڈ نے کہا۔

" مٹ جائے۔ اب کون سی ہم نے ریڈ ایگل کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں۔ دس لاکھ کی آفر کرو اور اگر نہ مانے تو پھر انگلیاں ٹیڑھی کرو۔ سمجھے۔ اٹ از مائی آرڈر"....... کیتھرائن نے کہا۔

" یس مادام۔ میں آپ کو دوبارہ کال کرتا ہوں"....... ڈیوڈ نے کہا تو مادام کیتھرائن نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو کیتھرائن نے ہاتھ بڑھا

کر رسیور اٹھا لیا۔

" کیتھرائن بول رہی ہوں"....... کیتھرائن نے کہا۔

" ڈیوڈ بول رہا ہوں مادام۔ دس لاکھ ڈالر پر وہ رضامند ہو چکا ہے لیکن وہ رقم پہلے لینا چاہتا ہے"....... ڈیوڈ نے کہا۔

" تم اسے چیک دے دو۔ فوری طور پر اتنی بھاری رقم کیسے دی جا سکتی ہے"....... کیتھرائن نے کہا۔

" میں نے اسے کہا ہے لیکن وہ فوری طور پر رقم حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے گارینٹڈ چیک دے دوں"۔ ڈیوڈ نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ دے دو لیکن معلومات حتمی ہونی چاہئیں"۔ کیتھرائن نے کہا۔

" میں سمجھتا ہوں مادام"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو کیتھرائن نے او کے کہہ کر ایک بار پھر رسیور رکھ دیا اور پھر تقریباً بیس پچیس منٹ بعد ایک بار پھر گھنٹی بج اٹھی تو کیتھرائن نے رسیور اٹھا لیا۔

" کیتھرائن بول رہی ہوں"....... کیتھرائن نے کہا۔ اس بار اس نے خود ہی ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا تھا۔

" ڈیوڈ بول رہا ہوں مادام۔ معلومات مل گئی ہیں۔ پاکیشیائی ایجنٹ اس وقت برگز قصبے میں واقع برگز وڈ فیکٹری کے نیچے بنے ہوئے خفیہ ہسپتال میں موجود ہیں۔ اس ہسپتال کا انچارج ڈاکٹر

یوسف ہے جو اس فیکٹری کا مالک ہے اور قصبے میں اس نے عام سا
کلینک بنا رکھا ہے۔ اس ہسپتال کا خفیہ راستہ اس فیکٹری کے اندر
سے ہی جاتا ہے"...... ڈیوڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" کیا یہ بات حتمی ہے۔ کیا اس کی چیکنگ ہو سکتی ہے"۔
کیتھرائن نے کہا۔

" یہ معلومات درست ہیں مادام۔ مجھے معلوم ہے کہ ابو خالد
میرے سامنے جھوٹ نہیں بول سکتا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" اوکے ۔ لیکن اب جب تک میں نہ کہوں ابو خالد کو نہ وہاں سے
واپس جانے دینا اور نہ اسے کسی کو فون کرنے دینا تاکہ وہ کسی کو
اس بارے میں اطلاع نہ دے دے"...... کیتھرائن نے کہا۔

" یس مادام"...... دوسری طرف سے ڈیوڈ نے جواب دیا اور مادام
نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" اگر اس آدمی کو یہاں لایا جائے تو ہم اس سے تمام معلومات
آسانی سے حاصل کر لیں گے"...... میجر وکٹر نے کہا۔

" پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے وکٹر۔ ڈیوڈ کے بارے میں
مجھے تم سے زیادہ معلوم ہے اس لئے میں نے یہ اہم کام اس کے ذمے
لگایا تھا۔ وہ اس انداز میں کام کرے گا کہ سانپ بھی مر جائے اور
لاٹھی بھی نہ ٹوٹے"...... کیتھرائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ایک بار ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں معلوم ہو جائے
پھر دیکھنا میں کس طرح موت بن کر ان پر جھپٹتا ہوں۔ ابھی تک وہ

میرے ہاتھوں اس لئے بچے ہوئے ہیں کہ مجھے ان کا ٹھکانہ معلوم
نہیں ہو سکا"...... میجر وکٹر نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

" ابھی معلوم ہو جائے گا"...... کیتھرائن نے مسکراتے ہوئے کہا
اور میجر وکٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہسپتال کے ایک بڑے ہال میں موجود تھا جہاں ان کا علاج کیا جا رہا تھا۔ شیخ سالم سے عمران کی بات چیت فون پر ہو چکی تھی اور عمران نے اسے بتا دیا تھا کہ اس کے دو ساتھی جو کم زخمی ہیں وہ اپنا کام جاری رکھیں گے اور جن کے لئے عمران نے اسے ہدایت کی تھی کہ وہ اسے کار اور اسلحہ سپلائی کر دے اور شیخ سالم نے اس کا وعدہ کر لیا تھا اور عمران نے جولیا اور صالحہ کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ وہ پاور اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر کا سراغ لگائیں اور جب ایک ہفتے بعد وہ ہسپتال سے فارغ ہو جائیں گے تو پھر اس ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کر کے اس کے انچارج میجر وکٹر سے ایرو میزائل لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں گی اور اب وہ سب ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر یوسف کے انتظار میں تھے تاکہ وہ جولیا اور صالحہ کی اس انداز میں بینڈیج کر دے کہ انہیں کام کے

دوران کسی قسم کی رکاوٹ پیش نہ آئے۔ شیخ سالم کا آدمی آ کر فون پیس واپس لے گیا تھا اور عمران نے اس کے ذریعے ڈاکٹر یوسف کو بلوا بھیجا تھا جبکہ شیخ سالم نے بھی کہا تھا کہ وہ ڈاکٹر یوسف کو ضروری ہدایات دے دے گا اس لئے عمران کی نظریں اب دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔

"عمران صاحب۔ ہیڈ کوارٹر کا سراغ لگانے کے لئے بھی تو مس جولیا اور مس صالحہ کے پاس کوئی نہ کوئی کلیو ہونا چاہئے"۔ صدیقی نے کہا۔

"خواتین کلیو حاصل کرنے کی ماہر ہوتی ہیں اس لئے تم بے فکر رہو۔ میجر وکٹر اور اس کے ساتھی ان سے نہ چھپ سکیں گے"۔ عمران نے جواب دیا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"جس کوٹھی کے بارے میں تم نے شیخ سالم سے معلوم کیا ہے اس کی کیا تفصیل ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"اس کوٹھی میں یعقوب حنیفی کو لے جایا گیا اور پھر وہاں سے یعقوب حنیفی اور دو اسرائیلیوں کی لاشیں شیخ سالم کے آدمیوں کو ملی ہیں اس لئے اس کوٹھی کا پاور اسکواڈ سے یقیناً گہرا تعلق ہو گا۔ اس کوٹھی کا نمبر آٹھ سو آٹھ ہے اور یہ رائل کالونی میں واقع ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ اگر ان اسرائیلیوں کا جن کی لاشیں اس کوٹھی سے ملی ہیں، تعلق پاور اسکواڈ سے ہوتا تو پھر وہ لوگ یہ لاشیں وہاں

کیوں چھوڑ جاتے بلکہ میرا تو خیال ہے کہ انہیں یعقوب حنیفی کی لاش
بھی وہاں نہیں چھوڑنی چاہئے تھی"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات واقعی قابل غور ہے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے
کہ انہوں نے جان بوجھ کر یہ لاشیں وہاں چھوڑی ہوں تاکہ اگر ریڈ
ایگل کے لوگ وہاں پہنچیں تو ان کی نگرانی کر کے ان کے بارے میں
مزید معلومات حاصل کی جا سکیں لیکن شیخ سالم نے اس بارے میں تو
کچھ نہیں بتایا"...... عمران نے قدرے سوچ بھرے انداز میں کہا۔

" میرا خیال ہے عمران صاحب کہ یعقوب حنیفی اور ان دو
اسرائیلیوں کی لاشیں وہ اس لئے وہاں چھوڑ گئے تھے تاکہ ریڈ ایگل
یعقوب حنیفی کی وجہ سے مزید تلاش کی کارروائی بند کر دے ۔ یہ
دونوں اسرائیلی جن کی لاشیں وہاں چھوڑی گئی ہیں ان کا تعلق اس
کوٹھی سے بھی ہو سکتا ہے۔ پاور اسکواڈ سے نہیں ہو گا۔ ہو سکتا ہے
کہ وہ وہاں چوکیدار یا ملازم وغیرہ ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" دیکھو۔ اس بات کا علم تو وہاں جا کر چھان بین سے ہی ہو سکتا
ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی
ہال کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر یوسف اندر داخل ہوا۔

" مجھے چیف نے بتایا ہے کہ آپ یہاں سے شفٹ ہونا چاہتے
ہیں۔ کیوں"...... ڈاکٹر یوسف نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی
ڈاکٹر یوسف کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

" نہیں۔ ہم نے تو انہیں یہ بات نہیں کہی۔ میں نے تو انہیں کہا

ہے کہ ہمارے دو ساتھی جو کم زخمی ہیں، کام کرنا چاہتے ہیں اس لئے
وہ انتظامات کر دے"...... عمران نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

" آپ کی بات درست ہے جناب۔ لیکن ہمارے سپیشل ہسپتال
کا قانون ہے کہ یہاں سے جانے والا دوبارہ یہاں واپس نہیں آ سکتا۔
یہاں لے آنے والوں کو بھی بے ہوش کر کے لایا جاتا ہے اور یہاں
سے جانے والوں کو بھی بے ہوش کر کے لے جایا جاتا ہے تاکہ اس
ہسپتال کو کسی طرح بھی ٹریس نہ کیا جا سکے اور چونکہ آپ کے دو یا
تین ساتھی یہاں سے جائیں گے تو پھر وہ واپس نہ آ سکیں گے اس لئے
یہ ہو سکتا ہے کہ آپ سب اکٹھے باہر جانے کا پروگرام بنا لیں اس لئے
چیف نے یہ بات کی ہے۔ اب فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ ویسے میری
درخواست ہے کہ آپ ایک ہفتہ مزید یہاں رہیں۔ جب آپ مکمل
طور پر اوکے ہو جائیں گے تو پھر یہاں سے جائیں۔ یہاں آپ ہر لحاظ
سے محفوظ ہیں"...... ڈاکٹر یوسف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" کیا ہمارے لئے باہر کسی رہائش گاہ کا بھی انتظام کیا گیا
ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" جی ہاں۔ جو لوگ آپ کو یہاں سے لے جائیں گے وہ آپ کو
اس رہائش گاہ پر پہنچا دیں گے اور وہاں اسلحہ اور کاریں بھی موجود
ہوں گی اور یہ بات بھی چیف نے کہی ہے کہ اس رہائش گاہ کے
بارے میں بھی آپ ہر لحاظ سے مطمئن رہیں۔ اس کے بارے میں

چیف اور اس کے خاص آدمیوں کو ہی علم ہے اور وہی آپ کو وہاں لے جائیں گے"...... ڈاکٹر یوسف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن اگر ہم سب وہاں شفٹ ہو جائیں تو پھر ہمارے علاج کے سلسلے میں کیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" میں آپ کو خصوصی ہدایات اور میڈیکل باکس تیار کر کے دے سکتا ہوں۔ باقی کام آپ خود بھی کر سکتے ہیں"...... ڈاکٹر یوسف نے کہا۔

" او کے۔ پھر آپ ایسا کریں کہ ہمیں ہدایات بھی دے دیں اور میڈیکل باکس بھی اور ہمیں یہاں سے شفٹ کر دیں۔ باقی ہم خود سنبھال لیں گے لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ ہمیں بے ہوش کر کے یہاں سے باہر نکالیں"...... عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں عمران صاحب۔ یہ بات تو باقی افراد کے لئے ہیں۔ آپ کے لئے نہیں"...... ڈاکٹر یوسف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اس خصوصی مہربانی کا شکریہ۔ ویسے تو شاید ہم سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں لاکھوں بار بے ہوش ہوئے ہوں گے لیکن جانتے بوجھتے بے ہوش ہونے کا تجربہ ابھی ہمیں نہیں ہوا اس لئے مجھے اس انداز میں بے ہوش ہونے سے خوف آرہا ہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر یوسف بے اختیار ہنس پڑا۔

" او کے ۔ میں جا کر چیف کو ساری صورت حال بتاتا ہوں"۔

ڈاکٹر یوسف نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

" عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ یہ ہسپتال بیرونی رہائش گاہ کی نسبت زیادہ محفوظ ہے"...... صفدر نے کہا۔

" نہیں ۔یہاں ہم واقعی بے دست و پا ہو کر پڑے ہوئے ہیں۔ باہر جا کر ہم اپنی مرضی سے کچھ نہ کچھ نقل و حرکت کر لیں گے۔اس طرح معاملات جلد ٹھیک ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے کیونکہ واقعی ہسپتال میں وہ ڈاکٹروں اور نرسوں کی ہدایات کے پابند ہو کر رہ گئے تھے اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد انہیں دو بڑی کاروں کے ذریعے اس ہسپتال سے باہر لے جایا گیا۔ یہ ہسپتال مضافاتی قصبے میں تھا اس لئے شہر تک پہنچتے پہنچتے انہیں دو گھنٹے لگ گئے اور پھر انہیں تل ابیب کی جدید کالونی جس کا نام سکائی کالونی تھا کی ایک جدید انداز میں تعمیر شدہ کوٹھی میں پہنچا دیا گیا۔ کوٹھی خاصی بڑی تھی اور اسے بڑے اچھے انداز میں فرنشڈ کیا گیا تھا۔ وہاں ان کا استقبال خود شیخ سالم نے کیا۔

" تم یہاں موجود ہو۔ کیا مطلب۔ کیا یہ تمہارا کوئی سنٹر ہے"۔ عمران نے شیخ سالم کو وہاں موجود دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں عمران صاحب۔ یہ کوٹھی صرف میرے ایک خصوصی گروپ کے استعمال میں رہتی ہے۔اسے میں نے اب یہاں سے ہٹا کر ایک دوسری جگہ شفٹ کر دیا ہے۔ میں یہاں اس لئے پہلے سے موجود ہوں تاکہ آپ سے معلوم کر سکوں کہ کہیں آپ ناراض، تو

نہیں ہیں"...... شیخ سالم نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم کمال کرتے ہو شیخ سالم۔ تم اور تمہاری تنظیم ہماری محسن ہے اور ہم بھلا اپنے محسنوں سے کیسے ناراض ہو سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں ہے عمران صاحب۔ محسن تو آپ اور آپ کے ساتھی ہیں جو فلسطینیوں کے لئے بھی بالکل اسی طرح اپنی جانیں خطرے میں ڈال دیتے ہیں جس طرح آپ اپنے ملک و قوم کے لئے کرتے ہیں۔ بہرحال یہاں اس کوٹھی میں آپ کی ضرورت کی ہر چیز موجود ہے اور یہاں میرا ایک خاص آدمی آپ کے ساتھ رہے گا۔ اس کا نام سالار ہے۔ کسی چیز کی بھی ضرورت ہو تو آپ بلاتکلف اسے کہہ سکتے ہیں"...... شیخ سالم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سالار کے نام کی آواز دی تو کمرے میں ایک خوبرو سا نوجوان داخل ہوا اور اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

" سالار۔ عمران صاحب اور اس کے ساتھیوں کو یہاں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونی چاہئے اور تم نے نگرانی اور حفاظتی نظام دونوں کو ہر وقت آن رکھنا ہے"...... شیخ سالم نے سالار سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس چیف۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ سالار اپنے فرائض سے بخوبی آگاہ ہے"...... سالار نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اچھا۔ اب مجھے اجازت دیجئے عمران صاحب"...... شیخ سالم نے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران سے مصافحہ کر کے وہ سالار کے ساتھ کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد سالار واپس آیا تو عمران نے اسے کافی لانے کا کہہ دیا۔

" عمران صاحب۔ جب تک ایرو میزائل لیبارٹری کا محل وقوع معلوم نہ ہو جائے اس وقت تک ہمیں کسی تنظیم سے نہیں ٹکرانا چاہئے ورنہ ہم اور کسی چکر میں بھی الجھ سکتے ہیں"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران اور دوسرے ساتھی اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

" تمہارا کیا مطلب ہے کیپٹن شکیل کہ ہم یہاں اس طرح خاموش پڑے رہیں۔ ایرو میزائل لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنے کے لئے بھی تو ہمیں بہرحال تگ و دو کرنا پڑے گی"...... صفدر نے کہا۔

" میں نے یہ بات اس پیرائے میں کی ہے کہ عمران صاحب اب اس نئی تنظیم پاور اسکواڈ سے ٹکرانا چاہتے ہیں۔ پہلے بھی ہم خواہ مخواہ جیوش چینل کے چکر میں الجھ گئے تھے اور جس کے نتیجے میں اس وقت یہاں پڑے ہوئے ہیں جبکہ ابھی تک ہمارا ایک قدم بھی اصل مشن کی طرف نہیں بڑھ سکا اور اب بھی مجھے لگتا ہے کہ ایسے ہی ہو گا۔ ہم زیادہ سے زیادہ اس پاور اسکواڈ کو ختم کر دیں گے لیکن اسرائیل والے اس کے بعد کوئی اور تنظیم قائم کر دیں گے۔ ہمیں اپنے اصل

مشن کی طرف قدم بڑھانے چاہئیں"....... کیپٹن شکیل نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم کھل کر بات کرو کیپٹن شکیل"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ وزارت دفاع یا وزارت سائنس کے ذریعے اس لیبارٹری کا کھوج لگا سکتے ہیں۔ اسے چاہے جس قدر بھی خفیہ رکھا گیا ہو بہرحال ان دونوں وزارتوں سے اس کا تعلق لازماً قائم رہتا ہو گا اور پھر اس پر براہ راست کام کیجئے۔ ادھر ادھر مت دیکھئے"....... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے وزارت دفاع اور وزارت سائنس کی بات کی ہے۔ اگر ان میں سے کسی کو اس کے بارے میں علم ہوتا تو ریڈ ایگل لامحالہ معلوم کر لیتی۔ تم اس تنظیم کے بارے میں نہیں جانتے لیکن میں جانتا ہوں اور تم نے خود دیکھا ہے کہ اس بار انہوں نے کس طرح اس بات کا پروپیگنڈہ کیا اور ایسے انتظامات کئے کہ ہم بھی باوجود کوشش کے دھوکہ کھا گئے کہ ایرو میزائل لیبارٹری گوام پہاڑی کے نیچے ہے۔ ان سب باتوں کا مطلب ہے کہ اس بار سوائے چند خاص لوگوں کے اور کسی کو بھی اس بات کا علم نہیں ہے کہ ایرو میزائل لیبارٹری کہاں ہے"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں اور تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن کیا اس نئی تنظیم پاور اسکواڈ کے

چیف کو اس کا علم ہو گا"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ میرا خیال ہے کہ اس کے چیف میجر وکٹر کو اس کا یقیناً علم ہو گا کیونکہ اس تنظیم کو خصوصی طور پر اس لیبارٹری کی حفاظت کے لئے ہی قائم کیا گیا ہے اور لازمی بات ہے کہ جس چیز کی حفاظت اس نے کرنی ہے اس کے بارے میں اسے معلومات ہونی چاہئیں"۔ عمران نے کہا۔

"اور میجر وکٹر لامحالہ اس تنظیم کے ہیڈ کوارٹر میں ہو گا اور اگر کسی طرح اس ہیڈ کوارٹر کا علم ہو جائے تو ہم آسانی سے اس میجر وکٹر کو کور کر کے اس سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں"....... جولیا نے کہا۔

"اگر عمران صاحب چاہیں تو یہ آسانی سے اس بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں"....... صالحہ نے کہا تو عمران اور دوسرے ساتھی اس کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑے۔

"اچھا۔ وہ کیسے۔ مجھے بھی بتاؤ۔ میں تو سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا ہوں اور تم کہہ رہی ہو کہ میں آسانی سے معلوم کر سکتا ہوں"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسرائیل کے صدر کو لامحالہ اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلوم ہو گا۔ آپ اس سے کسی بھی انداز میں یہ بات معلوم کر سکتے ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ کرنل ڈیوڈ کی آواز میں یا کسی بھی دوسرے کی آواز بنا کر"....... صالحہ نے کہا۔

"صدر نے تو کچھ نہیں بتانا البتہ تمہاری بات سے میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے۔ واقعی اس کے تحت کوشش تو کی جا سکتی ہے۔ ویری گڈ"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جی پی فائیو ہیڈ کوارٹر"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ۔ کرنل ڈیوڈ سے بات کراؤ"۔ عمران نے آواز اور لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد کرنل ڈیوڈ کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ آپ کے پاس پاور اسکواڈ کے میجر وکٹر کا فون نمبر ہو گا"....... عمران نے ملٹری سیکرٹری کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"....... کرنل ڈیوڈ نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان کا فون نمبر خصوصی حفاظت کی غرض سے سپیشل کوڈ پر جاری کیا گیا ہے۔ آپ کے پاس فون نمبر کیا ہے"....... عمران

بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے کرنل ڈیوڈ نے فوراً ہی فون نمبر بتا دیا۔

"ہاں۔ اس فون نمبر پر پہلا نمبر اور آخری نمبر کو ایک دوسرے کے ساتھ تبدیل کر کے پہلے ہی نمبر ڈائل کریں۔ یہ کوڈ ہو گا۔ اس کے بعد ان کا نمبر۔ تب ان سے بات ہو سکے گی"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن اس کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"صدر صاحب کا حکم ہے اور انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو اطلاع کر دوں تاکہ اگر آپ میجر وکٹر سے کوئی مشورہ لینا چاہیں تو آپ پریشان نہ ہوں"....... عمران نے جان بوجھ کر مشورہ لینے کی بات کر دی۔

"میں اور میجر وکٹر سے مشورہ لوں گا۔ ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ آپ کا شکریہ"....... کرنل ڈیوڈ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور بے اختیار ہنس پڑا۔

"مشورے کی بات پر کرنل ڈیوڈ کو بڑا غصہ آیا ہے"....... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے جان بوجھ کر یہ لفظ کہے تھے تاکہ ایک تو اسے شک نہ پڑے اور دوسرا وہ میجر وکٹر کو فون نہ کرے اور دیکھا اب وہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے اسے فون نہیں کرے گا۔ پتہ نہیں

اس نے کس طرح اپنے آپ کو نانسنس کہنے سے روکا ہے۔ اگر میں ملٹری سیکرٹری بن کر کال نہ کر رہا ہوتا تو وہ میجر وکٹر کی شان میں قصیدہ کہے بغیر نہ رہتا"....... عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہ فون نمبر تو یقیناً سپیشل نمبر ہوگا۔ کیا ایکس چینج سے اس نمبر کا محل وقوع معلوم ہو جائے گا"....... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ لیکن صالحہ نے بات کر کے میرے دماغ کی جامد بیٹری کو چلا دیا ہے اس لئے اب دوسرا طریقہ استعمال کرنا ہوگا"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میجر وکٹر فرام ملٹری انٹیلی جنس بول رہا ہوں"....... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"....... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ایک فون نمبر سنو۔ لیکن اسے نوٹ نہیں کرنا اور مجھے بتاؤ کہ یہ فون نمبر کس ٹائپ کا ہے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہ فون نمبر دوہرا دیا جو کرنل ڈیوڈ نے بتایا تھا۔

"سر۔ یہ ایکسٹرا سپیشل نمبر ہے"....... دوسری طرف سے جواب

دیا گیا۔

"اسے کون ڈیل کرتا ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"ایکسٹرا سپیشل آفیسر آف سپیشل ایکس چینج سر"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اس کا فون نمبر دو"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا فون نمبر پریس کر دیا۔

"سپیشل ایکس چینج"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ۔ ایکسٹرا سپیشل آفیسر سے بات کرائیں"....... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ یس سر"....... دوسری طرف سے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر۔ براؤن بول رہا ہوں ایکسٹرا سپیشل آفیسر سر"....... چند لمحوں بعد ایک انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مسٹر براؤن۔ ایک فون نمبر نوٹ کریں اور مجھے بتائیں کہ یہ فون کہاں نصب ہے۔ پورا پتہ تفصیل سے بتائیں"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہی نمبر جو کرنل ڈیوڈ نے بتایا تھا دوہرا دیا۔

"سر۔ یہ نمبر تو پاور اسکواڈ کا نمبر ہے سپیشل سیکرٹ نمبر"۔

دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" مجھے معلوم ہے مسٹر براؤن اور آپ کو اس سلسلے میں مزید خصوصی احکامات دیئے جانے ہیں اور انہی احکامات کو ایڈجسٹ کرنے کے لئے یہ پتہ آپ سے پوچھا جا رہا ہے"....... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ یہ نمبر پاور اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر سکس فین روڈ پر نصب ہے سر"....... دوسری طرف سے اس بار قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" ہاں۔آپ نے درست بتایا ہے اور اب اس سلسلے میں خصوصی احکامات نوٹ کریں کہ آئندہ آپ اس نمبر کا پتہ یہ نہیں بتائیں گے اس کی جگہ سکس سٹار روڈ بتایا کریں گے۔سوائے پرائم منسٹر صاحب اور پریذیڈنٹ صاحب کے۔آپ سمجھ گئے ہیں"....... عمران نے جواب دیا۔

" یس سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کیا پتہ بتائیں گے آپ"....... عمران نے پوچھا۔

" سکس سٹار روڈ"....... براؤن نے جواب دیا۔

" گڈ۔ تھینک یو"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔اس کے چہرے پر اب اطمینان بھری مسکراہٹ موجود تھی۔

" سکس فین روڈ۔ تو یہ ہے پاور اسکواڈ کا ہیڈ کوارٹر"....... عمران

نے کہا۔

" تو پھر میں اور صالحہ جا کر اس میجر وکٹر کو گھیرتی ہیں"....... جولیا نے کہا۔

" یہ باقاعدہ تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ میجر وکٹر کا فلیٹ نہیں ہے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مجھے معلوم ہے۔ تم میرے ساتھ اس قسم کی باتیں مت کیا کرو۔ سمجھے ۔میں نے کب کہا ہے کہ یہ میجر وکٹر کا فلیٹ ہے"۔جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" مس جولیا آپ میرے ساتھ چلیں۔ پھر میں دیکھتا ہوں کہ یہ ہیڈ کوارٹر کتنے پانی میں ہے"....... تنویر نے فوراً ہی موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

" مس جولیا۔ عمران صاحب درست کہہ رہے ہیں۔ ہمیں ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا ہے۔اصل مشن پاور اسکواڈ یا اس قسم کی تنظیموں کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا نہیں بلکہ اس میجر وکٹر سے معلوم کرنا ہے کہ ایرو میزائل لیبارٹری کہاں ہے"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کیپٹن شکیل۔ تم لوگوں نے مجھے بچی سمجھ رکھا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں احمق ہوں"....... جولیا اور زیادہ بگڑ گئی۔

" مس جولیا۔ عمران صاحب کی بات کا اور مطلب تھا۔ ان کا مطلب تھا کہ میجر وکٹر کو کور کرنے کے لئے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنا

مناسب نہیں ہے بلکہ اس کے رہائشی فلیٹ کے بارے میں معلوم ہونا چاہئے"...... صفدر نے بیچ بچاؤ کرانے کے سے انداز میں کہا۔

"اگر یہ بات تھی تو عمران نے ہیڈ کوارٹر کا پتہ کیوں معلوم کیا تھا"...... اس بار جولیا نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"تاکہ وہاں سے میجر وکٹر کی رہائش گاہ کا پتہ لگایا جا سکے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تو یہ بات سیدھی طرح نہیں کہی جا سکتی تھی۔ کیوں"۔ جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"سیدھی بات آج تک تمہاری سمجھ میں آ ہی نہیں سکی۔ اگر آ جاتی تو مجھے رات کو ستارے گننے کی کیا ضرورت تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ستارے گننے ۔ کیا مطلب۔ کیوں گنتے ہو ستارے تم۔ کیا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ ستارے کیسے گنے جا سکتے ہیں"...... جولیا نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا تو سوائے تنویر کے باقی سب بے اختیار ہنس پڑے کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ جولیا کو ستارے گننے والے محاورے کا علم نہیں ہے۔

"اگر ایسا ہو جاتا تو تم ستارے گننے کی بجائے سر پر پڑنے والے جوتے گنا کرتے"...... تنویر نے فوراً ہی جواب دیا تو ہال کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسی باتیں کر رہے ہو تم"...... جولیا نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مطلب صالحہ اور صفدر ہی سمجھا سکتے ہیں۔ فی الحال میں پاور اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر کال کر رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"یس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"...... عمران نے ایک بار پھر ملٹری سیکرٹری کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ پاور اسکواڈ ہیڈ کوارٹر سے بول رہا ہوں سر"...... اس بار مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"میجر وکٹر سے بات کرائیں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر وہ مادام کیتھرائن کے ساتھ ابھی تھوڑی دیر پہلے گئے ہیں۔ اس وقت وہ موجود نہیں ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کہاں گئے ہیں۔ پریذیڈنٹ صاحب اس سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ سر۔ ایک منٹ۔ میں معلوم کر کے بتاتا ہوں سر۔ ہولڈ کریں"...... آپریٹر نے اسی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہیلو سر"...... چند لمحوں بعد آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر۔ کیپٹن رچرڈ سے بات کریں سر۔ کیپٹن رچرڈ ہیڈ کوارٹر کے انچارج ہیں سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوکے۔ کراؤ بات"...... عمران نے کہا۔

"ہیلو سر۔ میں کیپٹن رچرڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیپٹن رچرڈ۔ میجر وکٹر اس وقت جہاں بھی ہوں ان کا فون نمبر دیں۔ پریذیڈنٹ صاحب ان سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ وہ اس وقت مادام کیتھرائن کی رہائش گاہ پر ہوں گے۔ وہاں کا فون نمبر نوٹ کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک فون نمبر بھی بتا دیا گیا۔

"اوکے شکریہ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو کیپٹن رچرڈ نے بتائے تھے۔

"یس۔ کیتھرائن بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ۔ میجر وکٹر یہاں موجود ہوں گے۔ ان کے ہیڈ کوارٹر سے کیپٹن رچرڈ نے یہ نمبر دیا ہے۔ جناب صدر ان سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ میں میجر وکٹر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"پریذیڈنٹ صاحب سے بات کریں"...... عمران نے کہا۔

"ہیلو"...... عمران نے چند لمحے رک کر اسرائیلی صدر کے مخصوص اور بھاری لہجے میں کہا۔

"سر۔ میں میجر وکٹر بول رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے میجر وکٹر کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"آپ کی طرف سے پرائم منسٹر صاحب نے ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں دی اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے براہ راست معلوم کیا جائے کہ آپ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سلسلے میں اب تک کیا کیا ہے"...... عمران نے صدر کے لہجے میں کہا۔

"سر۔ ہم مسلسل انہیں ٹریس کر رہے ہیں۔ ان کے بارے میں پتہ چلا تھا کہ وہ ریڈ ایگل کے ایک خفیہ ہسپتال میں موجود ہیں جو ایک مضافاتی قصبے میں لکڑی کی فیکٹری کے نیچے ہے اور انتہائی خفیہ ہسپتال ہے۔ ہم نے وہاں دو گھنٹے پہلے ریڈ کیا۔ وہاں ہسپتال تو موجود تھا لیکن پاکیشیائی ایجنٹ وہاں سے پہلے ہی غائب ہو چکے تھے۔ ریڈ کے دوران وہاں موجود سب افراد ہلاک ہو گئے البتہ وہاں کا انچارج ڈاکٹر زخمی حالت میں کچھ دیر زندہ رہا۔ ہم نے اس سے پوچھ گچھ کی تو اس نے بتایا کہ پاکیشیائی ایجنٹ اچانک وہاں سے نامعلوم منزل کی طرف چلے گئے ہیں حالانکہ ڈاکٹر نے انہیں کہا تھا کہ ابھی وہ

ایک ہفتہ وہاں رہیں لیکن انہوں نے ڈاکٹر کی بات نہ مانی اور چلے
گئے ۔ بس وہ اتنا ہی بتا سکا۔ میں نے اس سے ان کے دوسرے
ٹھکانے کے بارے میں یا ریڈ ایگل کے شیخ سالم کے بارے میں
معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اس قدر زخمی تھا کہ وہ
بچ نہ سکا اور ہلاک ہو گیا اس لئے ہمارا ریڈ ناکام رہا۔ البتہ اب ہم
دوبارہ کوشش کر رہے ہیں کہ وہ جہاں بھی ہوں انہیں ٹریس کر لیا
جائے اور ہم جلد ہی اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے سر"۔
دوسری طرف سے میجر وکٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہیں آپ کے ریڈ کے بارے میں پہلے ہی
اطلاع مل چکی تھی"....... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر۔ اگر اطلاع مل جاتی تو پورا ہسپتال ہی وہاں سے غائب کر
دیا جاتا۔ البتہ ان کے اس طرح غائب ہونے سے یہ اندازہ ہوتا ہے
کہ ایسا کسی اور وجہ سے ہوا ہے۔ بہرحال وہ بچ کر نہ جا سکیں گے۔
پاور اسکواڈ پوری تندہی سے انہیں تلاش کر رہی ہے اور جیسے ہم نے
پہلے انہیں ٹریس کر لیا تھا اسی طرح اب بھی جلد ہی انہیں ٹریس کر
لیں گے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"گڈ۔ آپ کی یہ توضیح واقعی قابل قبول ہے کہ اگر انہیں اطلاع
مل جاتی تو ہسپتال کا تمام عملہ بھی ساتھ ہی غائب ہو جاتا۔ گڈ شو۔
اس کا مطلب ہے کہ آپ واقعی کام کر رہے ہیں اور پرائم منسٹر
صاحب نے آپ کی جو تعریف کی تھی آپ واقعی اس کے حقدار ہیں۔

اب ہم مطمئن ہو گئے ہیں۔ گڈ شو"....... عمران نے جان بوجھ کر میجر
وکٹر کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کی مہربانی ہے سر۔ آپ کے یہ الفاظ میرے لئے انتہائی اعزاز
کا باعث ہیں"....... میجر وکٹر نے بڑے عقیدت مندانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور
رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر افسوس کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ویری سیڈ۔ تو ڈاکٹر یوسف اور دوسرا عملہ ان لوگوں کے ہاتھوں
شہید ہو گیا ہے"....... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ نجانے انہوں نے کس طرح اس ہسپتال کا سراغ لگا لیا
ہے۔ بہرحال اب انہیں اس کا بھی حساب دینا پڑے گا"....... عمران
نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب شیخ سالم نے تو اس بارے میں آپ کو آگاہ نہیں
کیا حالانکہ انہیں علم تو فوراً ہو گیا ہو گا"....... صفدر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ اس نے جان بوجھ کر بات نہ کی ہو تا کہ ہم مزید
اس کے احسان تلے نہ دب جائیں"....... عمران نے ایک طویل
سانس لیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اب اس کیتھرائن کے فون نمبر سے اس جگہ
کے بارے میں بھی معلوم کریں تا کہ ہم فوری طور پر انہیں وہاں کور
کر سکیں"....... صالحہ نے کہا۔

"اوہ ہاں"....... عمران نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی

اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"پولیس کمشنر آفس سے اسسٹنٹ کمشنر رابرٹ بول رہا ہوں"۔ عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔ لہجہ مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"ایک نمبر نوٹ کریں اور مجھے بتائیں کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے۔ خاص طور پر چیک کر کے درست پتہ بتائیں کیونکہ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے"....... عمران نے کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے مزید مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور عمران نے کیتھرائن کا نمبر بتا دیا۔

"ہولڈ کریں جناب"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران خاموش ہو گیا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"....... چند لمحوں بعد آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"....... عمران نے کہا۔

"پتہ نوٹ کریں جناب۔ یہ نمبر سٹار پلازہ کے فلیٹ نمبر ایک سو ایک میں نصب ہے اور مس کیتھرائن کے نام پر ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ اٹ از ٹاپ

سیکرٹ۔ مس کیتھرائن تک یہ اطلاع کسی صورت بھی نہیں پہنچنی چاہئے کہ پولیس ان کے سلسلے میں کام کر رہی ہے"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں سمجھتی ہوں سر۔ آپ بے فکر رہیں سر"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"چلو اٹھو صالحہ۔ ہمیں فوراً وہاں پہنچنا ہے"....... جولیا نے کہا۔

"میں تمہارے ساتھ جاؤں گا"....... تنویر نے بھی اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں اور صالحہ جائیں گی"....... جولیا نے سرد لہجے میں کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"سالار کو بلاؤ تاکہ وہ کار اور اسلحے کا بندوبست کر سکے۔ بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل بھی ساتھ لے جانا کیونکہ میجر وکٹر بہرحال تربیت یافتہ آدمی ہے اور ہو سکتا ہے کہ فون کال کی وجہ سے وہ چونک پڑا ہو اور محتاط ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ فلیٹ کی پوزیشن کا بھی علم نہیں ہے اس لئے انتہائی محتاط انداز میں کام کرنا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ ایسا ہی ہو گا"....... جولیا نے کہا اور پھر اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی تاکہ سالار کو بلا سکے۔

"معاملات مجھے گڑبڑ لگ رہے ہیں"....... میجر وکٹر نے رسیور رکھ
کر خود کلامی کے انداز میں کہا تو سامنے بیٹھی ہوئی کیتھرائن بے اختیار
چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں تمہاری بات"....... کیتھرائن نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مطلب ہے کہ اس طرح اچانک تمہارے فلیٹ پر صدر مملکت
کا فون آنے اور ان کی عام سی بات کرنے سے میری چھٹی حس کسی
خاص گڑبڑ کی نشاندہی کر رہی ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ صد
صاحب نے جب کوئی خاص بات ہی نہیں کی تو پھر انہیں اس طرح
یہاں فون کرنے کی کیا ضرورت تھی"....... میجر وکٹر نے کہا۔ وہ اس
وقت کیتھرائن کے فلیٹ پر موجود تھا۔

"تمہیں کس بات کی وجہ سے گڑبڑ کا احساس ہو رہا ہے۔ اگر

تمہارا خیال ہے کہ یہ کال صدر صاحب کی طرف سے نہیں تھی تو تم
پریذیڈنٹ ہاؤس فون کر کے تصدیق کر لو۔ جہاں تک صدر صاحب
کے یہاں کال کرنے کی بات ہے تو ظاہر ہے یہاں تمہاری موجودگی
اور یہاں کا فون نمبر تمہارے ہیڈ کوارٹر سے ہی معلوم کیا گیا ہو
گا"....... کیتھرائن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ صدر صاحب سے کیسے تصدیق کی جا سکتی ہے۔ مجھے کچھ
اور سوچنا ہو گا"....... میجر وکٹر نے کہا۔

"خواہ مخواہ وہم کا شکار ہو کر اپنا اور میرا موڈ غارت نہ کرو۔ سمجھے۔
ہسپتال پر ریڈ کی ناکامی کو اب تم اس انداز میں لے رہے ہو"۔
کیتھرائن نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہسپتال پر ناکام ریڈ کا مجھے واقعی گہرا صدمہ ہوا ہے۔ مجھے سو
فیصد یقین تھا کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤں گا لیکن نجانے
یہ لوگ کیوں وہاں سے نکل گئے ہیں۔ بہر حال مجھے کسی نہ کسی انداز
میں اس کال کی تصدیق کرنا ہو گی ورنہ میں ذہنی طور پر مطمئن نہ ہو
سکوں گا"....... میجر وکٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور
اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پی اے ٹو پرائم منسٹر"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری
طرف سے پرائم منسٹر صاحب کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"پرائم منسٹر صاحب آفس میں موجود ہیں یا نہیں۔ میں میجر وکٹر
بول رہا ہوں"....... میجر وکٹر نے کہا۔

"نہیں سر۔ انہیں ابھی چند لمحے پہلے پریذیڈنٹ ہاؤس سے کال آئی تھی۔ وہ وہاں گئے ہیں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کتنی دیر ہوئی ہے"...... میجر وکٹر نے چونک کر پوچھا۔

"تقریباً دس منٹ ہوئے ہیں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے"...... میجر وکٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ کیتھرائن اب خاموشی سے شراب کی چسکیاں لینے میں مصروف تھی لیکن اس کے چہرے پر بیزاری اور ہلکے سے غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ملٹری سیکرٹری صاحب سے میری بات کرائیں۔ میں پاور اسکواڈ کا چیف میجر وکٹر بول رہا ہوں"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور پھر فون پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"میجر وکٹر بول رہا ہوں"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"یس۔ فرمایئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ نے مجھے فون کیا تھا"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"میں نے۔ نہیں۔ میں نے تو آپ کو کال نہیں کیا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو میجر وکٹر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ ابھی آپ نے مجھے میری دوست لڑکی کیتھرائن کے فلیٹ پر فون کیا اور پھر صدر صاحب نے فون کیا اور مجھ سے باتیں کیں اور اب آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے فون ہی نہیں کیا"۔ میجر وکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر سامنے بیٹھی ہوئی کیتھرائن بھی بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ نہیں میجر وکٹر۔ نہ میں نے آپ کو کال کیا اور نہ ہی صدر صاحب نے آپ سے کوئی بات کی ہے۔ وہ تو گذشتہ ایک گھنٹے سے چند غیر ملکی سفیروں کے ساتھ میٹنگ میں مصروف ہیں اور ابھی ابھی پرائم منسٹر صاحب بھی اس میٹنگ میں شریک ہوئے ہیں اور مجھے تو آپ کی دوست لڑکی کیتھرائن اور اس کے فون نمبر کا علم ہی نہیں ہے"...... ملٹری سیکرٹری نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... میجر وکٹر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا کیا مطلب ہوا"...... کیتھرائن نے کہا۔

"میری چھٹی حس درست کہہ رہی تھی کیتھرائن۔ معاملات واقعی گڑبڑ ہیں۔ تمہارے سامنے سب کچھ ہوا اور اب ملٹری سیکرٹری کہہ رہا

ہے کہ ایسا نہیں ہوا۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کال ملٹری سیکرٹری یا صدر صاحب کی طرف سے نہیں تھی بلکہ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران کی طرف سے تھی"....... میجر وکٹر نے کہا تو کیتھرائن محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً کرسی سے اچھل پڑی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"....... کیتھرائن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران کے لئے سب کچھ ممکن ہے۔ میں نے اس کے بارے میں فائل پڑھی ہے۔ وہ دنیا کا انتہائی حیرت انگیز آدمی ہے جو فوری طور پر کسی بھی آدمی کی آواز اور لہجے کی اس قدر کامیاب نقل کر لیتا ہے کہ وہ آدمی خود حیران رہ جاتا ہے اور یہ بات اب سو فیصد یقینی ہے کہ عمران یا اس کے ساتھی اس فلیٹ پر ریڈ کرنے والے ہیں"....... میجر وکٹر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر تو ہمیں فوری طور پر فلیٹ چھوڑ دینا چاہئے"....... کیتھرائن نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ بلکہ اب تو اس صورت میں ہم انہیں آسانی سے ٹریپ کر سکتے ہیں۔ یہ تو ہمارے لئے انتہائی اچھا موقع ہے"....... میجر وکٹر نے کہا۔

"وہ کیسے"....... کیتھرائن نے حیران ہو کر کہا۔

"انہیں یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ ہم ان کے بارے میں مشکوک ہو چکے ہیں اور ہم نے تصدیق کر لی ہے اس لئے وہ لازماً یہاں اسی

اطمینان کے پیش نظر آئیں گے اور جہاں تک میرا خیال ہے کہ وہ پہلے یہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کریں گے پھر اندر آئیں گے لیکن اب وہ خود ٹریپ ہو جائیں گے"....... میجر وکٹر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیسے۔ یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی"۔ کیتھرائن نے کہا۔

"یہاں اس فلیٹ کے قریب کوئی خالی فلیٹ ہے"....... میجر وکٹر نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"ہاں۔ سامنے والا فلیٹ پچھلے دو ہفتوں سے خالی ہے۔ کیوں"۔ کیتھرائن نے کہا۔

"تو آؤ اٹھو۔ جلدی کرو۔ ہم یہاں سے نکل کر سامنے والے فلیٹ میں چھپ جائیں گے۔ وہ فلیٹ کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے جب اندر پہنچیں گے تو پھر ہم باہر سے ان پر گیس فائر کر دیں گے اس طرح وہ بے ہوش ہو جائیں گے اور پھر ہم انہیں ڈیل کر لیں گے"....... میجر وکٹر نے کہا۔

"کیا تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل ہے"....... کیتھرائن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میری کار کے خصوصی خانے میں ایسا سامان ہر وقت موجود رہتا ہے۔ میں لے آتا ہوں"....... میجر وکٹر نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کیتھرائن بھی سرہلاتی ہوئی

اس کے پیچھے چل پڑی۔ انہوں نے باہر آکر کی کی مدد سے فلیٹ اس انداز میں بند کیا کہ جیسے وہ اندر سے لاک کیا گیا ہے اور پھر کیتھرائن تو سامنے والے فلیٹ کا دروازہ کھول کر اندر چلی گئی جبکہ میجر وکٹر تیز تیز قدم اٹھاتا سائیڈ پر موجود لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی واپسی تھوڑی دیر بعد ہوئی اور وہ بھی سامنے والے فلیٹ میں داخل ہو گیا۔

" وہ نجانے کس وقت آئیں "....... کیتھرائن نے کہا۔

" وہ جلد از جلد یہاں پہنچیں گے۔ تم اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ میں کی ہول سے آنکھ لگا کر تمہارے فلیٹ کے دروازے کی نگرانی کروں گا۔ یہ تو اچھا ہوا کہ سامنے والا فلیٹ خالی تھا۔ یہاں سے نگرانی کرنے میں بے حد آسانی ہو گی "....... میجر وکٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر کی ہول سے آنکھ لگا دی۔

" یہ کرسی لے لو۔ اس پر بیٹھ جاؤ اس طرح تو جھک کر کھڑے ہونے سے تم تھک جاؤ گے "....... کیتھرائن نے ایک طرف پڑی ہوئی کرسی اٹھا کر اس کے قریب رکھتے ہوئے کہا۔

" شکریہ۔ یہ تم نے اچھا کیا "....... میجر وکٹر نے کہا اور کرسی پر بیٹھ کر اس نے ایک بار پھر کی ہول سے آنکھ لگا دی جبکہ کیتھرائن دوسری کرسی پر ساتھ بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد باہر قدموں کی آواز سنائی دی اور میجر وکٹر نے ہاتھ اٹھا کر مخصوص اشارہ کیا تو کیتھرائن بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئی کیونکہ میجر وکٹر کے اشارے کا مطلب وہ سمجھ گئی تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ پہنچ گئے ہیں۔

" دو عورتیں ہیں۔ وہ گیس اندر فائر کر رہی ہیں "....... میجر وکٹر نے انتہائی آہستہ سے کہا اور کیتھرائن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے پھر تقریباً پانچ منٹ خاموشی طاری رہی۔ میجر وکٹر کرسی پر بے حس و حرکت بیٹھا کی ہول سے آنکھ لگائے ہوئے تھا۔ تھوڑی دیر بعد کلک کی آواز سنائی دی اور پھر دروازہ کھلنے کی آواز کیتھرائن کے کانوں میں پڑی اور وہ یہ آواز سن کر ہی پہچان گئی تھی کہ اس کے فلیٹ کا بند دروازہ کھولا جا رہا ہے کیونکہ اس کے کھلنے کی مخصوص آواز وہ اچھی طرح پہچانتی تھی۔ پھر دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی تو میجر وکٹر بجلی کی سی تیزی سے اٹھا۔ اس نے اسی طرح تیزی سے کرسی کو پیچھے دھکیلا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ کیتھرائن تیزی سے دروازے پر آئی تو اس نے دیکھا کہ میجر وکٹر کی ہول سے گیس اندر فائر کر رہا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ پیچھے ہٹا اور پھر واپس اسی سامنے والے فلیٹ میں آگیا۔

" کیا ہوا۔ تم واپس کیوں آگئے ہو "....... کیتھرائن نے کہا۔

" ہمیں دس منٹ تک گیس کے اثرات ختم ہونے کا انتظار کرنا ہو گا اور میں اتنی دیر باہر انتظار نہیں کر سکتا تھا "....... میجر وکٹر نے کہا۔

" لیکن اندر کیا صرف دو عورتیں گئی ہیں۔ ان کے ساتھی باہر یقیناً موجود ہوں گے۔ کہیں وہ نہ آجائیں "....... کیتھرائن نے کہا۔

" ہاں۔ مجھے خود خدشہ تھا لیکن اگر میں فوری طور پر اندر گیس فائر

نہ کرتا تو یقیناً وہ ہمیں اندر نہ دیکھ کر باہر آجاتیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ ان کے ساتھی ان کے پیچھے آجاتے "۔ میجر وکٹر نے جواب دیا اور کیتھرائن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کچھ دیر بعد جب انہیں یقین ہو گیا کہ فلیٹ میں فائر ہونے والی گیس کے اثرات اب ختم ہو چکے ہوں گے اور ابھی تک ان کے ساتھی بھی نہ آئے تھے تو میجر وکٹر دروازہ کھول کر باہر آگیا۔ کیتھرائن بھی اس کے پیچھے باہر آئی اور پھر وہ دونوں اپنے فلیٹ کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے تو دونوں عورتیں فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی تھیں۔

" ان کی تلاشی لو کیتھرائن۔ میں نیچے کا چکر لگا آؤں۔ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں ان کے ساتھی اچانک ہمارے سر پر نہ پہنچ جائیں"....... میجر وکٹر نے کہا۔

" اگر ان کے ساتھی ہوتے تو وہ یقیناً اب تک یہاں پہنچ چکے ہوتے اور پھر تم انہیں پہچانو گے کیسے"....... کیتھرائن نے کہا۔

" یہ دونوں عورتیں ایکریمی میک اپ میں ہیں اس لئے لازماً ان کے ساتھی بھی اگر آئے ہوں گے تو وہ بھی ایکریمی میک اپ میں ہوں گے اور پھر وہ اپنی مخصوص حرکات کی وجہ سے لازماً پہچانے جائیں گے"....... میجر وکٹر نے کہا اور پھر کیتھرائن کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ مڑا اور دروازہ کھول کر باہر چلا گیا۔ پھر اس نے نیچے پہنچ کر پورے پلازہ کا راؤنڈ لگایا۔ وہاں کئی ایکریمی موجود تھے لیکن ان میں سے کوئی بھی اسے مشکوک محسوس نہ ہوا۔ جب اسے اطمینان ہو گیا

تو وہ مڑا اور چند لمحوں بعد وہ واپس کیتھرائن کے فلیٹ پر پہنچ چکا تھا۔

" کیا برآمد ہوا ہے تلاشی سے"....... میجر وکٹر نے فلیٹ کا دروازہ بند کر کے کیتھرائن کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

" بس کرنسی وغیرہ ہے اور کچھ نہیں ہے۔ نہ ہی کوئی اسلحہ ہے"....... کیتھرائن نے کہا۔

" اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ بغیر اسلحہ کے یہ یہاں آتیں۔ ہمیں انہیں ہیڈ کوارٹر لے جانا ہو گا۔ پھر ان کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل ہو سکیں گی"....... میجر وکٹر نے ایک طرف پڑے ہوئے فون کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" ان سے پوچھ گچھ ہی کرنی ہے۔ یہیں کر لو۔ انہیں باندھ دیتے ہیں۔ یہاں رسی بھی موجود ہے"....... کیتھرائن نے کہا۔

" نہیں پہلے ان کا میک اپ چیک ہو گا اس کے بعد ان کو ہوش میں لا کر ان سے تفصیلی پوچھ گچھ ہو گی اور دوسری بات یہ کہ نجانے کیوں میری چھٹی حس ان کے ساتھیوں کے بارے میں ابھی تک مطمئن نہیں ہو سکی۔ اس لئے یہاں کی نسبت ہیڈ کوارٹر زیادہ محفوظ رہے گا"....... میجر وکٹر نے کہا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

سٹار پلازہ چار منزلہ عمارت تھی اور وہاں آنے جانے والوں کا خاصا رش دکھائی دے رہا تھا۔ جولیا اور صالحہ نے ٹیکسی باہر ہی چھوڑ دی اور پھر نیچے اتر کر وہ دونوں تیز تیز قدموں سے پلازہ کے مین گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔

"جولیا۔ ہمارے پاس سوائے بے ہوش کر دینے والی گیس پسٹل کے اور کوئی اسلحہ موجود نہیں ہے۔ ایسی صورت میں ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہ بن جائے "....... صالحہ نے کہا۔

"میں دانستہ بارودی اسلحہ ساتھ نہیں لائی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ بڑے بڑے رہائشی پلازوں میں سیکورٹی کے لئے خصوصی آلات نصب کئے جاتے ہیں جو بارودی اسلحہ کو فوری چیک کر لیتے ہیں جبکہ گیس پسٹل میں چونکہ بارود نہیں ہوتا اس لئے یہ چیک نہیں ہو سکتا"....... جولیا نے جواب دیا۔

"تو پھر وہاں میجر وکٹر سے پوچھ گچھ کے لئے اسلحہ کہاں سے آئے گا"....... صالحہ نے کہا۔

"میجر وکٹر تربیت یافتہ آدمی ہے اور نہ صرف اس کا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے رہا ہے بلکہ وہ اس قدر تربیت یافتہ ہے کہ اسرائیل نے اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل باقاعدہ تنظیم کا ہیڈ بنایا ہے۔ اس سے معلومات حاصل کرنے کے لئے اسلحہ سے ہٹ کر اور طریقے استعمال کرنے پڑیں گے "....... جولیا نے جواب دیا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں ایکریمی میک اپ میں تھیں۔ مین گیٹ پر پہنچ کر جب انہوں نے فلیٹس کے نمبروں کو دیوار پر موجود بڑے سے بورڈ پر چیک کیا تو ایک سو ایک نمبر فلیٹ دوسری منزل پر تھا اور وہ واقعی مس کیتھرائن کے نام پر تھا۔ چنانچہ وہ کنفرم ہو گئیں۔ ان کا مطلوبہ آدمی یقیناً اسی فلیٹ میں ہو گا۔ وہ لفٹ کی طرف بڑھ گئیں اور چند لمحوں بعد وہ پہلی منزل پر پہنچ چکی تھیں۔ ان کا خیال تھا کہ ایک سو ایک نمبر لفٹ کے بالکل قریب ہو گا لیکن اوپر پہنچ کر انہیں معلوم ہوا کہ ان کا خیال غلط تھا۔ نمبروں کی ترتیب عقبی طرف سے شروع کی گئی تھی اس لئے یہ فلیٹ اس منزل کی درمیانی راہداری میں سب سے آخر میں تھا۔ وہ اس راہداری سے گزرتی ہوئیں آگے بڑھتی چلی گئیں اور پھر فلیٹ نمبر ایک سو ایک کے سامنے پہنچ کر رک گئیں۔ اس وقت راہداری میں کوئی آدمی نہیں تھا۔ جولیا نے جیکٹ کی جیب سے گیس پسٹل نکالا۔ پھر اس کی نال

کو دروازے کی کی ہول پر رکھ کر اس نے ٹریگر دبا دیا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے گیس پسٹل کو واپس جیکٹ کی جیب میں رکھ لیا۔

" آؤ۔ ایک چکر راہداری کے دوسرے سرے کا لگا آئیں۔ اس وقت تک گیس کے اثرات ختم ہو جائیں گے"....... صالحہ نے کہا۔

" نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ رش بڑھ جائے۔ ہم یہاں دروازہ کھلنے کے انتظار میں رہیں گی"....... جولیا نے کہا اور پھر پانچ منٹ بعد اس نے جیب سے ایک مخصوص انداز میں مڑی ہوئی تار نکالی اور اسے کی ہول میں ڈال کر اس نے اسے گھمانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد کٹک کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ہینڈل پر دباؤ پڑتے ہی دروازہ کھلتا چلا گیا۔ جولیا اندر داخل ہوئی تو صالحہ بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئی۔ صالحہ نے مڑ کر دروازہ بند کر دیا۔

" یہ فلیٹ تو مجھے خالی لگ رہا ہے"....... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے وہ دونوں تو اندر کسی کمرے میں بے ہوش پڑے ہوئے ہوں گے۔ فلیٹ تو خالی ہی محسوس ہو گا"....... صالحہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر وہ دونوں آگے بڑھیں لیکن ابھی وہ دوسرے کمرے کے دروازے پر نہ پہنچی تھیں کہ اچانک انہیں اپنے عقب میں ہلکی سی سرسراہٹ کی آواز سنائی دی۔ وہ دونوں تیزی سے مڑی ہی تھیں کہ بے اختیار اچھل پڑیں کیونکہ کی ہول سے ہلکے سفید رنگ کے دھوئیں کے مرغولے سے مسلسل اندر داخل ہو رہے

تھے۔

" گیس۔ سانس بند کر لو"....... جولیا نے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے اپنے ذہن میں یکلخت دھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی۔ البتہ اس نے ذہن کے مکمل طور پر تاریک ہونے سے پہلے ساتھ کھڑی صالحہ کو بھی لڑکھڑا کر نیچے گرتے دیکھ لیا تھا اور پھر اس کے ذہن پر سیادہ چادر سی پھیل گئی تھی۔ پھر جس طرح اس کے ذہن پر سیاہ چادر پھیلی تھی اسی طرح وہ چادر غائب ہوتی چلی گئی اور اس کے جسم میں درد کی تیز لہریں دوڑیں تو اس کا سویا ہوا شعور بے اختیار جاگ اٹھا۔ اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اس نے بے اختیار اٹھنا چاہا لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا اور اسے محسوس ہو گیا کہ وہ اس فلیٹ کے کمرے کی بجائے ایک بڑے سے تہہ خانے میں راڈز میں جکڑی ہوئی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے ساتھ ہی کرسی پر راڈز میں جکڑی ہوئی صالحہ بھی موجود تھی اور ایک آدمی اس کے قریب کھڑا اس کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔ کمرے میں سوائے ان راڈز والی دو کرسیوں کے اور کوئی فرنیچر نہ تھا البتہ سامنے دیوار کے ساتھ چار پانچ عام سی کرسیاں بھی رکھی ہوئی تھیں۔ اسی لمحے انجکشن لگانے والا واپس مڑا۔

" ہم کہاں ہیں"....... جولیا نے اس سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ چونک کر جولیا کی طرف مڑا اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ سی

پھیلتی چلی گئی۔

" تم پاور اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر کے ٹارچنگ روم میں ہو اور یہ بتا دوں کہ تمہاری اور تمہاری اس ساتھی کی بہتری اسی میں ہو گی کہ جب چیف میجر وکٹر تم سے جو کچھ بھی پوچھے تو تم اسے سب کچھ بتا دینا ورنہ وہ انتہائی ظالم اور سفاک آدمی ہے۔ وہ تمہاری خوبصورتی اور جوانی پر رحم کھانے کی بجائے تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دے گا"...... اس آدمی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

جولیا نے راڈز کو چیک کرنا شروع کر دیا اور پھر چند ہی لمحوں بعد اسے معلوم ہو گیا کہ راڈز کھولنے اور بند کرنے کا سسٹم سامنے دیوار میں نصب سوئچ پینل پر ہے۔ اس نے دونوں پیر موڑ کر کرسی کے پایوں کے ساتھ لگا کر چیکنگ شروع کر دی۔ اسے کسی ایسی باہر نکلی ہوئی تار کی تلاش تھی جسے توڑ کر وہ اس سسٹم کو بریک کر سکتی لیکن باوجود کوشش کے کوئی ایسی تار اسے نہ مل سکی۔ اسی لمحے صالحہ بھی ہوش میں آ گئی۔

" یہ ہم کہاں ہیں۔ کیا مطلب۔ وہ فلیٹ اور یہ کرسیاں"۔ صالحہ کی حیرت بھری آواز سنائی دی تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

" ہم اس وقت پاور اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر کے ٹارچنگ روم میں ہیں اور میجر وکٹر ہم سے پوچھ گچھ کرنے آ رہا ہے اور یہ دھمکی بھی دی گئی ہے کہ اگر ہم نے سب کچھ خود ہی نہ بتایا تو وہ ظالم اور سفاک

آدمی ہمارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دے گا"...... جولیا نے کہا اور صالحہ کے چہرے پر حیرت کے مزید تاثرات ابھر آئے۔

" لیکن میجر وکٹر تو اس کیتھرائن کے فلیٹ میں تھا اور ہم بھی وہاں گئی تھیں"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ ہمیں باقاعدہ ٹریپ کیا گیا ہے۔ انہیں کسی بھی طرح معلوم ہو گیا کہ ان کا یہ فلیٹ ٹریس کر لیا گیا ہے۔ شاید عمران نے جو فون کال کی تھی اس کو چیک کیا گیا ہے اور پھر انہوں نے باقاعدہ ہمارے لئے وہاں جال بچھا دیا۔ فلیٹ پہلے خالی کر دیا گیا۔ ہم نے خالی فلیٹ میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی اور پھر جب ہم اندر داخل ہوئیں تو انہوں نے ہم پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور ہمیں وہاں سے اٹھا کر یہاں ہیڈ کوارٹر لے آئے"...... جولیا نے اس طرح وضاحت کرتے ہوئے کہا جیسے اس میجر وکٹر کی اس ساری کارروائی میں وہ خود بھی شامل رہی ہو۔

" ہاں۔ ایسا ہی ہوا ہو گا۔ پھر اب"...... صالحہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" پھر۔ اب کیا۔ ہم نے میجر وکٹر سے ہی ملنا تھا۔ وہاں نہ سہی یہاں مل لیں گے"...... جولیا نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا۔

" لیکن اب ہماری یوں قیدیوں جیسی پوزیشن کا کیا ہو گا"۔ صالحہ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" پوزیشن کا کیا ہے۔ اسے کسی بھی لمحے تبدیل کیا جا سکتا

ہے"....... جولیا کے لہجے میں گہرا اطمینان تھا اور صالحہ حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

"کیا بات ہے۔ تم ضرورت سے زیادہ مطمئن ہو۔ کیا تم نے راڈز کھولنے کی کوئی ترکیب سوچ لی ہے"....... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے چیکنگ کی ہے۔ راڈز آف آن کرنے کے سوئچ سامنے دیوار پر نصب سوئچ پینل پر ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نے کرسی کے پایوں کو بھی پیروں سے چیک کیا ہے کہ کوئی باہر رہنے والی تار مل جائے تو اس سسٹم کو بروقت بریک کیا جاسکے لیکن ایسی کوئی تار نہیں ملی"....... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کے باوجود تم اس قدر مطمئن ہو۔ اس کی وجہ"....... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اسے جولیا کے اس حد تک اطمینان پر حیرت ہو رہی تھی۔ جولیا اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑی۔

"صالحہ۔ اصل بات یہ ہے کہ پریشان ہونے سے کیا یہ راڈز کھل جائیں گے"....... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ لیکن پریشانی تو بہرحال ہوتی ہی ہے۔ وہ لوگ کسی بھی لمحے ہم پر فائر کھول سکتے ہیں"....... صالحہ نے کہا۔

"تو کیا ہو گا۔ زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ ہم مر جائیں گے۔ تو پھر۔ بہرحال ایک دن مرنا تو ہے۔ پھر اس میں پریشان ہونے والی

کون سی بات ہے"....... جولیا نے کہا تو صالحہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"لگتا ہے تمہارے اندر عمران کی روح حلول کر گئی ہے"۔ صالحہ نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا چونک پڑی۔

"روح حلول کر گئی ہے۔ کیا مطلب۔ یہ بات تم نے کیسے کہہ دی"....... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ میں نے اسے بھی ایسے حالات میں اسی طرح مطمئن دیکھا ہے اور اسی طرح کی باتیں وہ بھی کرتا ہے لیکن اُس وقت تم انتہائی پریشان نظر آتی ہو اور اب جبکہ عمران یہاں موجود نہیں ہے تو تم اس کی طرح مطمئن نظر آرہی ہو اور اسی طرح کی باتیں کر رہی ہو"....... صالحہ نے کہا۔

"عمران جس انداز میں کام کرتا ہے اور جس انداز میں سوچتا ہے وہ واقعی قابل تقلید ہے۔ جب تک عمران ساتھ ہو مجھے واقعی پریشانی رہتی ہے کہ اگر کسی لمحے غلطی ہو گئی تو پوری ٹیم ختم ہو جائے گی۔ پوری ٹیم اس پر اندھا اعتماد کرتی ہے۔ اب جبکہ ہم نے یہ سب کچھ کرنا ہے تو مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے"....... جولیا نے کہا تو اس بار صالحہ ہنس پڑی۔

"عجیب منطق ہے تمہاری۔ بہرحال ہمیں کچھ نہ کچھ تو سوچنا ہی ہو گا۔ میں چیک کرتی ہوں تار"....... صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھی اپنی جوتی کی مدد سے کرسی کے پائے چیک کرنے شروع

کر دیئے۔

" نہیں۔ کوئی تار نہیں ہے"....... صالحہ نے کہا۔

" پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنے ذہن کو مطمئن رکھو۔ مطمئن ذہن زیادہ گہرائی میں سوچ سکتا ہے۔ جب خطرہ سر پر آ جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور کوئی نہ کوئی راستہ نکال دے گا۔ پریشان ذہن مزید پریشان تو ہو سکتا ہے پریشانی کو ختم کرنے کے بارے میں کچھ نہیں سوچ سکتا"....... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور صالحہ نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور دو مشین گن بردار اندر داخل ہوئے اور دروازے کی دونوں سائیڈوں پر دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔ ان دونوں کی نظریں جولیا اور صالحہ پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور اس بار ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا سوٹ تھا۔ اس کے پیچھے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی تھی جس نے جینز اور جیکٹ پہنی ہوئی تھی اور اس کے سیاہ بال اس کے کاندھوں پر لٹک رہے تھے۔

" میرا نام میجر وکٹر ہے اور میں پاور اسکواڈ کا چیف ہوں اور یہ میری ساتھی ہے مس کیتھرائن۔ میں نے اس لئے اپنا اور اپنی ساتھی کا تعارف کرایا ہے تاکہ تم بھی اپنا صحیح تعارف کرا دو۔ اس طرح ہمارا اور تمہارا بہت سا قیمتی وقت بچ سکتا ہے"....... میجر وکٹر نے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ کیتھرائن

خاموشی سے اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی تھی اور وہ بھی جولیا اور صالحہ کو دیکھ رہی تھی لیکن اس کی نظروں میں استعجابی کیفیت نمایاں تھی۔

" میرا نام مارسیا ہے اور یہ میری ساتھی ہے مس جوزفین۔ ہم دونوں ایکریمین ہیں اور تل ابیب میں سیاحت کے لئے آئی تھیں۔ ہم سٹار پلازہ میں ایک خاتون کیتھرائن سے ملاقات کی غرض سے گئی تھیں لیکن جب ہم فلیٹ میں داخل ہوئیں تو ہم اچانک بے ہوش ہو گئیں اور اب ہمیں ہوش آیا ہے تو ہم یہاں اس حالت میں ہیں"....... جولیا نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ صالحہ خاموش بیٹھی رہی تھی۔

" تم ایکریمین نہیں پاکیشیائی ہو اور تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ تم مجھے سختی پر مجبور نہ کرو ورنہ میں تمہارے ان خوبصورت جسموں کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دوں گا"....... میجر وکٹر نے اس بار غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تم جس طرح چاہے تسلی کر لو۔ ہمارے بارے میں ایکریمین سفارت خانے کو اطلاع دے دو وہ خود ہی تمہاری تسلی کر دیں گے۔ تمہیں یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے"....... جولیا نے جواب دیا۔

" تمہارا یہ اطمینان بتا رہا ہے کہ تم سیاح نہیں ہو ورنہ اگر تم سیاح ہوتیں تو ہوش میں آتے ہی چیخ و پکار شروع کر دیتیں اس لئے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ غلط بیانی مت کرو"....... میجر وکٹر نے کہا تو

جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"میجر وکٹر تم نے خود بتایا ہے کہ تم کسی ادارے کے چیف ہو اور چیف بڑے متحمل مزاج ہوتے ہیں۔ کیا تم کسی بھی انداز میں ہمارے بارے میں چیکنگ نہیں کر سکتے جو ہم سے سب کچھ پوچھ رہے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے اعتراف ہے کہ سپیشل میک اپ واشر کے استعمال کے باوجود تمہارے چہروں سے میک واش نہیں ہو سکا اور تمہاری چیکنگ میں وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم کون ہو اور اب تم بتاؤ گی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان اور تمہارا لیڈر عمران کہاں ہیں اور بس"...... میجر وکٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اگر تم واقعی چیف ہو تو پھر ایک کام کرو۔ تم جو چاہو گے ہم بتا دیں گے"...... اچانک جولیا نے کہا تو میجر وکٹر اور کیتھرائن کے ساتھ ساتھ صالحہ بھی چونک پڑی۔ شاید اس طرح جولیا کا سب کچھ بتا دینے پر آمادہ ہو جانا اس کے لئے بھی حیرت انگیز ثابت ہوا تھا۔

"کیا کام"...... میجر وکٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہمیں ان راڈز سے آزاد کرو۔ یہاں بے شک پچاس ساٹھ مسلح افراد اکٹھے کر لو تاکہ اگر تمہارے ذہن میں یہ بات ہو کہ ہم مافوق الفطرت قسم کی مخلوق ہیں اور خالی ہاتھ تمہیں اور تمہارے مسلح افراد کا صرف پھونکیں مار کر خاتمہ کر دیں گے۔ پھر ہم تمہارے

سوالوں کا جواب دے سکتی ہیں ورنہ نہیں۔ یہ اس لئے کہ اس طرح ہماری انا کو بہرحال وقتی تسکین ضرور پہنچے گی کہ ہم نے جبر کے تحت کچھ نہیں بتایا۔ باقی رہی یہ بات کہ گو ہم تمہیں بتا دیں گی اور تم پاکیشیائی ایجنٹوں کو نقصان پہنچا لو گے تو یہ بات ذہن سے نکال دو۔ اگر وہ لوگ اتنے ہی تر نوالہ ہوتے تو تم سے پہلے اسرائیل کی کئی طاقتور ایجنسیاں ان کے مقابلے میں اس طرح ناکام نہ ہوتیں"۔ جولیا نے کہا۔

"تم ایسے ہی بتا دو۔ میرا وعدہ ہے کہ تمہیں آزاد کر دیا جائے گا"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ باوجود وضاحت کے تمہارے دل و دماغ میں لاشعوری طور پر ہم سے خوف موجود ہے۔ پہلے تو یہ بات سن لو کہ ہمارا کوئی عملی تعلق پاکیشیائی ایجنٹوں سے نہیں ہے اور نہ ہی ہمارا اس فیلڈ سے کوئی تعلق ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تو پھر تمہارا ان سے کیا تعلق ہے"...... میجر وکٹر نے چونک کر قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہی جو تمہارا اور مس کیتھرائن کا تعلق ہے۔ مردوں کی یہ کمزوری ہے کہ وہ اپنی دوست لڑکیوں کو ہر طرح کے حالات میں اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ شاید اس طرح ان کی مردانہ انا کو تسکین ملتی ہے"...... جولیا نے جواب دیا تو میجر وکٹر کے ساتھ ساتھ کیتھرائن بھی چونک پڑی۔

"سنو لڑکی۔ مجھے چکر دینے کی کوشش فضول ہے۔ تم صرف ان راڈز سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہ سب کچھ کہہ رہی ہو"۔ میجر وکٹر نے کہا۔

"اگر ایسا ہے تو چلو تمہیں بھی یہ اجازت ہے کہ تم ہمارے دونوں ہاتھ ہمارے عقب میں رسی سے باندھ دینا لیکن ہم سے برابری کی سطح پر بیٹھ کر بات کرو"....... جولیا نے کہا۔

"سوری۔ مجھے تمہاری یہ آفر قبول نہیں ہے"....... میجر وکٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھایا تو عقب میں موجود ایک مشین گن بردار تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا قریب آگیا۔

"یس سر"....... اس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس لڑکی پر اس وقت تک کوڑے برساؤ جب تک اس کے منہ سے اصل بات باہر نہ آجائے اور اگر یہ مرجائے تو پھر دوسری لڑکی پر یہی کارروائی دوہراؤ"....... میجر وکٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"....... اس آدمی نے جواب دیا اور پھر مڑ کر وہ واپس اپنی جگہ پر گیا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن اپنے ساتھی کو دے دی اور خود تیز تیز قدم اٹھاتا ایک دیوار میں نصب الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ لڑکی آخر کیوں اس انداز میں اپنے آپ کو آزاد کرانا چاہتی ہے"....... اچانک کیتھرائن نے پہلی بار میجر وکٹر سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ دونوں بہرحال ایجنٹ ہیں اس لئے یہ چانس لینا چاہتی ہیں"....... میجر وکٹر نے جواب دیا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ دونوں چانس لے سکتی ہیں"۔ کیتھرائن نے منہ بناتے ہوئے کہا تو میجر وکٹر چونک پڑا۔

"تمہارا کیا مطلب ہے۔ کیا انہیں آزاد کر دیا جائے"....... میجر وکٹر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے اسی بات پر تو حیرت ہو رہی ہے وکٹر کہ دو لڑکیاں چاہے ایجنٹ ہی کیوں نہ ہوں یہ تمہارے ہیڈ کوارٹر میں خالی ہاتھ کیا کر لیں گی۔ تم ان کی تلاشی لے چکے ہو۔ یہاں مسلح افراد بھی موجود ہیں۔ یہ بھی اور ہم دونوں بھی عملی طور پر فیلڈ کے لوگ ہیں اس کے باوجود تم ان سے خوفزدہ ہو"....... کیتھرائن نے کہا تو میجر وکٹر نے ہاتھ اٹھا کر اس آدمی کو جولیا کی طرف بڑھنے سے روک دیا جو الماری سے کوڑا نکال کر اب اسے ہوا میں چٹخاتا ہوا جولیا کی طرف بڑھ رہا تھا اور وہ میجر وکٹر کے اشارے پر ٹھٹھک کر وہیں رک گیا۔

"لیکن اس کی کیا ضرورت ہے کہ ان کی بات مانی جائے"۔ میجر وکٹر نے کہا۔

"اگر بغیر تشدد کے یہ تمہیں بتا دیتی ہیں اور اس طرح ان کی تسکین ہو جاتی ہے تو آخر اس میں حرج کیا ہے"....... کیتھرائن نے کہا۔

"سوری کیتھرائن۔ میں ان کے معاملے میں کوئی رسک نہیں لینا

چاہتا۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں اس لئے میں نے ان کے لئے
خصوصی راڈز کا بندوبست کیا ہے جو ان کے جسموں کے مطابق اس
قدر تنگ ہیں کہ یہ حرکت بھی نہ کر سکیں اور ان کا آپریشن سسٹم
بھی ان سے فاصلے پر ہے ورنہ شاید یہ اب تک ان راڈز سے نجات
حاصل کر چکی ہوتیں"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"راڈز ہمارے راستے میں رکاوٹ نہیں بن سکتے میجر وکٹر۔ ہم
نے تو اس لئے تم سے یہ بات کی تھی کہ ہم صرف یہ چاہتی تھیں کہ
نہ کہا جائے کہ ہم سے جبراً معلومات حاصل کر لی گئی ہیں"...... جولیا
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مارٹی۔ اپنا کام کرو۔ خواہ مخواہ وقت ضائع ہو رہا ہے"...... میجر
وکٹر نے اس کوڑابردار سے کہا۔

"یس سر"...... کوڑابردار نے کہا اور ایک بار پھر آگے بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ میں بتا دیتی ہوں۔ خواہ مخواہ تشدد سہنے کا کوئی فائدہ
نہیں ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو میجر وکٹر کے چہرے
پر یکلخت فاتحانہ تاثرات ابھر آئے۔ اس نے ایک بار پھر ہاتھ اٹھا کر
اس کوڑابردار کو روک دیا۔

"شکر کرو۔ تمہیں بروقت عقل آ گئی ہے"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"اب کیا خیال ہے۔ تمہاری کوشش تو کامیاب نہیں ہو سکی۔ اب
بتا دوں"...... اچانک جولیا نے کیتھرائن سے مخاطب ہو کر ایسے لہجے
میں کہا جیسے وہ بھی وکٹر کی بجائے اس کی ساتھی ہو تو کیتھرائن اور

میجر وکٹر دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو"...... کیتھرائن نے
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو مطلب تمہاری سمجھ میں آئے وہی سمجھ لو۔ بہرحال میں تشدد
سہنا نہیں چاہتی اس لئے میں بتا رہی ہوں"...... جولیا نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

"بہت خوب۔ تم واقعی بے حد ذہین لوگ ہو۔ تم اب مجھے
کیتھرائن سے مشکوک کر کے وقت حاصل کرنا چاہتی ہو۔ بہت
خوب۔ لیکن تمہارا یہ داؤ اس لئے ناکام ہو گیا ہے کہ کیتھرائن کو میں
اچھی طرح جانتا ہوں"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"یہ۔ یہ واقعی انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ حیرت ہے"۔
کیتھرائن نے کہا لیکن ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ اچانک جولیا
کی ٹانگ بجلی کی سی تیزی سے اٹھی اور دوسرے لمحے اس کے تقریباً
سامنے کھڑا ہوا کوڑا بردار مارٹی پنڈلی پر ضرب کھا کر بے اختیار چیختا
ہوا آگے کی طرف جھکا ہی تھا کہ جولیا کی دوسری ٹانگ پہلے سے زیادہ
تیزی سے حرکت میں آئی اور اس نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے مارٹی
کے اس ہاتھ پر ضرب لگائی جس میں اس نے کوڑا پکڑا ہوا تھا اور مارٹی
چیختا ہوا پیچھے کی طرف ہٹا جبکہ اس کے ہاتھ سے کوڑا نکل کر ہوا میں
اس طرح گھومتا ہوا دروازے کے ساتھ سوئچ پینل کے سامنے
کھڑے مشین گن بردار کے سینے سے جا ٹکرایا جیسے اس کے ساتھ پتھر

باندھ کر اسے پوری قوت سے گھما کر ہوا میں چھوڑ دیا جائے۔ دوسرے لمحے اس آدمی کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی کھٹاک کھٹاک کی آوازیں کمرے میں گونج اٹھیں تو جولیا اور صالحہ دونوں کے جسموں کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے اور جولیا بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر میجر وکٹر اور کیتھرائن سے جا ٹکرائی جبکہ صالحہ اس سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی اس آدمی کی طرف بڑھی جو اب جھک کر فرش پر گرنے والی مشین گن اٹھا رہا تھا۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے اور اس قدر حیرت انگیز انداز میں ہوا کہ جب تک وہ سب سنبھلتے کمرہ مشین گن کی ریٹ ریٹ اور مارٹی اور اس کے مسلح ساتھی کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا جبکہ اس کے ساتھ ہی جولیا جو کیتھرائن اور میجر وکٹر دونوں کو بیک وقت اٹھنے سے روکنے کی کوشش میں مصروف تھی کسی گیند کی طرح اچھل کر ایک طرف ہٹ گئی اور اس نے دوڑ کر دوسری مشین گن جھپٹ لی۔

"خبردار۔ اگر حرکت کی تو"...... جولیا نے مشین گن کی نال وکٹر اور کیتھرائن کی طرف کرتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو اٹھتے ہوئے وہ دونوں وہیں اس طرح ساکت ہو گئے جیسے جادو کی چھڑی گھما کر کسی جادوگر نے انہیں پتھر کے بتوں میں تبدیل کر دیا ہو اور اس کے ساتھ ہی ان کے عقب میں موجود صالحہ نے مشین گن کی نال ان کے جسموں سے لگا دی۔

"اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ اور ہاتھ اٹھا کر دیوار کی طرف منہ کر لو۔ جلدی کرو ورنہ"...... جولیا نے کہا اور وہ دونوں اس طرح اٹھے جیسے فلم کو سلوموشن میں چلایا جائے تو کردار حرکت کرتے ہیں۔

"تم۔ تم"...... میجر وکٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کچھ کہنا چاہا۔

"منہ بند کرو اور ہاتھ اٹھا کر دیوار کی طرف منہ کر لو"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا تو ان دونوں نے ہاتھ اٹھائے اور پھر وہ سائیڈ پر موجود دیوار کی طرف بڑھ گئے۔

"جوزفین۔ ان کی تلاشی لو"...... جولیا نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور صالحہ نے مشین گن کاندھے سے لٹکائی اور تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگی۔ ابھی وہ ان کے قریب پہنچی ہی تھی کہ یکلخت وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے مڑے اور دوسرے لمحے صالحہ جیسے ہوا میں اڑتی ہوئی ایک دھماکے سے جولیا سے آ ٹکرائی اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے فرش پر گری ہی تھیں کہ میجر وکٹر بجلی کی سی تیزی سے جولیا کے ہاتھ سے نکل کر فرش پر گرنے والی مشین گن کی طرف جھپٹا جبکہ کیتھرائن اچھل کر ان کی طرف آئی لیکن اس سے پہلے کہ کیتھرائن ان کے قریب پہنچتی صالحہ ایک بار پھر اڑتی ہوئی دھماکے سے اس سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی جولیا بجلی کی سی تیزی سے تڑپی اور دوسرے لمحے وہ جھک کر مشین گن اٹھاتے ہوئے میجر وکٹر سے توپ سے نکلنے والے گولے کی طرح ٹکرائی اور وہ اسے کافی دور

تک فرش پر رگیدتی چلی گئی۔ میجر وکٹر نے سنبھل کر اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے اوپر موجود جولیا کو عقب میں پھینکنا چاہا لیکن جولیا کے دونوں گھٹنے یکلخت پوری قوت سے اس کے پیٹ پر پڑے اور اس کے ساتھ ہی جولیا عقب میں قلابازی کھا گئی۔ میجر وکٹر کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے بھی اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے سر پر جولیا کی لات پوری قوت سے لگی اور اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑا ہی تھا کہ جولیا بجلی کی سی تیزی سے جھکی اور اس کے ساتھ ہی اس کی کھڑی ہتھیلی کا وار تقریباً اٹھ کر بیٹھتے ہوئے وکٹر کی گردن کے عقبی طرف پڑا اور میجر وکٹر ایک بار پھر چیخ مار کر سائیڈ پر جا گرا اور اس کے ساتھ ہی جولیا نے اچھل کر اس کی کنپٹی پر ٹانگ کی بھرپور ضرب لگائی اور اس بار میجر وکٹر کراہتا ہوا پلٹا اور پھر اس کے ہاتھ پیر ڈھیلے پڑتے چلے گئے جبکہ صالحہ اور کیتھرائن دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ابھی تک بھوکی بلیوں کی طرح لڑنے میں مصروف تھیں۔ جولیا میجر وکٹر کی طرف سے مطمئن ہو کر صالحہ کی مدد کے لئے آگے بڑھنے ہی لگی تھی کہ کمرہ کیتھرائن کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا اور وہ ایک دھماکے سے فرش پر گر کر صرف چند لمحے تڑپی اور پھر ساکت ہو گئی۔ صالحہ اس کی گردن پکڑ کر اسے مخصوص انداز میں گھما کر نیچے پٹخ دینے میں کامیاب ہو گئی تھی اور اب وہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔

"آؤ۔ اس میجر وکٹر کو اٹھا کر راڈز میں جکڑ دیں۔ جلدی کرو"۔ جولیا نے کہا تو صالحہ سرہلاتی ہوئی آگے بڑھی۔ پھر ان دونوں نے فرش پر بے ہوش پڑے میجر وکٹر کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈال دیا جبکہ صالحہ نے دوڑ کر سوئچ پینل پر موجود سرخ رنگ کے دونوں بٹن پریس کر دیئے اور کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی دونوں کرسیوں میں راڈز نمودار ہو گئے۔

"کمرے کی اندر سے چٹخنی لگا دو"...... جولیا نے صالحہ سے کہا اور صالحہ تیزی سے دروازے کی طرف مڑی اور اس نے اندر سے کمرے کی چٹخنی لگا دی۔ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے باہر والوں کو یہ علم ہی نہ ہو سکا تھا کہ اندر کیا ہو رہا ہے۔ وہ ظاہر ہے یہی سمجھتے رہے تھے کہ میجر وکٹر کیتھرائن، جولیا اور صالحہ سے پوچھ گچھ میں مصروف ہیں۔ کیتھرائن کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔ وہ دونوں اس کی طرف متوجہ ہی نہ تھیں۔ جولیا نے آگے بڑھ کر راڈز میں جکڑے ہوئے میجر وکٹر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

"آئی ایم سوری جولیا۔ مجھے اندازہ ہی نہ تھا کہ یہ اس طرح پلٹ پڑیں گے"...... صالحہ نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان باتوں کو چھوڑو۔ ہم نے جلد از جلد ان سے معلومات بھی حاصل کرنی ہیں اور یہاں سے نکلنا بھی ہے اور یہ ہیڈ کوارٹر ہے کوئی عام سی رہائش گاہ نہیں ہے"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں ہاتھ ہٹا کر پیچھے ہٹ گئی کیونکہ اب میجر وکٹر کے جسم میں

حرکت کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو گئے تھے۔ جولیا نے مڑ کر دروازے کے قریب پڑا ہوا کوڑا اٹھایا اور ایک بار پھر وہ میجر وکٹر کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی جبکہ صالحہ اب مشین گن اٹھائے وہیں ان دونوں کے قریب ہی کھڑی تھی۔ چند لمحوں بعد میجر وکٹر کی آنکھیں کھلیں اور اس نے لاشعوری طور پر کراہتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز اس کے جسم پر اس قدر تنگ تھے کہ وہ معمولی سی حرکت کرنے سے بھی قاصر تھا۔ ظاہر ہے اس نے یہ راڈز خصوصی طور پر تنگ کروائے تھے تاکہ جولیا اور صالحہ ان سے رہائی حاصل نہ کر سکیں اور میجر وکٹر کا جسم بھاری تھا اس لئے اب ان راڈز میں جکڑے جانے کے بعد اس کے لئے معمولی سی حرکت کرنا بھی ممکن نہ رہا تھا۔

"تم۔ تم۔ یہ تم نے یہ سب کچھ کیسے کر لیا"...... میجر وکٹر نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے پاس تمہارے سوالوں کے جواب دینے کے لئے وقت نہیں ہے میجر وکٹر۔ میں نے تو کوشش کی تھی کہ تم سے اچھے ماحول میں بات چیت ہو جائے لیکن تم نے یہ موقع ضائع کر دیا اور اپنی ساتھی لڑکی کیتھرائن کی جان بھی ضائع کرائی اور اب خود بھی تم اس حالت میں موجود ہو۔ بہرحال تم مجھے صرف اتنا بتا دو کہ ایرو میزائل لیبارٹری کہاں ہے لیکن خیال رکھنا کہ تمہیں اپنی بات کنفرم کرانی ہو گی۔ میرا وعدہ رہا کہ اگر تم یہ سب کچھ بتا دو تو ہم تمہاری جان بخش دیں گی۔ اس کے بعد اگر تم سے ہمارے خلاف کچھ ہو سکے تو

ضرور کر لینا"...... جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں لیکن تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیتھرائن ہلاک ہو گئی ہے۔ ویری سیڈ۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ تم ان راڈز سے نجات حاصل کر سکتی ہو۔ بہرحال تم سے جو ہو سکتا ہے کر لو میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا اور تم اس وقت پاور اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر میں ہو اس لئے تمہارا یہاں سے زندہ بچ کر جانا ناممکن ہے اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم مجھے چھوڑ دو۔ میرا وعدہ کہ میں کیتھرائن کی موت کو فراموش کر دوں گا اور تم دونوں کو خاموشی سے باہر نکال دوں گا"...... میجر وکٹر نے کہا۔

"سوری میجر وکٹر۔ تم کو بہرحال سب کچھ بتانا پڑے گا۔ باقی رہا تمہارا یہ ہیڈ کوارٹر تو یہاں سے نکلنا ہمارا اپنا کام ہے اس لئے آخری بار کہہ رہی ہوں کہ ایرو میزائل لیبارٹری کا حدود اربعہ بتا دو"۔ جولیا نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم"...... میجر وکٹر نے کہا تو جولیا کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کے ہاتھ میں موجود کوڑا شائیں کی آواز کے ساتھ ہی میجر وکٹر کے جسم سے ٹکرایا تو میجر وکٹر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔

"بولو۔ جلدی بولو"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ اس طرح حرکت میں آ گیا جیسے کوئی مشین حرکت میں آ گئی ہو

اور کمرہ میجر وکٹر کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا اور شاید چوتھے یا پانچویں کوڑے پر اس کی گردن ڈھلک گئی۔ اس کا جسم کوڑے کی خوفناک ضربات سے زخموں سے بھر گیا تھا۔

"رک جاؤ جولیا۔ کیا کر رہی ہو۔ یہ ابھی مر جائے گا"...... یکلخت صالحہ نے تیزی سے آگے بڑھ کر جولیا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا جو میجر وکٹر کی گردن ڈھلک جانے کے باوجود اس پر مسلسل کوڑے برسائے چلی جا رہی تھی۔

"یہ خود ہی ہوش میں آجائے گا اور خود ہی سب کچھ بتائے گا"۔ جولیا نے اپنا بازو چھڑاتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ۔ میری بات سن لو۔ ہم یہاں شدید خطرے میں ہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ باہر موجود افراد ان لوگوں کی یہاں زیادہ دیر موجودگی سے پریشان ہو جائیں یا کسی بڑی شخصیت کا فون آجائے اور وہ یہاں آجائیں۔ ہمیں سب سے پہلے یہاں اپنے آپ کو محفوظ کر لینا چاہئے اس کے بعد اس سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"۔ صالحہ نے کہا۔

"یہ ہیڈ کوارٹر ہے صالحہ۔ یہاں ہم سب کو ہلاک نہیں کر سکتے بلکہ ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا اس لئے پہلے معلومات پھر کوئی اور بات"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ہاتھ گھما دیا اور اس بار کوڑا پڑتے ہی میجر وکٹر نے چیختے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"تم۔ تم جو چاہو کر لو۔ میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا"...... میجر وکٹر نے ہوش میں آتے ہی چیخ کر کہا تو جولیا کا اٹھتا ہوا ہاتھ رک گیا۔

"تم واقعی خاص تربیت یافتہ ہو ورنہ میرا خیال تھا کہ تم نے صرف فوج میں انٹیلی جنس کی تربیت لی ہو گی جو اتنی پاورفل نہیں ہوا کرتی اس لئے اب تم سے دوسرے انداز میں نمٹنا ہو گا"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھی۔ اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کوڑے کو میجر وکٹر کے سر کے گرد مخصوص انداز میں لپیٹنا شروع کر دیا۔

"جو مرضی آئے کر لو۔ میرا ریشہ ریشہ کاٹ دو لیکن"...... میجر وکٹر نے رک رک کر کہا لیکن جولیا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور کوڑے کو مخصوص انداز میں لپیٹنے میں مصروف رہی۔ پھر اس نے اس کی کنپٹی پر مخصوص گانٹھ دی اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوڑے کے اس حصے کو جسے ہاتھ میں پکڑا جاتا ہے مخصوص انداز میں بل دینا شروع کر دیا۔ اس سے میجر وکٹر کے سر کے گرد موجود کوڑا تنگ ہونا شروع ہو گیا۔ ابھی جولیا نے چند ہی بل دیئے ہوں گے کہ کمرہ میجر وکٹر کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ صالحہ دروازے کے قریب کھڑی حیرت سے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہی تھی۔ جولیا مسلسل بل دیتی چلی گئی اور چند لمحوں بعد میجر وکٹر کے حلق سے نکلنے والی چیخیں اس کے حلق میں ہی دم توڑ گئیں۔ اس کی آنکھیں بند

ہو چکی تھیں اور چہرے کا رنگ اس قدر سرخ ہو گیا تھا کہ جیسے اس کے سارے جسم کا خون اس کے چہرے پر جمع ہو گیا ہو۔

" بتاؤ کہاں ہے ایرو میزائل لیبارٹری۔ بولو"...... جولیا نے کوڑے کو آہستہ سے مزید بل دیتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" آمان دریا کے کنارے پر آمان بجلی گھر کے نیچے"۔ میجر وکٹر کے حلق سے اس طرح الفاظ رک رک کر نکلنے لگے جیسے وہ باری باری لفظوں کو دھکیل کر باہر نکال رہا ہو۔

" اس کی حفاظت کس کے ذمہ ہے"...... جولیا نے پوچھا۔ وہ کوڑے کو ہلکا سا بل بھی دیتی چلی جا رہی تھی۔

" پاور اسکواڈ کے ذمے۔ کیپٹن جانسن اس فیکٹری میں موجود ہے۔ وہاں کی سیکورٹی کو ہٹا دیا گیا ہے اور وہاں کیپٹن جانسن ایکشن گروپ کے ساتھ موجود ہے۔ وہ بظاہر سیکورٹی ہے لیکن وہ"...... میجر وکٹر بولتے بولتے یکلخت رک گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن سائیڈ پر ڈھلک گئی تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور بل کھولنے شروع کر دیئے۔

" کیا ہوا۔ یہ ہلاک ہو گیا ہے کیا"...... صالحہ نے پوچھا۔

" نہیں۔ لاشعور پر زیادہ دباؤ پڑ جانے کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا ہے لیکن اب یہ ہوش میں آئے گا تو اس کا ذہنی توازن درست نہیں ہو گا"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوڑا کھول کر اسے ایک طرف پھینک دیا۔

" کیا اس نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے"...... صالحہ نے کہا۔

" ہاں۔ اب اسے گولی مارنی ہو گی۔ اب ہم نے یہاں سے نکلنا ہے۔ میں اس لئے یہ طریقہ استعمال نہ کرنا چاہتی تھی کیونکہ اس طرح بہت کم معلومات حاصل ہو سکتی ہیں اور آدمی کا لاشعور ہمیشہ کے لئے بریک کر جاتا ہے۔ ابھی میں نے اس سے یہاں سے نکلنے کا راستہ بھی معلوم کرنا تھا۔ بہرحال اب ہمیں خود ہی یہ سب کچھ کرنا ہو گا"۔ جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے صالحہ کے ہاتھ سے مشین گن لی اور دوسرے لمحے کمرہ ریٹ ریٹ کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ میجر وکٹر کے جسم نے چند جھٹکے کھائے اور پھر بے حس و حرکت ہو گیا۔ جولیا نے ایک طویل سانس لیا۔

" اس طرح جکڑے ہوئے آدمی پر گولیاں برسانا مجھے قطعاً پسند نہیں ہے لیکن کیا کروں مجبوری تھی"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اب کیا کرنا ہے ہمیں۔ کچھ نہ کچھ سوچنا ہو گا"...... صالحہ نے کہا۔

" ہمیں پہلے یہاں کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کرنا ہوں گی کیونکہ ہمیں قطعاً معلوم نہیں ہے کہ اس کمرے کے باہر کیا پوزیشن ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ پہلے باہر جا کر کسی کو اغوا کر کے اندر لایا جائے اور اس سے معلومات حاصل کی جائیں"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح مزید وقت لگ جائے گا اور ہم پھنس بھی سکتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہم باہر نکلیں اور جس طرح بھی راستہ مل سکے راستہ تلاش کر کے یہاں سے نکلیں"...... صالحہ نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ چٹخنی کھولو۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔ جولیا نے کہا تو صالحہ نے ہاتھ اوپر کر کے چٹخنی آہستہ سے ہٹائی اور پھر دروازے کی ناب گھما کر اس نے بھاری دروازہ آہستہ سے کھولا۔ جولیا نے باہر جھانکا تو باہر ایک راہداری تھی جس کے اختتام پر سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ سیڑھیوں کا اختتام کسی برآمدے میں ہوتا نظر آ رہا تھا اور باہر سے کئی آدمیوں کے باتیں کرنے کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں اور یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کچھ لوگ آ جا رہے ہوں۔

"آؤ"...... جولیا نے آہستہ سے کہا اور پھر ہاتھ میں مشین گن پکڑے وہ اس کمرے سے نکلی اور دیوار کے ساتھ چلتی ہوئی سیڑھیوں تک پہنچ گئی۔ صالحہ بھی اس کے انداز میں اس کے پیچھے آ رہی تھی پھر ان دونوں نے سیڑھیاں چڑھنا شروع کر دیں۔

"آخر باس نے اتنی دیر اندر کیوں لگا دی ہے"...... اچانک ایک مردانہ آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی اور وہ دونوں ٹھٹھک کر رک گئیں۔

"باس تفصیلات حاصل کر رہا ہو گا"...... دوسری آواز سنائی دی۔

"میرا خیال ہے کہ اتنی دیر پھر بھی نہیں لگ سکتی"...... وہی پہلی

آواز سنائی دی۔

"تم اپنا خیال اپنے تک رکھو راشیل۔ باس ان معاملات میں بے حد سخت ہے ایسا نہ ہو کہ الٹا لینے کے دینے پڑ جائیں"...... دوسری آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔ جولیا نے ذرا سا سر باہر نکال کر جھانکا اور پھر سر پیچھے کر لیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وہ برآمدہ نہ تھا بلکہ راہداری تھی جس کے ایک طرف بند دیوار تھی جبکہ دوسری طرف دو مسلح افراد موجود تھے اور اس راہداری میں کمروں کے دروازے بھی تھے۔ ان سب سے انسانی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

"اب اور کوئی چارہ نہیں ہے سوائے فائر کھولنے کے۔ آؤ"۔ جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے مارٹن کہ باس نے انہیں ہلاک کر دیا ہو گا اور اب وہ سائیڈ وے میں ہو گا"...... راشیل نے کہا۔

"اس خیال کی وجہ"...... دوسری آواز سنائی دی جسے مارٹن کے نام سے پکارا گیا تھا۔

"وجہ تو مجھے معلوم نہیں ہے لیکن میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ باس ٹارچنگ روم میں موجود نہیں ہے"...... راشیل نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم باز نہیں آؤ گے۔ آؤ چل کر چیک کر لیتے ہیں"۔ مارٹن نے کہا۔

"لیکن کس طرح چیک کریں گے۔ کمرہ تو ساؤنڈ پروف ہے"۔ راشیل نے کہا۔ ادھر جولیا نے صالحہ کو واپس چلنے کا اشارہ کیا اور وہ دونوں انتہائی محتاط لیکن تیزی سے سیڑھیاں اتریں اور پھر اسی طرح تیزی سے واپس اس کمرے میں پہنچ گئیں۔ جولیا نے جلدی سے دروازہ بند کر دیا لیکن اس نے اس میں معمولی سی جھری رکھ دی تھی تاکہ باہر کے ماحول کو بھی چیک کیا جا سکے اور آوازیں بھی اندر آتی رہیں۔ چند لمحوں بعد انہیں سیڑھیاں اترتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔

"کی ہول سے کان لگا کر اندر کی آوازیں واقعی سنی جا سکتی ہیں۔ تم ٹھیک کہہ رہے تھے"۔ راشیل کی آواز سنائی دی اور جولیا سمجھ گئی کہ وہ کیا پروگرام بنا کر آئے ہیں۔ اس نے مڑ کر صالحہ کو اشارہ کیا۔

"ارے یہ کیا۔ یہ دروازہ تو کھلا ہوا ہے۔ پوری طرح بند بھی نہیں ہے۔ کیا مطلب"...... اسی لمحے قریب سے مارٹن کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور پھر دروازہ آہستہ سے کھلنے لگا۔ اسی لمحے جولیا نے یکلخت ایک جھٹکے سے دروازہ کھول دیا اور دوسرے لمحے وہ دونوں اچھل کر چیختے ہوئے سامنے فرش پر جا گرے تو صالحہ نے بجلی کی سی تیزی سے دروازہ بند کر کے چٹخنی لگا دی۔ وہ دونوں نیچے گر کر تیزی سے اٹھنے ہی لگے تھے کہ جولیا کے ہاتھ میں موجود مشین گن سے ریٹ ریٹ کی آوازیں سنائی دیں اور ان میں سے ایک آدمی چیختا ہوا اچھل کر واپس فرش پر گرا اور تڑپنے لگا جبکہ دوسرا بت بنا بیٹھا رہ گیا۔ اس

کا چہرہ البتہ ہلدی سے بھی زیادہ زرد پڑ گیا تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... جولیا نے مشین گن کا رخ اس کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مارٹن۔ مارٹن"...... مارٹن کی حالت واقعی انتہائی دگرگوں نظر آ رہی تھی۔ شاید اپنے ساتھی کے اس طرح بے دردی سے ہلاک ہونے اور پھر کرسی پر پڑی ہوئی میجر وکٹر کی لاش اور کمرے میں بکھری ہوئی کیتھرائن اور دو آدمیوں کی لاشوں نے اس کے ذہن کو خوف کی شدت سے مفلوج کر دیا تھا۔ اس کا چہرہ اس طرح ہلکے ہلکے کانپ رہا تھا جیسے اسے جاڑے کا بخار چڑھ آیا ہو۔

"اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو مارٹن تو وہ سائیڈ وے بتاؤ جو یہاں سے نکل کر ہیڈ کوارٹر سے باہر جاتا ہے ورنہ میں ٹریگر دبا رہی ہوں"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ میں۔ میں بتا دیتا ہوں۔ مم۔ مجھے مت مارو"...... مارٹن نے بے اختیار دونوں ہاتھ جوڑ کر کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ واقعی حد سے زیادہ خوفزدہ ہو گیا تھا۔

"بتاؤ۔ اٹھو اور اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ تمہیں جان بچانے کا آخری موقع مل رہا ہے۔ چلو"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا تو مارٹن اٹھا۔ اس کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں لیکن پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا اور پھر وہ اس الماری کی طرف بڑھ گیا جس سے کوڑا نکالا گیا تھا۔ جولیا مشین گن لئے اس کے سر پر موجود تھی۔ الماری کے سب سے

نچلے خانے میں ہاتھ ڈال کر اس نے عقبی طرف لگا ہوا ایک ہک کھینچ
تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی اس کمرے کے ایک کونے کا فرش اوپر ک
اٹھ گیا۔ وہاں سے سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔
"چلو ہمارے ساتھ۔ جلدی کرو"...... جولیا نے کہا اور پھر مارٹن
کو ساتھ لے کر وہ دونوں ہی سیڑھیاں اتر کر ایک کمرے میں پہنچیں۔
یہاں دیوار کی جڑ میں پیر مار کر مارٹن نے دیوار ہٹائی تو دوسری طرف
ایک راہداری نظر آئی جس کے اختتام پر پانی کی ہلکی سی آواز سنائی
دے رہی تھی۔ پھر وہ تینوں اس راہداری میں چلتے ہوئے جب اس
کے اختتام پر پہنچے تو وہاں ایک بہت بڑا گٹر موجود تھا اور جولیا نے بے
اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ ٹارچنگ روم سے
لاشیں پھینکنے کے لئے یہ راستہ بنایا گیا ہے۔ گٹر کافی بڑا تھا اور اس کی
تہہ میں گندا پانی خاصی مقدار میں موجود تھا۔
"مجھے واپس جانا ہے۔ تم آگے چلی جاؤ۔ تھوڑی دور سیڑھی اوپر جا
رہی ہے۔ اوپر گٹر کا دہانہ ہے۔ وہ ہیڈ کوارٹر سے باہر ہے۔ اگر میں
واپس نہ گیا تو پھر وہ سمجھ جائیں گے کہ میں نے تمہیں باہر نکالا ہے
اور میرا کورٹ مارشل ہو جائے گا"...... مارٹن نے کہا۔
"ٹھیک ہے جاؤ"...... جولیا نے کہا تو مارٹن نہ صرف خوشی سے
اچھل پڑا بلکہ تیزی سے واپس پلٹا اور تیز تیز قدم اٹھا کر واپس جانے لگا
تھا کہ جولیا نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور ریٹ ریٹ کی بھیانک
آوازوں کے ساتھ مارٹن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے تنگ سی سُر

گونج اٹھی۔
"یہ آواز اوپر پہنچ جائے گی"...... صالحہ نے کہا۔
"آؤ۔ اس کی ہلاکت ضروری تھی ورنہ یہ واپس جا کر سب کچھ بتا
دیتا اور ہمیں فوراً گھیر لیا جاتا"...... جولیا نے کہا اور پھر وہ گٹر کی
سائیڈ پر موجود خشک جگہ پر پیر رکھتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھتی چلی
گئی۔ اس کے پیچھے صالحہ بھی تھی۔ گٹر میں اندھیرا تھا لیکن چونکہ ان
کی آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کی اب تک عادی ہو چکی تھیں اس
لئے تھوڑی دور جا کر انہیں واقعی لوہے کی سیڑھی اوپر جاتی دکھائی
دے گئی اور وہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچ گئیں۔ دہانے پر لوہے کا
خصوصی ڈھکن موجود تھا لیکن جولیا اور صالحہ دونوں نے مشترکہ زور
لگا کر آخرکار ڈھکن الٹا دیا اور وہ دونوں باہر آ گئیں۔ یہ جگہ بلڈنگوں
کے عقب میں واقع گلی تھی۔ انہوں نے کاندھوں پر موجود مشین
گنیں واپس گٹر کے پانی میں پھینک دیں اور پھر گٹر کا دہانہ بند کر کے
وہ تیز تیز قدم اٹھاتیں عقبی گلی سے ایک لمبا چکر کاٹ کر ایک
معروف سڑک پر پہنچ گئیں۔ ان کے چہرے مسرت سے جگمگا رہے
تھے کہ نہ صرف وہ ایرو میزائل لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر چکی
تھیں بلکہ پاور اسکواڈ کے چیف میجر وکٹر کو ہلاک کر دینے کے باوجود
صحیح سلامت وہاں سے نکل آنے میں کامیاب ہو گئی تھیں اور پھر
ٹیکسیاں بدل بدل کر اور مختلف روٹس کی بسوں میں سفر کر کے وہ
اس کالونی میں پہنچ گئیں جہاں ایک کوٹھی میں ان کے ساتھی موجود تھے

اسرائیل کے صدر اپنے آفس میں بیٹھے سرکاری کاموں میں مصروف تھے کہ میز پر پڑے ہوئے سرخ رنگ کے ہاٹ لائن فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صدر بے اختیار چونک پڑے کیونکہ ہاٹ لائن صرف ایمرجنسی کی صورت میں استعمال کی جاتی تھی اس لئے ہاٹ لائن فون کی گھنٹی کا مطلب تھا کہ کوئی ایمرجنسی ہے۔ انہوں نے جلدی سے رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... صدر نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جناب میں آپ سے فوری ملاقات چاہتا ہوں۔ پاور اسکواڈ کے سلسلے میں ایمرجنسی ہے"...... دوسری طرف سے وزیراعظم کی بے چین اور قدرے گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوکے۔ آجائیں"...... صدر نے کہا اور رسیور رکھ کر انہوں نے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر

دیئے۔

"پی اے سر"...... دوسری طرف سے ان کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"پرائم منسٹر تشریف لا رہے ہیں۔ جب وہ میٹنگ روم میں پہنچ جائیں تو مجھے اطلاع دیں"...... صدر نے کہا اور پھر بغیر دوسری طرف سے بات سنے انہوں نے رسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وزیراعظم کا لہجہ بتا رہا تھا کہ پاور اسکواڈ کو کوئی ناگہانی مسئلہ درپیش آگیا ہے اور اس کی وجہ بھی وہ جانتے تھے کہ اس کی وجہ لامحالہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہی ہو سکتی ہے۔

"کاش۔ کوئی تو ان لوگوں کو روک سکے۔ کیا اسرائیل اور پوری دنیا کے یہودیوں میں ایک آدمی بھی ایسا نہیں ہے"...... صدر نے اونچی نشست کی کرسی سے سر ٹکاتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ ان کے انداز میں ہلکی سی مایوسی تھی۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد سفید فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... صدر نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جناب وزیراعظم صاحب میٹنگ روم میں تشریف لا چکے ہیں"...... دوسری طرف سے ان کے پی اے کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوکے"...... صدر نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھے اور اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جہاں سے وہ میٹنگ روم میں پہنچ سکتے

تھے۔ چھوٹی سی راہداری سے گزر کر جب وہ میٹنگ روم میں داخل ہوئے تو وہاں صوفے پر بیٹھے ہوئے وزیراعظم استقبالیہ انداز میں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تشریف رکھیں۔ آپ کچھ زیادہ ہی پریشان دکھائی دے رہے ہیں"...... صدر نے رسمی جملوں کے بعد اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ پاور اسکواڈ کے چیف میجر وکٹر کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... وزیراعظم نے کہا تو صدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"میں پہلے سے ہی اس بات کی توقع کر رہا تھا۔ بہرحال کیا تفصیل ہے"...... صدر نے کہا۔

"سر۔ تفصیل کے مطابق پاور اسکواڈ کے چیف میجر وکٹر سٹار پلازہ میں اپنی دوست لڑکی اور ایک خصوصی سیکشن کی انچارج مس کیتھرائن کے فلیٹ میں موجود تھے کہ انہوں نے ہیڈ کوارٹر کال کر کے وہاں سے آدمی منگوائے اور انہیں بتایا کہ یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی دو لیڈیز سیکرٹ ایجنٹ بے ہوشی کے عالم میں موجود ہیں۔ انہیں ہیڈ کوارٹر منتقل کرنا ہے تاکہ ان سے ان کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھ گچھ کی جا سکے۔ جس پر ہیڈ کوارٹر سے ایک ٹیم وہاں گئی اور ان دونوں کو ہیڈ کوارٹر لا کر راڈز والی کرسیوں میں جکڑ دیا گیا۔ وہ گیس سے بے ہوش تھیں۔ انہیں ہوش میں لایا گیا اور ج

میجر وکٹر اور مس کیتھرائن دو مسلح افراد کے ساتھ ٹارچنگ روم میں گئے تاکہ ان سے معلومات حاصل کی جا سکیں۔ یہ ٹارچنگ روم ساؤنڈ پروف ہے۔ بہرحال جب انہیں وہاں کافی دیر ہو گئی اور اس کی واپسی نہ ہوئی تو ہیڈ کوارٹر کے انچارج جیکب کو تشویش ہوئی۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں گیا تو دروازہ اندر سے لاکڈ تھا اور پھر باوجود زور زور سے دروازہ کھٹکھٹانے کے جب اندر سے نہ ہی دروازہ کھولا گیا اور نہ کوئی رسپانس ملا تو انہوں نے مخصوص بم کی مدد سے دروازہ ہی اڑا دیا۔ اندر ٹارچنگ روم مقتل بنا ہوا تھا۔ میجر وکٹر ایک کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا موجود تھا۔ اس کا جسم کوڑوں کی ضربات سے شدید زخمی تھا۔ وہ شاید کوڑوں کی شدید ضربات سے ہلاک ہو گیا تھا۔ کیتھرائن کی لاش فرش پر پڑی تھی۔ اسے فائرنگ سے ہلاک کیا گیا تھا جبکہ دو آدمیوں کی لاشیں بھی اندر موجود تھیں جنہیں فائرنگ کر کے ہلاک کیا گیا تھا اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ باہر راہداری میں موجود دو پہرے داروں میں سے ایک کی لاش بھی اندر موجود تھی اور اس کمرے کا وہ خفیہ راستہ کھلا ہوا تھا جو ایک گٹر میں جا کر نکلتا تھا اور وہاں دوسرے پہرے دار کی لاش موجود تھی۔ اس کی پشت پر گولیاں برسائی گئی تھیں اور گٹر خالی تھا۔ بہرحال ایسے نشانات وہاں موجود تھے کہ وہ لوگ گٹر کا ڈھکن کھول کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ یہ دونوں عورتیں تھیں۔ مجھے اطلاع دی گئی تو میں پہلے وہاں خود گیا اور میں نے ساری صورت حال دیکھنے

کے بعد آپ کو کال کیا اور یہاں آیا ہوں"...... وزیراعظم نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کا قائم کردہ پاور اسکواڈ کا ہیڈ کوارٹر پاکیشیا سیکرٹ سروس کی دو لیڈیز ایجنٹوں سے ہی مات کھا گیا۔ یہ بتائیں کہ میجر وکٹر کو معلوم تھا کہ ایرو میزائل لیبارٹری کہاں ہے"...... صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ معلوم تھا"...... وزیراعظم نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ عورتیں یہ معلومات لے گئی ہیں اور اب لامحالہ وہ اس لیبارٹری پر حملہ کریں گے"...... صدر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"یس سر۔ اب یہ ڈسکس کرنا ضروری ہے سر کہ اب مزید کیا لائحہ عمل بنایا جائے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"کیا آپ پاور اسکواڈ کو مزید قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ کیا آپ کی نظروں میں ایسا کوئی آدمی موجود ہے جو میجر وکٹر سے زیادہ صلاحیتوں کا مالک ہو"...... صدر نے کہا۔

"سر۔ میجر وکٹر بہترین آدمی تھا لیکن اس کی بدقسمتی کہ وہ اس انداز میں ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے اسسٹنٹ تو ہیں لیکن میں کسی کے بارے میں کچھ گارنٹی کے ساتھ نہیں کہہ سکتا۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو بے شک پاور اسکواڈ کو ختم کر دیا جائے لیکن پھر کسے سامنے لایا جائے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"پاور اسکواڈ پر آپ نے خاصی رقم خرچ کر دی ہے اور باقی ایجنسیوں کو بھی ہم پہلے کئی بار آزما چکے ہیں۔ جیوش چینل بھی اب بے کار ہو چکی ہے البتہ اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ"...... صدر نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا اور پھر انہوں نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"ملٹری سیکرٹری سر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ٹارگ جہاں کہیں بھی ہوں انہیں فوری میٹنگ روم میں بھجوائیں"...... صدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کرنل ٹارگ تو پریذیڈنٹ ہاؤس کے سیکورٹی چیف ہیں"۔ پرائم منسٹر نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ گزشتہ دنوں میں اس کی فائل پڑھ رہا تھا کہ مجھ پر ایک نیا انکشاف ہوا کہ کرنل ٹارگ ایکریمیا کی بلیک ایجنسی کے بڑے معروف سیکرٹ ایجنٹ رہے ہیں اور انہوں نے کئی بار بین الاقوامی مشنز میں بھی اقوام متحدہ کی خصوصی ٹیم میں شامل ہو کر کام کیا ہے اور انہوں نے کئی مشنز مغربی ایشیا میں بھی سرانجام دیئے ہیں۔ میرے ذہن میں فوراً خیال آیا کہ کرنل ٹارگ کی صلاحیتوں کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف آزمایا جائے لیکن چونکہ فوری طور پر کوئی ایسی سیٹ نہ تھی اس لئے میں خاموش ہو گیا تھا لیکن اب انہیں پاور اسکواڈ کا چیف بنایا جا سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ میجر

ڈکٹر سے زیادہ موثر ثابت ہو سکتے ہیں"...... صدر نے کہا۔
" یس سر"...... پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی جس کا چہرہ بھی خاصا بڑا اور انتہائی سنجیدہ تھا اندر داخل ہوا اور اس نے باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

" یس سر۔ حکم سر"...... کرنل ٹارگ نے سیلوٹ کر کے انتہائی مؤدبانہ انداز میں کہا۔

" تشریف رکھیں"...... صدر نے ایک سائیڈ پر موجود کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" تھینک یو سر"...... کرنل ٹارگ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کیا آپ بلیک ایجنسی کے دور میں کبھی پاکیشیا بھی کسی مشن پر گئے ہیں"...... صدر نے کہا۔

" نو سر"...... کرنل ٹارگ نے جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" تشریف رکھیں اور بیٹھ کر ہی جواب دیں"...... صدر نے کہا۔

" تھینک یو سر"...... کرنل ٹارگ نے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

" کیا آپ نے کافرستان میں مشن مکمل کئے ہیں"...... صدر نے پوچھا۔

" یس سر۔ دو مشنز میں نے وہاں کئے ہیں اور دونوں میں کامیاب رہا ہوں سر"...... کرنل ٹارگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا یہ مشن کرنل فریدی کے خلاف تھے"...... صدر نے کہا تو کرنل ٹارگ بے اختیار اچھل پڑا۔

" نو سر۔ کرنل فریدی تو اب کافرستان میں نہیں ہوتے سر۔ وہ تو اسلامی سیکورٹی کونسل سے اٹیچ ہو چکے ہیں۔ ہاں سیکرٹ سروس کے چیف شاگل ہیں"...... کرنل ٹارگ نے جواب دیا۔

" کیا آپ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں معلومات حاصل ہیں"...... صدر نے پوچھا۔

" یس سر۔ بہت اچھی طرح سر"...... کرنل ٹارگ نے جواب دیا۔

" کیا اس کے لئے کام کرنے والے ایجنٹ علی عمران کے بارے میں آپ جانتے ہیں"...... صدر نے پوچھا۔

" یس سر۔ میں اس سے دو بار مل بھی چکا ہوں۔ ایکریمیا میں ملاقات ہوئی تھی۔ وہ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے لیکن"...... کرنل ٹارگ بات کرتے کرتے جب رک گیا تو صدر اور وزیراعظم دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

" کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ اعلیٰ حکام کے سامنے اس انداز میں بات نہیں کی جاتی"...... وزیراعظم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" آئی ایم سوری سر۔ میرا مقصد ہرگز کوئی سسپنس پیدا کرنا نہ

تھا بلکہ میں لیکن کے بعد اس لئے رک گیا تھا کہ مجھے اس معاملے میں ذاتی رائے دینی بھی چاہئے یا نہیں"...... کرنل ٹارگ نے جواب دیا۔

"آپ بتائیں۔ کیا ذاتی رائے ہے آپ کی عمران کے متعلق"۔ صدر نے کہا۔

"عمران واقعی انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ وہ بروقت اور برموقع کام کرتا ہے اور اپنی عقل اور معلومات کو درست انداز میں استعمال کرتا ہے لیکن اس کے باوجود اس کا خاتمہ انتہائی آسانی سے کیا جا سکتا ہے"...... کرنل ٹارگ نے جواب دیا تو اس بار صدر اور وزیراعظم دونوں چونک پڑے۔

"اچھا۔ وہ کیسے"...... صدر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"جناب وہ پلاننگ بنانے میں کافی وقت لگا دیتا ہے اور پلاننگ اس انداز میں بناتا ہے کہ جیسے شطرنج کھیلی جا رہی ہو۔ اس کی نظر نہ صرف ہر مہرے پر ہوتی ہے بلکہ اسے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر مختلف چالیں کھیلی جائیں تو پھر اسے کیا کرنا ہو گا اور جب وہ پلان بنا لیتا ہے تو پھر اس پر انتہائی تیز رفتاری سے عمل کرتا ہے اس لئے اگر اس کی پلاننگ بنانے کے دوران اس پر ریڈ کر دیا جائے تو پھر وہ درست انداز میں مقابلہ نہیں کر سکتا"...... کرنل ٹارگ نے جواب دیا۔

"لیکن اگر اس کے ٹھکانے کا علم ہی نہ ہو تو"...... صدر نے کہا۔

"جو اس کا ٹارگٹ ہو گا وہاں وہ لازماً پہنچے گا اور اس ٹارگٹ کے خلاف وہ پلاننگ بنائے گا اس لئے اگر ٹارگٹ کا علم ہو تو اس تک پہنچا جا سکتا ہے"...... کرنل ٹارگ نے جواب دیا۔

"آپ نے ایکریمیا کی بلیک ایجنسی کیوں چھوڑی تھی"۔ صدر نے کہا۔

"جناب۔ اس کی اصل وجہ بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس ہی بنی تھی۔ ایکریمیا کے ایک مشن کے دوران میرا ٹکراؤ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو گیا تھا۔ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس پر ایک لحاظ سے فوقیت حاصل کر لی تھی کہ ایجنسی کے اعلیٰ حکام نے مجھے سب کچھ چھوڑ کر واپس آنے کا حکم دیا۔ میں نے انہیں بہت سمجھایا کہ یہ موقع ہے کہ اس سروس کے فعال سیکشن کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے لیکن وہ لوگ ان سے اس قدر مرعوب تھے کہ انہوں نے میری ایک نہ سنی اور مجھے مجبوراً واپس آنا پڑا لیکن میں نے استعفیٰ دے دیا کیونکہ میں ایسی ایجنسی میں مزید کام نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے بعد میں اپنے وطن آ گیا"...... کرنل ٹارگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اگر آپ کی صلاحیتوں کی وطن کو ضرورت ہو تو کیا آپ اس سلسلے میں کام کریں گے"...... صدر نے کہا۔

"جناب۔ میری زندگی کا ہر سانس اور میرے جسم کے خون کا ہر قطرہ میرے وطن کے لئے وقف ہے"...... کرنل ٹارگ نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"کیا آپ کو معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس وقت تل ابیب میں موجود ہے"....... صدر نے کہا تو کرنل ٹارگ بے اختیار چونک پڑا۔

"یہاں تل ابیب میں۔ اوہ۔ نہیں سر۔ مجھے تو معلوم نہیں کیونکہ میں تو پریذیڈنٹ ہاؤس کی سیکورٹی میں ہر وقت انوالو رہتا ہوں"۔ کرنل ٹارگ نے جواب دیا۔

"وہ اسرائیل کی دفاعی لیبارٹری ایرو میزائل لیبارٹری کو تباہ کرنے کا ٹارگٹ لے کر آئے ہیں۔ اسرائیل کی تمام ایجنسیاں ان کے مقابلے میں ناکام ہو چکی ہیں حتیٰ کہ ہم نے انٹیلی جنس کے معروف ایجنٹ میجر وکٹر کی سربراہی میں ایک نئی ایجنسی پاور اسکواڈ بنائی لیکن وہ بھی ان کے ہاتھوں ہلاک ہو چکا ہے"....... صدر نے کہا تو کرنل ٹارگ نے کچھ کہنے کی بجائے صرف ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا آپ اسرائیل کی خدمت کرنے کے لئے تیار ہیں"....... صدر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"یس سر۔ بسرو چشم سر"....... کرنل ٹارگ نے جواب دیا۔

"ایرو میزائل لیبارٹری پر پاور اسکواڈ نے کیا حفاظتی بندوبست کر رکھے ہیں"....... صدر نے اس بار وزیر اعظم سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ مجھے میجر وکٹر نے بتایا تھا کہ اس لیبارٹری کے اوپر منی ایٹمی بجلی گھر ہے اس کی سیکورٹی کے افراد کو فارغ کر دیا گیا

اور ان کی جگہ پاور اسکواڈ کے ایکشن شعبے کے سربراہ جانسن اور اس کے سیکشن کے آدمیوں نے لے لی ہے۔ وہ بظاہر بجلی گھر کی سیکورٹی کے روپ میں ہیں"....... وزیر اعظم نے جواب دیا۔

"کرنل ٹارگ۔ آپ کو ایرو میزائل لیبارٹری کی سیکورٹی کا چارج دیا جاتا ہے اور جانسن اور اس کا سیکشن آپ کی ماتحتی میں کام کرے گا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس لیبارٹری کا محل وقوع معلوم ہو چکا ہے۔ اب وہ ہر صورت میں وہاں ریڈ کریں گے اور اب یہ دیکھنا آپ کا کام ہے کہ وہ اس سلسلے میں کیا پلاننگ کر سکتے ہیں اور آپ ان کی پلاننگ کو کیسے ناکام بنا سکتے ہیں۔ اگر آپ نے یہ کارنامہ سرانجام دے دیا تو پھر آپ کو پاور اسکواڈ کا چیف بنا دیا جائے گا"....... صدر نے کہا۔

"میں آپ کے اعتماد پر پورا اتروں گا سر"....... کرنل ٹارگ نے اٹھ کر باقاعدہ سیلوٹ کرتے ہوئے کہا۔

"آپ یہاں سے چارج دے کر فوری طور پر پرائم منسٹر صاحب کے آفس میں رپورٹ کریں۔ مزید بریفنگ ان سے آپ کو مل جائے گی"۔ صدر نے کہا۔

"یس سر"....... کرنل ٹارگ نے کہا اور سلام کر کے واپس مڑ گیا۔

"کرنل ٹارگ خاصا ہوشیار اور تیز آدمی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں درست طور پر کام کرے گا

اس لئے آپ اسے عارضی طور پر پاور اسکواڈ کا چیف بھی بنا دیں
صدر نے کہا۔

"جناب آپ خود حکم دے دیتے"...... وزیراعظم نے کہا۔

"نہیں۔ چونکہ پاور اسکواڈ آپ کے تحت کام کر رہی ہے اس لئے اس کو یہ حکم آپ دے سکتے ہیں۔ میں تو صرف سفارش کر سکتا ہوں"...... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کی اعلیٰ ظرفی ہے سر۔ اب مجھے اجازت"...... وزیراعظم نے اٹھتے ہوئے کہا اور صدر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا تو وزیراعظم سلام کر کے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئے۔

تل ابیب کی مشہور سیاحتی کمپنی کی جیپ پوری رفتار سے آمان بند پر بنے ہوئے جدید ترین پل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک مقامی نوجوان موجود تھا جس کا نام یوسف تھا۔ یوسف اس سیاحتی کمپنی کا ڈرائیور تھا جبکہ جیپ کی عقبی سیٹ پر جولیا اور صالحہ موجود تھیں۔ یہ دونوں ہی ایکریمی میک اپ میں تھیں اور ان کے خصوصی کاغذات ان کے لباس میں موجود تھے اور وہ دونوں انتہائی اطمینان بھرے انداز میں جیپ کی سائیڈ کھڑکیوں سے پل کا نظارہ کرنے میں مصروف تھیں۔ وہ پاور اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر سے نکل کر سیدھی اپنی رہائش گاہ پر پہنچی تھیں جہاں عمران اور اس کے ساتھی انتہائی بے چینی سے ان کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے۔ پھر جب جولیا نے وہاں ہونے والی ساری کارروائی تفصیل سے بتائی تو ان سب نے ان کی کارکردگی کی کھل کر تعریف کر دی

لیکن چونکہ عمران اور اس کے ساتھی ابھی تک پوری طرح فٹ نہ ہو سکے تھے اس لئے جولیا اور صالحہ نے یہ تجویز دی کہ وہ اس دوران اس سارے علاقے کا سروے کر لیں تاکہ لیبارٹری پر فائنل ریڈ کی باقاعدہ منصوبہ بندی کی جاسکے اور عمران نے اس تجویز کی تائید کر دی اور پھر سالار کی مدد سے انہوں نے اس مشہور سیاحتی کمپنی سے یہ جیپ اور ڈرائیور حاصل کیا اور اس وقت وہ آمان ڈیم پر موجود جدید ترین پل سے گزر رہی تھیں۔ سیاحتی کمپنی کی طرف سے دیئے گئے نقشے کے مطابق آمان ڈیم کی دوسری سائیڈ پر سیاحوں کے لئے انتہائی خوبصورت باغ، کیفے اور کلب بنایا گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی ایک منی عجائب گھر بھی تھا جہاں اس سارے علاقے سے ملنے والی قدیم دور کی چیزیں سیاحوں کی دلچسپی کے لئے رکھی گئی تھیں۔ یہ علاقہ چونکہ تل ابیب کا قدیم ترین علاقہ تھا اس لئے سیاحوں کی کثیر تعداد اس منی عجائب گھر کو دیکھنے آتی رہتی تھی۔ انہیں معلوم تھا کہ اس پارک اور آمان بجلی گھر کا فاصلہ تقریباً ایک کلومیٹر تھا اور ایک پختہ سڑک جو آمان سے ہوتی ہوئی تل ابیب کے نواحی علاقے دوما جاتی تھی۔ دوما میں ایک قدیم دور کا قلعہ تھا جو ایک کھنڈر کی صورت اختیار کر چکا تھا لیکن یہاں بھی باقاعدہ منی عجائب گھر اور سیاحوں کی دلچسپی کے لئے باقاعدہ محکمہ سیاحت کا دفتر اور گائیڈ بھی موجود رہتے تھے اور اکثر سیاح آمان سے دوما جاتے رہتے تھے اس لئے جولیا نے نقشے کو دیکھتے ہوئے اس روٹ پر جانے کا فیصلہ کیا تھا تاکہ کسی کو

ان پر شک نہ ہو سکے۔ البتہ انہوں نے سالار کی مدد سے یوسف کے ساتھ یہ پلان طے کر لیا تھا کہ بجلی گھر کے سامنے پہنچ کر جیپ میں خرابی پیدا کر دی جائے گی جسے دور کرنے میں کافی وقت لگ جائے گا۔ اس دوران وہ دونوں نیچے اتر کر اس بجلی گھر کے محل وقوع اور اس کے حفاظتی انتظامات کا جائزہ آسانی سے لے سکیں گی۔ چونکہ جولیا اور صالحہ کا پروگرام صرف سروے کرنا تھا اس لئے ان کے پاس کسی قسم کا کوئی اسلحہ نہ تھا۔ البتہ انہوں نے شیخ سالم کی طرف سے تیار کرا کر دیئے گئے خصوصی کاغذات ضرور اپنے پاس رکھے ہوئے تھے تاکہ کسی بھی چیکنگ کے دوران انہیں کسی صورت مشکوک نہ سمجھا جائے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ میجر وکٹر کی ہلاکت اور ان کے فرار کے بعد لامحالہ انہوں نے بجلی گھر کے گرد انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کئے ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہاں باقاعدہ گاڑیوں اور سیاحوں کی چیکنگ کی جا رہی ہو۔ ان دونوں نے روانگی سے پہلے نئے کاغذات کے مطابق خصوصی میک اپ کئے تھے اس لئے وہ ہر لحاظ سے انتہائی مطمئن انداز میں جیپ میں بیٹھی ہوئی تھیں۔

"میرا تو خیال تھا کہ تم فائنل کارروائی کے لئے عمران سے بات منوا لو گی لیکن مجھے لگتا ہے کہ تم فائنل کارروائی کے حق میں نہ تھی"...... صالحہ نے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"میں عمران کے موڈ کو سمجھتی ہوں۔ اس نے جس انداز میں انکار کیا تھا اس کے بعد اس سے مزید کچھ کہنا اپنا دماغ خراب کرنے کے

مترادف تھا اس لئے میں نے آئیڈیا ہی ڈراپ کر دیا۔ ویسے بھی ایسی لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے خصوصی اسلحہ اور پلاننگ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب یہ تو نہیں کہ ہم ایک بم یا میزائل مار کر لیبارٹری اڑا دیں گے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیبارٹری انڈر گراؤنڈ ہے اس لئے باہر سے تو اسے ویسے بھی تباہ نہیں کیا جا سکتا اس لئے ہمیں پہلے بجلی گھر پر قبضہ کرنا ہو گا اور پھر بجلی گھر سے لیبارٹری کے اندر جا کر کارروائی کرنا ہو گی اور میرا خیال تھا کہ ہم بجلی گھر پر قبضہ کر لیتے تو پھر لیبارٹری کی تباہی زیادہ مشکل ٹاسک نہ رہتا۔ لیکن اب کیا کیا جائے کہ تم عمران کے موڈ کو پہچاننے لگ گئی ہو"...... صالحہ نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"اتنی طویل رفاقت کے بعد بہرحال پہچان تو ہر آدمی کی ہو جاتی ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے جولیا کیا کبھی عمران نے تمہارے معاملے میں سنجیدگی بھی اختیار کی ہے یا نہیں"...... اچانک صالحہ نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"چھوڑو ان باتوں کو۔ خواہ مخواہ موڈ خراب کرنے کا فائدہ۔ عمران دراصل اس ارضی سیارے کا رہنے والا نہیں ہے۔ لازمی بات ہے کہ یہ کسی اور سیارے کی مخلوق ہے جو انسانی روپ میں یہاں موجود ہے اور اس کے اندر دل نام کی کوئی چیز نہیں ہے"...... جولیا نے

منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ عمران کسی اور سیارے کی مخلوق ہے"۔ صالحہ نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"صرف عمران ہی کیا ساری سیکرٹ سروس ہی کسی اور سیارے سے شفٹ ہو کر یہاں آئی ہوئی ہے حتیٰ کہ چیف تو شاید رہتا ہی کسی اور سیارے میں ہے ورنہ وہ یہاں رہتا تو کبھی نہ کبھی تو کسی کے سامنے آ ہی جاتا"...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو صالحہ اس کی سنجیدگی پر بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا تم سنجیدگی سے یہ سب کچھ کہہ رہی ہو"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تمہیں اب تک اس بات کا احساس نہیں ہوا۔ تم خود بتاؤ۔ تم نے کیا محسوس کیا ہے۔ گو عمران نے شروع شروع میں تمہیں مذاق مذاق میں صفدر سے نتھی کر دیا تھا لیکن اب تمہارے اندر بہرحال ایسے جذبات پیدا ہو گئے ہیں جنہیں پسندیدگی کہا جا سکتا ہے اور صفدر مردانہ وجاہت اور ذہانت میں کسی سے کم بھی نہیں ہے اور تم بھی کسی طرح بھی کسی سے کم نہیں ہو لیکن اس کے باوجود تم نے صفدر میں کبھی ایسے جذبات دیکھے ہیں جو کسی مرد کے ہو سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس لحاظ سے تو تمہاری بات درست ہے۔ صفدر واقعی کسی طرح بھی پرنس چارمنگ سے کم نہیں ہے اور تمہاری یہ بات بھی

درست ہے کہ صفدر کی طرف سے میں نے کبھی ہلکا سا التفات بھی محسوس نہیں کیا لیکن تمہاری اور عمران کی بات دوسری ہے۔ صفدر تو ایسے جذبات اور احساسات سے انکاری ہے جبکہ عمران تو کھلے عام اس کا اقرار کرتا ہے"...... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ وہ واقعی ایسا کرتا ہے لیکن یہ سب کچھ انتہائی غیر سنجیدہ انداز میں ہوتا ہے۔ اسے قطعاً اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی کہ دوسروں کے جذبات اس طرح مجروح ہوتے ہیں۔ بہرحال چھوڑو اس بات کو۔ کوئی اور بات کرو"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میڈم کیا آپ پارک میں رکیں گی یا سیدھی عجائب گھر جائیں گی"...... اسی لمحے ڈرائیور یوسف کی آواز سنائی دی۔

"پارک میں جیپ روکو۔ ہم پارک سے ہو کر پیدل ہی وہاں جائیں گے"...... جولیا نے جواب دیا اور یوسف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جیپ پارک کے لئے مخصوص وسیع و عریض پارکنگ میں جا کر رک گئی۔ وہاں پہلے سے کافی کاریں اور جیپیں موجود تھیں۔ جولیا اور صالحہ جیپ سے اتریں اور پھر اطمینان سے چلتی ہوئی پارک کی طرف بڑھ گئیں۔

"یہاں آنے کا کیا مقصد ہے۔ میں سمجھ نہیں سکی"...... صالحہ نے کہا۔

"ہماری نگرانی ہو رہی ہے"...... جولیا نے آہستہ سے کہا تو صالحہ

بے اختیار چونک پڑی۔

"نگرانی۔ اوہ۔ مجھے تو اندازہ ہی نہیں ہوا"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اطمینان سے چلو۔ چونکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف ہماری ہی نہیں ہو رہی سب کی نگرانی ہو رہی ہے۔ اوپر بلڈنگ میں باقاعدہ دوربینیں نصب ہیں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور صالحہ نے بے اختیار سر ہلا دیا۔ وہاں ہر قومیت کے خاصے سیاح موجود تھے اس لئے وہ دونوں اطمینان سے پارک میں گھومتی رہیں اور پھر عجائب گھر کی عمارت کی طرف بڑھ گئیں۔ انہوں نے عجائب گھر میں کافی وقت گزارا اور پھر واپس آ کر جیپ میں بیٹھ گئیں۔

"یس میڈم"...... یوسف نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں وہ پروگرام یاد ہے جو سالار کے ذریعے طے ہوا تھا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم۔ میں نے اس کا انتظام کر رکھا ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ لیکن میڈم یہ بتا دوں کہ وہاں آج صبح سے انتہائی سخت سیکورٹی ہے اس لئے آپ نے پوری طرح ہوشیار رہنا ہے"۔ یوسف نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ کو بیک کر کے اس کا رخ گیٹ کی طرف موڑ دیا۔

"ہم نے وہاں کچھ نہیں کرنا صرف نظروں سے جائزہ لینا ہے اور

بس"...... جولیا نے جواب دیا اور یوسف نے اثبات میں سرہلا دیا۔
تھوڑی دیر بعد جیپ خاصی تیز رفتاری سے دوما کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سڑک پر آنے جانے والی گاڑیوں کا خاصا رش تھا۔

"میڈم۔ بجلی گھر کی حدود کا آغاز ہونے والا ہے۔ میں اس کے درمیان میں جا کر جیپ روکوں گا"...... یوسف نے کہا۔

"نہیں فی الحال آگے بڑھتے رہو"...... جولیا نے کہا اور صالحہ حیرت سے جولیا کو دیکھنے لگی۔ لیکن وہ خاموش رہی۔ بجلی گھر کی چاردیواری عام سی تھی اور اس پر کوئی خصوصی حفاظتی انتظامات بھی نہیں تھے۔ البتہ بجلی گھر سے ملحقہ ایک فیکٹری تھی جس کی چاردیواری خاصی بلند تھی اور اوپر باقاعدہ خاردار تاریں اور اندرونی طرف سرچ لائٹس لگی ہوئی تھیں۔

"یہ کس چیز کی فیکٹری ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"معلوم نہیں میڈم۔ اندر جانا ممنوع ہے۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ یہاں کوئی خاص دفاعی آلات بنائے جاتے ہیں"...... یوسف نے جواب دیا اور صالحہ نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"میرے ذہن میں تو خیال ہے کہ اسے وڈ فیکٹری بتایا گیا تھا"۔ صالحہ نے کہا۔

"وہ اس کے ساتھ ملحقہ چھوٹی سی فیکٹری ہے جہاں فرنیچر تیار کیا جاتا ہے لیکن یہ فرنیچر صرف محکمہ دفاع کے لئے ہوتا ہے اس لئے وہاں بھی داخلہ ممنوع ہے۔ مارکیٹ کے لئے فرنیچر نہیں بنایا جاتا"۔

یوسف نے جواب دیا اور جولیا کے چہرے کے عضلات تن سے گئے لیکن اس نے کوئی بات نہ کی البتہ اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی لکیریں بتا رہی تھیں کہ وہ کچھ سوچ رہی ہے۔

"یوسف"...... اچانک جولیا نے کہا۔

"یس میڈم"...... یوسف نے بغیر مڑے جواب دیا۔

"گاڑی کو اس فرنیچر فیکٹری کے سامنے روکنا"...... جولیا نے کہا۔

"اوکے میڈم"...... یوسف نے مختصر سا جواب دیا اور پھر کچھ فاصلے پر جا کر جیپ کو جھٹکے لگنے شروع ہو گئے اور یوسف نے جیپ کو سائیڈ پر کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد جیپ ایک جھٹکے سے رک گئی۔ یوسف جیپ سے نیچے اترا اور اس نے جیپ کا بونٹ اٹھا لیا۔

"آؤ صالحہ"...... جولیا نے کہا اور جیپ سے نیچے اتر کر وہ دونوں فیکٹری کی دیوار کے ساتھ کھڑی ہو گئیں اور وہ دونوں اس انداز میں ادھر ادھر دیکھنے لگیں جیسے ویسے ہی جائزہ لے رہی ہوں۔ فیکٹری کا گیٹ قریب ہی تھا جو بند تھا اور اس کے ساتھ ہی دیوار پر باقاعدہ بورڈ لگا ہوا تھا جس پر واضح طور پر درج تھا کہ یہ فیکٹری محکمہ دفاع کے تحت ہے اور یہاں محکمہ دفاع کے لئے خصوصی فرنیچر تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہاں باقاعدہ داخلہ ممنوع ہے اور تصویر لینا ممنوع ہے کے بورڈ بھی موجود تھے۔ ابھی وہ اس فیکٹری کا جائزہ لے ہی رہی تھیں کہ اچانک پھاٹک کھلا اور دو مسلح فوجی پھاٹک سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتے جیپ کی طرف بڑھنے لگے۔

"کیا ہو گیا ہے جیپ کو"...... ایک فوجی نے یوسف سے مخاطب ہو کر قدرے کرخت لہجے میں کہا جبکہ دوسرا فوجی جولیا اور صالحہ کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔

"جناب فیول فلٹر میں گڑبڑ ہو گئی ہے۔ ٹھیک ہو جائے گی"۔ یوسف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اگر خاصی دیر لگے تو ہم ان خواتین کو اندر گارڈ روم میں بٹھا دیتے ہیں"...... اس فوجی نے کہا۔

"جناب پندرہ بیس منٹ تو بہرحال لگ ہی جائیں گے"۔ یوسف نے کہا۔

"آپ جیپ میں بیٹھیں یا پھر اندر چل کر گارڈ روم میں بیٹھیں۔ یہاں سڑک پر کھڑے ہونا ٹھیک نہیں ہے"...... اسی فوجی نے آگے بڑھ کر اس بار جولیا اور صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جیپ میں گھٹن ہے۔ یہاں تازہ ہوا ہے۔ آپ کا شکریہ"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میڈم۔ اصل میں یہاں کسی کا رکنا سیکورٹی کے تحت ممنوع ہے لیکن جیپ کی خرابی تو ایسی ہدایات کا خیال نہیں رکھتی اس لئے بہتر ہے کہ آپ اندر آ کر گارڈ روم میں تشریف رکھیں۔ جب جیپ ٹھیک ہو جائے گی تو ڈرائیور اطلاع دے دے گا"...... فوجی نے کہا۔

"لیکن یہاں تو بورڈ موجود ہے کہ اندر داخل ہونا ممنوع

ہے"...... جولیا نے کہا۔

"میں نے گارڈ روم کی بات ہے میڈم فیکٹری کی نہیں۔ آیئے"۔ فوجی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آؤ گلوریا۔ یہاں واقعی آنے جانے والے ہمیں اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے ہم کوئی تماشہ ہوں"...... جولیا نے صالحہ سے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... صالحہ نے کہا اور پھر وہ دونوں ان فوجیوں کے ساتھ چلتی ہوئی فیکٹری کے گیٹ میں داخل ہو گئیں۔ گیٹ کے ساتھ ہی گارڈ روم تھا جبکہ وسیع و عریض صحن کے بعد ایک بند عمارت تھی۔ گارڈ روم میں دو فوجی موجود تھے۔

"ادھر کمرے میں آجائیں"...... ایک فوجی نے کہا اور انہیں ایک علیحدہ کمرے میں لے آیا۔ یہاں باقاعدہ کرسیاں موجود تھیں۔

"تشریف رکھیں"...... فوجی نے کہا اور ان کے کرسیوں پر بیٹھنے کے بعد وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔ جولیا اور صالحہ خاموش بیٹھیں کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں کہ دروازہ کھلا اور وہی فوجی ہاتھوں میں مقامی مشروب کے دو گلاس اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"ارے یہ کیا تکلیف کی ہے آپ نے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"یہاں شراب ممنوع ہے ورنہ میں وہی پیش کر دیتا۔ آپ ایکریمین ہیں اور ایکریمیا میرا سب سے خوبصورت خواب ہے حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ میرا یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا لیکن

بہرحال خواب دیکھنے کا تو مجھے حق ہے"....... فوجی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسرائیل سے تو بے شمار افراد ایکریمیا جاتے رہتے ہیں۔ اسرائیلیوں کے لئے تو ایکریمیا کی پالیسی خاصی نرم ہے۔ تم بھی ایکریمیا جا سکتے ہو"....... جولیا نے گلاس لے کر اس میں موجود مقامی مشروب کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"فوجیوں کے لئے ممنوع ہے"....... فوجی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"خاصا مزیدار مشروب ہے۔ گو اس میں ہلکی سی تلخی موجود ہے لیکن اس کے باوجود خاصا لذیذ ہے"....... صالحہ نے کہا۔

"ہاں"....... جولیا نے کہا اور پھر انہوں نے مشروب پی کر خالی گلاس واپس میز پر رکھ دیئے۔

"ابھی تک گاڑی ٹھیک نہیں ہو سکی۔ کمپنی والوں کو چاہئے تھا کہ"....... جولیا نے بولتے ہوئے کہا لیکن پھر بولتے بولتے وہ بے اختیار رک گئی کیونکہ اسے محسوس ہونے لگا تھا کہ اس کا ذہن اچانک انتہائی تیزی سے گھومنا شروع ہو گیا ہے۔ اس نے خاموش ہو کر اپنے ذہن کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن پھر اس کے کانوں میں صالحہ کی حیرت بھری آواز پڑی اور اس کے ساتھ ہی اس کے احساسات جیسے منجمد سے ہو گئے۔ پھر اچانک ان منجمد احساسات میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے اور اس کا ذہن ایک بار پھر گھومنے لگا لیکن پھر وہ

آہستہ آہستہ نارمل ہوتا چلا گیا اور پھر جولیا نے آنکھیں کھول دیں لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑی لیکن یہ اچھلنا بھی بس سوچ تک ہی محدود رہا کیونکہ اس کا جسم ایک کرسی کے ساتھ رسیوں کی مدد سے بندھا ہوا تھا اور یہ وہ گارڈ روم سے ملحقہ کمرہ بھی نہ تھا۔ یہ کوئی تہہ خانہ تھا جس میں لکڑی کی کرسی پر وہ بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے تیزی سے نظریں گھمائیں تو ساتھ ہی کرسی پر صالحہ بھی رسیوں سے بندھی ہوئی بیٹھی تھی اور اس کی آنکھیں بھی آہستہ آہستہ کھل رہی تھیں۔

"یہ۔ یہ کیا ہے۔ یہ کیا مطلب۔ یہ ہم کہاں ہیں"....... جولیا نے جان بوجھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں وہ سمجھ گئی تھی کہ انہیں مشکوک سمجھ کر یہاں لایا گیا ہے اور ہو سکتا ہے کہ صالحہ نیم بے ہوشی کی حالت میں ایکریمین زبان اور لہجے کی بجائے اصل لہجے میں بات شروع کر دے اس لئے اس نے خود ہی اس انداز میں بولنا شروع کر دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہو گیا ہے۔ کیا یہ خواب ہے"۔ صالحہ کی بھی ایکریمین لہجے اور زبان میں آواز سنائی دی تو جولیا نے اطمینان بھرا سانس لیا۔

"میرا خیال ہے کہ ان فوجیوں کی نیت خراب ہو گئی ہے اور وہ ہمیں غلط مقصد کے لئے یہاں لے آئے ہیں"....... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ نہیں مارسیا۔ وہ تو انتہائی بااخلاق لوگ ہیں"...... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عجیب بات ہے۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا"...... جولیا نے کہا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ رسیوں کا جائزہ لیتی رہی لیکن رسیاں اس انداز میں باندھی گئی تھیں کہ ان کے بازو بھی کرسی کے بازوؤں پر رکھ کر باندھ دیئے گئے تھے اور نیچے پاؤں بھی کرسی کے پایوں کے ساتھ باقاعدہ بندھے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے دو کرسیاں بھی موجود تھیں۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک سیکورٹی کی مخصوص یونیفارم میں تھا جبکہ دوسرے نے سوٹ پہنا ہوا تھا۔ وہ دونوں ہی لمبے قد اور ورزشی جسم کے افراد تھے۔ وہ دونوں ان کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ دونوں کے چہروں پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ ہمیں کیوں یہاں اس انداز میں باندھا گیا ہے۔ آپ لوگ کون ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"میں پہلے اپنا تعارف کرا دوں۔ میرا نام کرنل ٹارگ ہے اور یہ میرے ساتھی میجر جانسن ہیں۔ میں پاور اسکواڈ کا چیف ہوں۔ اسی پاور اسکواڈ کا چیف جس کا پہلے میجر وکٹر چیف تھا لیکن آپ دونوں اس کے ہیڈ کوارٹر میں اسے اور اس کی ساتھی عورت کو ہلاک کر کے خفیہ راستے سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئیں۔ ہمیں معلوم ہو گیا تھا کہ آپ میجر وکٹر سے معلومات حاصل کر لینے میں کامیاب ہو چکی

ہیں اور اب آپ لازماً یہاں آئیں گی اس لئے ہم نے یہاں کی نگرانی انتہائی سخت کرا رکھی تھی۔ پھر آپ کی جیپ فیکٹری کے گیٹ پر آ کر رکی اور آپ نے نیچے اتر کر جس انداز میں جائزہ لینا شروع کیا اس نے ہمیں آپ کی طرف سے مشکوک کر دیا کیونکہ سیاح ایسی صورت میں گاڑیوں سے نیچے نہیں اترتے۔ بہرحال آپ دونوں مشکوک تھیں اس لئے آپ دونوں کو اندر لایا گیا اور پھر آپ کو مخصوص مشروب پینے کے لئے دیا گیا جس کی وجہ سے آپ دونوں بے ہوش ہو گئیں۔ اس کے بعد اس جیپ ڈرائیور کو اندر لایا گیا اور پھر اس سے پوچھ گچھ کی گئی تو اس نے آخرکار یہ بات اگل دی کہ جیپ میں کوئی خرابی نہیں ہوئی تھی بلکہ آپ نے باقاعدہ یہاں جیپ خراب ہونے اور باہر نکل کر جائزہ لینے کا پلان بنایا تھا اور آپ کے آدمی سالار جس نے یہ جیپ بک کی تھی اس ڈرائیور کو دس ہزار ڈالر دے کر اس بات پر آمادہ کیا تھا۔ اس طرح یہ بات ثابت ہو گئی کہ آپ دونوں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی وہی ایجنٹ ہیں۔ اس کے بعد پاور اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر سے ایسے آدمی بلوائے گئے جنہوں نے وہاں آپ کو دیکھا تھا۔ انہوں نے آپ کے قدوقامت کو دیکھ کر اس بات کی تصدیق کر دی کہ آپ دونوں وہی ہیں۔ پھر آپ کے کاغذات چیک کرائے گئے۔ پہلے تو ہمیں یہی رپورٹ ملی کہ کاغذات درست ہیں لیکن پھر ہم نے جب خصوصی ذرائع سے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ یہ کاغذات انتہائی بھاری معاوضے پر تیار کئے گئے ہیں۔ پھر آپ کا میک

اپ چیک کیا گیا لیکن آپ کا میک اپ واش نہیں ہو سکا جو اس بات کا مزید ثبوت ہے کہ آپ کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے کیونکہ یہ بات سب جانتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ عمران نے خصوصی جڑی بوٹیوں کی مدد سے ایسے میک اپ تیار کر رکھے ہیں جو جدید ترین میک اپ واشر سے بھی صاف نہیں کئے جا سکتے اور یہ بھی بتا دوں کہ میرا تعلق ایکریمیا کی بلیک ایجنسی سے رہا ہے جہاں میں کئی بار عمران سے نہ صرف مل چکا ہوں بلکہ دو تین بار میں نے اس کے ساتھ کام بھی کیا ہے۔ اس کے بعد آپ کو یہاں باندھ کر اب ہوش میں لایا گیا ہے"...... اس سنجیدہ اور بڑے چہرے والے سوٹ میں ملبوس آدمی نے بڑے دھیمے لیکن سرد لہجے میں تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"جب آپ یہ بات پہلے سے فرض کر چکے ہیں تو پھر آپ سے مزید کیا بات ہو سکتی ہے۔ ویسے جیپ خراب ہونے اور باہر نکل کر کھڑے ہونا اگر جرم ہے تو ہم اس جرم کا اقرار کر لیتی ہیں۔ باقی آپ نے جو کچھ کہا ہے وہ سراسر غلط ہے۔ آپ اس ڈرائیور کو ہمارے سامنے لے آئیں اور اس سے پوچھ گچھ کریں اور ہمارا رابطہ ایکریمین سفارت خانے سے کرائیں اور ہمارے سامنے ہمارے کاغذات کی جانچ پڑتال کرائیں ورنہ تو آپ جو کچھ چاہیں کہتے رہیں"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھیں مس۔ آپ کا جو بھی نام ہے میں آپ کے سامنے دو

صورتیں رکھتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ آپ دونوں کو گولی مار دی جائے اور آپ کی لاشیں غائب کر دی جائیں۔ لامحالہ جب آپ اپنے ساتھیوں کے پاس واپس نہیں جائیں گی تو آپ کے ساتھی آپ کو تلاش کرنے یہاں آئیں گے۔ اس طرح ہم ان کا سراغ لگا لیں گے اور دوسری صورت یہ کہ آپ اپنے ساتھیوں کا ٹھکانہ بتا دیں۔ میرا وعدہ کہ آپ کو ہلاک نہیں کیا جائے گا بلکہ آپ کو باقاعدہ قانون کے حوالے کر دیا جائے گا"...... کرنل ٹارگ نے کہا۔

"میرا خیال ہے کرنل صاحب کہ آپ ضرورت سے زیادہ خوش فہم واقع ہوئے ہیں۔ ہمارے نہ کوئی ساتھی ہیں اور نہ ہی ہمارا کوئی تعلق کسی ایشیائی ملک سے ہے۔ ہم تو سیاح ہیں اور بے شک آپ ایکریمیا سے معلومات حاصل کر لیں ہم وہاں ایک ادارے میں میں گذشتہ دس سالوں سے ملازم ہیں"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں آپ کی رہائش کہاں ہے"...... اچانک جانسن نے کہا تو کرنل ٹارگ بھی چونک پڑا۔

"ہوٹل سروش میں۔ کمرہ نمبر بارہ اور تیرہ میں ہم گذشتہ چار روز سے وہاں رہ رہی ہیں۔ آپ وہاں کے عملے کو بلا کر تصدیق کر سکتے ہیں۔ وہاں ہمارے بارے میں پوچھ گچھ کر سکتے ہیں"...... جولیا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"میجر جانسن۔ آپ جا کر معلومات حاصل کریں"...... کرنل

ٹارگ نے کہا۔

"یس سر"...... میجر جانسن نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"آپ کا اصل نام شاید جولیا ہے"...... کرنل ٹارگ نے اچانک کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"میرا نہیں۔ میری والدہ کا نام یہ ہے"...... جولیا نے جواب دیا تو کرنل ٹارگ بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں ایک بار آپ سے مل چکا ہوں لیکن یہ ملاقات اس انداز میں ہوئی تھی کہ آپ عمران کے ساتھ تھیں اور عمران نے آپ کا نام جولیا بتایا تھا۔ میرے ذہن میں آپ کا سراپا موجود ہے"...... کرنل ٹارگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی بات تو میں نے پہلے کہی ہے کہ آپ سب کچھ پہلے سے فرض کر چکے ہیں اس لئے اب میں مزید کیا جواب دوں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد میجر جانسن واپس آ گیا۔

"ان کی بات درست ہے۔ ہوٹل انتظامیہ نے ان کی بات کی تصدیق کر دی ہے"...... میجر جانسن نے قدرے ڈھیلے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ پھر واقعی ہم سے زیادتی ہوئی ہے۔ ٹھیک ہے انہیں رہا کر دیا جائے"...... کرنل ٹارگ نے کہا اور اٹھ کر واپس چلا گیا جبکہ میجر جانسن نے جیب سے ایک بوتل نکالی اور آگے بڑھ کر اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل کا دہانہ جولیا کی ناک سے لگا دیا۔ جولیا

نے سانس روک لیا اور بے ہوش ہونے کی اداکاری شروع کی ہی تھی کہ یکلخت اس کے ذہن پر جیسے غبار سا چھا گیا اور وہ واقعی بے ہوش ہو گئی۔ پھر جس طرح اس کے ذہن پر غبار چھایا تھا اسی طرح اس کا ذہن صاف ہوا تو وہ یہ دیکھ کر چونک پڑی کہ وہ اسی کمرے میں کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی صالحہ بھی موجود تھی اور ان کے پرس بھی سامنے میز پر پڑے ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد صالحہ بھی ہوش میں آ گئی۔

"اوہ۔ یہ۔ یہ کیا مطلب"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا اس کی بات کا کوئی جواب دیتی کمرے کا دروازہ کھلا اور وہی فوجی جس نے انہیں مشروب لا کر دیئے تھے مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"آئیے میڈم۔ آپ کی جیپ ٹھیک ہو چکی ہے"...... اس فوجی نے کہا اور واپس مڑ گیا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ صالحہ بھی خاموشی سے اٹھی اور پھر وہ دونوں گارڈ روم سے ہو کر گیٹ سے باہر آئیں تو ان کی جیپ واقعی وہاں موجود تھی اور اس کے ساتھ ہی یوسف بھی کھڑا تھا۔ یہ دونوں جیپ میں بیٹھ گئیں تو یوسف ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے بغیر کچھ کہے جیپ آگے بڑھا دی۔ صالحہ نے کچھ بولنا چاہا تو جولیا نے اس کا ہاتھ دبا دیا۔

"تم نے فوجیوں کو کیا بتایا ہے کہ تمہیں دس ہزار ڈالر دے کر

یہاں رکنے کا پلان بنایا گیا تھا"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں میڈم۔ فوجیوں نے مجھ سے پوچھ گچھ کی تو میں نے انہیں بتایا کہ میں تو سیاحتی کمپنی کا ڈرائیور ہوں اور ان خواتین نے جیپ بک کرائی ہے اور میں انہیں لے کر جا رہا تھا کہ جیپ کے آئل فلٹر میں گڑبڑ ہو گئی تھی اس لئے جیپ رک گئی تھی۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا ان دونوں خواتین نے خود جیپ بک کرائی تھی تو میں نے انہیں بتایا کہ بکنگ رجسٹر پر سالار نام کے کسی آدمی کے دستخط ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے کمپنی سے میری بات کی تصدیق کی اور پھر مجھے بٹھائے رکھا۔ اب تھوڑی دیر پہلے انہوں نے مجھے باہر جانے کی اجازت دی اور پھر آپ بھی آ گئیں"...... یوسف نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ لوگ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی خوفزدہ لگ رہے ہیں اور اب ہم عام سے سیاح بھی ان کی نظروں میں مشکوک ہیں تو پھر باقی افراد کے بارے میں ان کا کیا حال ہو گا"...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ کسی ایشیائی ملک پاکیشیا کا نام لے رہے تھے حالانکہ یہ نام میں نے سنا ہی پہلی بار ہے۔ بہرحال ان کی تسلی ہو گئی۔ یہ اچھا ہوا ہے"...... جولیا نے جواب دیا اور پھر وہ دوما کے اس پرانے قلعہ پر پہنچ کر جیپ سے اتر گئیں اور سیدھی وہاں بنے ہوئے ایک کیفے کی طرف بڑھ گئیں۔ کیفے کے کاؤنٹر سے جولیا نے ایک خالی کاغذ اٹھایا اور پھر

صالحہ کے ساتھ وہ ایک سائیڈ پر خالی میز پر آ کر بیٹھ گئی۔ ویٹر کو اس نے کافی لانے کا کہہ دیا اور پھر اس نے اس کاغذ پر لکھنا شروع کر دیا۔

"ہمارے لباس میں خفیہ آلات ہو سکتے ہیں۔ جیپ میں بھی آلات نصب ہوں گے اور ہوٹل میں بھی ایسی ہی کارروائی کی گئی ہو گی اس لئے ہوشیار رہنا۔ کوئی ایسی بات منہ سے نہ نکالنا جس سے وہ لوگ مشکوک ہو سکیں"...... جولیا نے کاغذ پر لکھ کر اسے صالحہ کے سامنے کر دیا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جولیا نے کاغذ کی گولی بنائی اور دوسرے لمحے اس نے وہ گولی اپنے منہ میں ڈال لی۔ ویٹر نے کافی سرو کر دی اور وہ دونوں خاموشی سے کافی پینے میں مصروف ہو گئیں۔ جولیا کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں ابھر آئی تھیں جبکہ صالحہ بھی یہی سوچ رہی تھی کہ اب انہیں کیا کرنا ہو گا۔ ظاہر ہے وہ ان حالات میں اپنی رہائش گاہ پر جا نہیں سکتی تھیں۔ ہوٹل کا سیٹ اپ بھی عمران نے سالار کے ذریعے پیش بندی کے طور پر کرا دیا تھا تاکہ وہ ہر قسم کے شک سے مبرا ہو جائیں لیکن اب انہیں کیا کرنا چاہئے یہ بات صالحہ کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

"میں باتھ روم میں جا رہی ہوں"...... اچانک جولیا نے اٹھ کر کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی کیفے کی سائیڈ میں بنے ہوئے باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ صالحہ سمجھ گئی کہ جولیا اپنے لباس کی چیکنگ کرنے گئی ہے۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گئی۔

"باتھ روم بالکل صاف ہے تمہاری طبیعت کے مطابق۔ چاہو تو

دیکھ سکتی ہو"...... جولیا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو صالحہ سرہلاتی ہوئی اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ ویسے وہ جولیا کا اشارہ سمجھ گئی تھی کہ اس کے لباس میں کوئی آلہ موجود نہیں ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد صالحہ بھی واپس آ گئی۔

"کچھ نہیں ہے۔ میں نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے"...... صالحہ نے واپس آکر کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اب مسئلہ یہ ہے کہ ہم کیا کریں۔ ہم واپس رہائش گاہ نہیں جا سکتیں اور وہاں فون بھی نہیں کر سکتیں کیونکہ کرنل ٹارگ منجھا ہوا ایجنٹ ہے۔ اس نے جس انداز میں ہمیں چھوڑا ہے اس سے لازماً یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ ہماری نگرانی کرا کر ہمارے ساتھیوں تک پہنچنا چاہتا ہے اس لئے بہرحال کسی نہ کسی انداز میں ہماری نگرانی کی جائے گی"...... جولیا نے آہستہ سے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ ہمارا اصل ٹارگٹ تو منی بجلی گھر کے نیچے ہے۔ پھر تم اس پر دفاعی آلات بنانے والی فیکٹری کو بھی چھوڑ کر اس چھوٹی سی وڈ فیکٹری کے سامنے کیوں رکی تھیں۔ میں تو بے حد حیران ہوئی تھی لیکن ڈرائیور کی وجہ سے خاموش رہی تھی"...... صالحہ نے کہا۔

"ایٹمی بجلی گھر پر حفاظتی انتظامات قطعاً نہ تھے جبکہ اس دفاعی آلات بنانے والی فیکٹری پر انتہائی سخت حفاظتی انتظامات تھے اور پھر اس چھوٹی وڈ فیکٹری پر موجود بورڈ اور یوسف کی اس بات نے کہ

یہاں صرف محکمہ دفاع کے لئے فرنیچر تیار ہوتا ہے، مجھے چونکا دیا تھا اور میرے ذہن میں خیال آیا تھا کہ کہیں گوام پہاڑی کی طرح منی ایٹمی بجلی گھر کے نیچے لیبارٹری کی بات بھی دھوکہ دینے کے لئے نہ ہو یا زیادہ سے زیادہ پھر یہ ہو سکتا ہے کہ اصل راستہ اس دفاعی آلات بنانے والی فیکٹری سے جاتا ہو اور اس چھوٹی فیکٹری کی موجودگی بتا رہی تھی کہ یہ بھی اسی سلسلے سے متعلق ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ پہلے اسے چیک کر لیں اور تم نے دیکھا کہ میرا اندازہ درست ثابت ہوا ہے"...... جولیا نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر میری بات مانو اور یوسف کے ذریعے اسلحہ منگوا لو پھر ہم اس فیکٹری پر ریڈ کر دیتی ہیں۔ انہیں تصور بھی نہ ہو گا کہ ہم ایسی کارروائی کر سکتی ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"لیکن اس ریڈ کا فائدہ کیا ہو گا۔ وہاں چند فوجی مارے جائیں گے اور بس۔ کیونکہ اس فیکٹری سے زیادہ سے زیادہ لیبارٹری کا راستہ جاتا ہو گا اور ہم صرف معمولی سے اسلحہ سے اس لیبارٹری کو تباہ نہیں کر سکتیں"...... جولیا نے کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے اسے اس انداز میں چونکتے دیکھ کر کہا۔

"سنو جولیا۔ میرے ذہن میں ایک آئیڈیا آیا ہے۔ اگر ہم اس بند پر موجود پل کو اس انداز میں تباہ کر دیں کہ کم از کم آنے جانے میں رکاوٹ پیدا ہو جائے تو ہم چھپ چھپا کر کسی بھی ذریعے سے واپس

اپنے ساتھیوں تک پہنچ سکتی ہیں"....... صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات ٹھیک ہے۔ لیکن اس کے لئے ہمیں انتہائی طاقتور ڈائنامیٹ وائرلیس چارجر بم اس پر پھینکنا ہو گا اور ایسا اسلحہ عام حالات میں نہیں مل سکتا"....... جولیا نے کہا تو صالحہ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"پھر ایسا ہے کہ ہم ہوٹل جائیں۔ وہاں میک اپ اور لباس تبدیل کر کے خاموشی سے نکل جائیں۔ اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے"....... صالحہ نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات سے مجھے ایک اور خیال آ رہا ہے کہ ہم کیوں نہ اس بند کو ہی اڑا دیں۔ اس سے دریائے آمان کا زبردست ریلا اس منی بجلی گھر، بڑی اور چھوٹی فیکٹری اور اس پورے علاقے کو آناً فاناً تباہ کر دے گا۔ اس طرح یہ لیبارٹری نہ صرف اوپن ہو جائے گی بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ تباہ بھی ہو جائے"....... جولیا نے کہا۔

"لیکن اس کے لئے تو شاید دس میگنٹ مخصوص پاور کے چاہئیں جبکہ تم کہہ رہی ہو کہ ایک نہیں مل سکتا"....... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ۔ ہمارا زیادہ دیر یہاں بیٹھنا بھی غلط ہے۔ قلعے کی سیر کریں۔ اس دوران میں اس آئیڈیا پر مزید غور کر لوں گی"....... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کاؤنٹر پر کافی کی پیمنٹ کی اور پھر وہ دونوں کیفے سے باہر آ گئیں۔ اب ان کا رخ اس

ویران قلعے کی طرف تھا۔ اس نے قلعے کے ساتھ ساتھ وہاں موجود عمارت کو بھی دیکھا اور اس دوران جولیا بالکل خاموش رہی۔

"کچھ فیصلہ ہوا"....... صالحہ نے واپسی پر جیپ کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہاں۔ فی الحال ہم ہوٹل جائیں گی اور پھر میک اپ اور لباس تبدیل کر کے وہاں سے فائر ڈور کے ذریعے نکل کر اپنی رہائش گاہ پر پہنچیں گی۔ اس کے بعد ہو سکتا ہے کہ رات کو ہم یہ کام کر گزریں۔ عمران ہی ایسے اسلحے کا بندوبست کرا سکتا ہے۔ ہمیں بہرحال ایسا اسلحہ دستیاب نہیں ہو سکتا"....... جولیا نے کہا۔

"لیکن میک اپ باکس اور لباس تو خریدنا پڑیں گے اور ہو سکتا ہے کہ نگرانی کرنے والوں کو اس کا علم ہو جائے"....... صالحہ نے کہا۔

"یہ کام ہم نہیں کریں گی بلکہ یوسف کرے گا۔ ہم اس دوران راستے میں کسی ہوٹل میں کھانا کھائیں گی۔ نگرانی کرنے والوں کی تمام تر توجہ ہماری طرف ہو گی۔ یوسف کی طرف نہیں"....... جولیا نے جواب دیا۔

"پھر تو جیپ میں بیٹھ کر اسے کچھ کہنے کی بجائے علیحدہ بلا کر یوسف کو ہدایات دینا ہوں گی"....... صالحہ نے کہا۔

"ہاں"....... جولیا نے جواب دیا اور پھر جب وہ پارکنگ کے قریب پہنچیں تو انہیں ایک طرف کھڑا ہوا یوسف نظر آ گیا۔ جولیا نے

اسے اشارے سے اپنی طرف بلالیا۔

"یس میڈم"...... یوسف نے قریب آکر کہا تو جولیا نے اسے سارا پلان سمجھا دیا۔

"آپ بے فکر رہیں میڈم۔ کام ہوجائے گا اور کسی کو علم تک نہ ہو گا"...... یوسف نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں جیپ میں آکر بیٹھ گئیں۔ چند لمحوں بعد جیپ واپس آمان کی طرف بڑھنے لگی۔ اب جولیا اور صالحہ دوبارہ اطمینان بھرے انداز میں جیپ میں بیٹھی ہوئی تھیں۔

کرنل ٹارگ پاور اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر میں اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی بے چینی کے آثار نمایاں تھے۔ میز کی دوسری طرف اس کا نمبر ٹو میجر جیکب مؤدبانہ انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔

"باس۔ کہیں یہ دونوں لڑکیاں نگرانی کرنے والوں کی نظروں سے سلپ نہ ہو جائیں"...... اچانک میجر جیکب نے کہا تو کرنل ٹارگ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی طنزیہ مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"تم ملٹری انٹیلی جنس میں کام کرتے رہے ہو میجر جیکب جبکہ میں نے بلیک ۶ ایجنسی میں کام کیا ہے۔ ہم لوگوں کے کام کرنے کا طریقہ کار تمہارے طریقہ کار سے خاصا مختلف ہوتا ہے۔ ہم ایک آپشن پر کام نہیں کرتے بلکہ بیک وقت کئی آپشنز سامنے رکھ کر پلاننگ

کرتے ہیں۔ وڈ فیکٹری میں چیف سیکورٹی آفیسر میجر جانسن نے بھی ایسی ہی بات کی تھی کہ میں نے ان دونوں لڑکیوں کو کیوں آزاد کر دیا ہے جبکہ ان پر تشدد کر کے ان سے معلومات حاصل کی جا سکتی تھیں لیکن مجھے معلوم ہے کہ اگر وہ واقعی ایجنٹ ہیں تو ان پر تشدد کر کے کچھ حاصل نہیں کیا جا سکتا لیکن ان کی نگرانی کر کے ان سے بہت کچھ حاصل کیا جا سکتا ہے"...... کرنل ٹارگ نے کہا۔

"تو باس کیا آپ کو شک ہے کہ وہ ایجنٹ نہیں ہیں"...... میجر جیکب نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صرف ان کی تعداد اور قدوقامت پر ہم سیاحوں کا خاتمہ نہیں کر سکتے۔ ورنہ تو شاید سینکڑوں سیاح ہمارے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے۔ ان کے کاغذات درست ثابت ہوئے ہیں۔ ان کے چہروں سے میک اپ صاف نہیں ہو سکا۔ ان کی ہوٹل میں رہائش کی تصدیق ہو گئی ہے۔ ان کے جیپ ڈرائیور سے بھی تم ملے۔ اس کے بقول کسی سالار نامی شخص نے ان کے لئے جیپ بک کرائی تھی اور کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ گو یہ بات درست ہے کہ غیر ملکی سیاحوں کے لئے مقامی اور وہ بھی مسلمان آدمی کا جیپ بک کرانا شک کا باعث بنتا ہے لیکن صرف اس معمولی سے شک کی بنا پر ان پر تشدد نہیں کیا جا سکتا تھا اس لئے میں نے دوسرا طریقہ اپنایا اور انہیں چھوڑ کر ان کی نگرانی کرانے کا فیصلہ کیا۔ اس طرح تمام حقائق خودبخود سامنے آ جائیں گے"...... کرنل ٹارگ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ لیکن اگر وہ ایجنٹ ہیں تو لامحالہ انہیں بھی اس بات کا احساس ہو گا کہ ان کو اس طرح چھوڑ کر ان کی نگرانی کی جا رہی ہے"...... میجر جیکب نے کہا۔

"ہاں۔ لازمی بات ہے۔ اسی لئے تو میں نے پہلے کہا ہے کہ ہم لوگ بیک وقت کئی آپشنز سامنے رکھتے ہیں۔ میری جگہ کوئی عام ایجنٹ ہوتا تو وہ ان دونوں لڑکیوں کے لباس میں نگرانی کرنے والے آلات لگا دیتا لیکن میں نے ایسا نہیں کیا۔ میں نے ان دونوں لڑکیوں پر کوئی آلہ استعمال نہیں کیا کیونکہ اگر وہ ایجنٹ ہوں گی تو لامحالہ وہ سب سے پہلے اپنے لباسوں کو چیک کریں گی جبکہ میں نے ان کے جیپ ڈرائیور کے لباس میں آلہ فٹ کرا دیا ہے اور جیپ کے پچھلے مڈگارڈ کے نیچے کاشنز لگوا دیا ہے اس لئے جب انہیں شک ختم ہو جائے گا تو وہ کھل جائیں گی اور جیسے ہی وہ کھلیں گی ہم انہیں چیک کر لیں گے"...... کرنل ٹارگ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سامنے رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ٹارگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل ٹارگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈیوڈ بول رہا ہوں باس۔ آپریشن روم سے۔ آپ یہاں آ جائیں۔ انتہائی اہم کاشن سامنے آیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... کرنل ٹارگ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ۔ شاید کام بن رہا ہے"...... کرنل ٹارگ نے کہا اور تیزی سے میز کے پیچھے سے نکل کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ میجر جیکب اس کے پیچھے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آپریشن روم میں پہنچ گئے جہاں دیوار کے ساتھ کئی مشینیں نصب تھیں اور ان کے سامنے آپریٹر اپنے کام میں مصروف تھے۔ ایک طرف شفاف شیشے کا بنا ہوا کمرہ تھا جس میں ایک کنٹرولنگ مشین موجود تھی جس کے سامنے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ساتھ کئی کرسیاں بھی رکھی ہوئی تھیں۔ کرنل ٹارگ تیز تیز قدم اٹھاتا اس شفاف شیشے کے بنے ہوئے کمرے میں داخل ہوا تو ادھیڑ عمر آدمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو ڈیوڈ۔ کیا بات ہے"...... کرنل ٹارگ نے کہا اور ساتھ والی خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جیپ ڈرائیور سے دونوں لڑکیوں نے بات کی ہے جو ریکارڈ ہو گئی ہے۔ یہ سن لیں"...... ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر سامنے موجود مشین کا ایک بٹن دبا دیا۔

"یوسف تم نے ایک کام کرنا ہے"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس میڈم"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہم راستے میں کسی جگہ ہوٹل میں کھانا کھائیں گی۔ تم نے اس دوران ہمارے لئے نئے لباس اور ماسک میک اپ باکس خرید

جیپ میں رکھ لینا ہے۔ کیا تم یہ کام کر سکتے ہو"...... نسوانی آواز نے کہا تو کرنل ٹارگ بے اختیار چونک پڑا اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"لباس کا ناپ نمبر بتا دیں۔ وہ تو میں لے آؤں گا میڈم لیکن یہ ماسک میک اپ باکس کہاں سے ملے گا"...... یوسف کی آواز سنائی دی اور اس نسوانی آواز نے اسے دو ناپ نمبر بتانے کے ساتھ ساتھ ایسی دکانوں کی نشاندہی کر دی جہاں سے ماسک میک اپ باکس مل سکتے تھے۔

"یس میڈم۔ آپ بے فکر رہیں آپ کا کام ہو جائے گا"۔ یوسف نے کہا۔

"اوکے۔ پھر تم نے ہمیں ہوٹل میں ڈراپ کر کے خود جیپ واپس کمپنی لے جانی ہے۔ تمہارا انعام تمہیں مل جائے گا"۔ اسی لڑکی نے کہا۔

"یس میڈم"...... یوسف نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی ٹیپ ختم ہو گئی۔

"اب تو یہ بات واضح ہو گئی ہے باس کہ یہ دونوں پاکیشیائی ایجنٹ ہیں۔ اب تو ان کو فوراً گرفتار کر لینا چاہئے"...... میجر جیکب نے جوشیلے لہجے میں کہا۔

"معلوم کرو ڈیوڈ کہ یہ دونوں اس وقت کہاں ہیں"...... کرنل ٹارگ نے میجر جیکب کی بات کا جواب دینے کی بجائے ڈیوڈ سے بات

کرتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس مسلسل رپورٹس آ رہی ہیں۔ یہ دونوں اس وقت ہوٹل اسکائی میں موجود ہیں جبکہ ڈرائیور بھی کسی دوسرے ہوٹل میں کھانا کھانے گیا ہوا ہے۔ جیپ البتہ ہوٹل اسکائی کی پارکنگ میں موجود ہے"...... ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"کیپٹن راجر سے میری بات کراؤ۔ جلدی"...... کرنل ٹارگ نے کہا تو ڈیوڈ نے سامنے موجود مشین کی ایک سائیڈ پر موجود بہت سے بٹنوں میں سے یکے بعد دیگرے چند بٹن پریس کئے اور پھر ہک سے لٹکا ہوا رسیور اٹھا کر اس نے کرنل ٹارگ کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کیپٹن راجر کالنگ"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ مشین پر بٹن دبنے سے کیپٹن راجر کو مخصوص کاشن مل گیا تھا کہ وہ ہیڈ کوارٹر سے فوری رابطہ کرے اس لئے اس نے کال کیا تھا۔

"کرنل ٹارگ اٹنڈنگ یو"...... کرنل ٹارگ نے کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اس وقت تم اور تمہارے ساتھی کہاں موجود ہیں"...... کرنل ٹارگ نے پوچھا۔

"ہاربون چوک پر ہم موجود ہیں باس"...... کیپٹن راجر نے جواب دیا۔

"ہوٹل سروش پہنچ جاؤ۔ وڈ فیکٹری والی دونوں لڑکیاں وہاں پہنچ رہی ہیں۔ اگر تو وہ نئے میک اپ اور نئے لباس میں ہوں تو تم جیپ کی وجہ سے انہیں شناخت کر سکتے ہو اور اگر وہ پہلے والے میک اپ اور لباس میں ہوں تو پھر ان کے کمروں کی اس انداز میں نگرانی کی جائے کہ وہ نئے میک اپ اور نئے لباس میں وہاں سے نکل کر جہاں بھی جائیں ان کو چیک کیا جا سکے۔ خاص طور پر فائر ڈورز چیکنگ کرانا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ خفیہ راستے سے نکل جائیں اور یہ بھی سن لو کہ یہ دونوں ایجنٹ ہیں اس لئے یہ انتہائی چوکنا اور محتاط ہوں گی اس لئے خیال رکھنا کہ انہیں کسی طرح بھی نگرانی کا شک نہیں ہونا چاہئے۔ ہوٹل سے نکل کر جہاں بھی جائیں ان کی نگرانی کرنا اور پھر فوری طور پر ہیڈ کوارٹر اطلاع دے دینا"...... کرنل ٹارگ نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ سن لو کہ میں کسی طرح بھی ناکامی کی رپورٹ نہیں سنوں گا"۔ کرنل ٹارگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"بے فکر رہیں باس"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور کرنل ٹارگ نے مائیک کے ساتھ لگے ہوئے بٹن کو آف کر کے رسیور واپس ڈیوڈ کی طرف بڑھا دیا جس نے اسے ہک پر لٹکا کر بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔

"تمہاری بات کا اب جواب دیتا ہوں میجر جیکب کہ ان دونوں

کی فوری گرفتاری سے ان کی نگرانی زیادہ مفید ہو گی۔ یہ لامحالہ
میک اپ اور لباس تبدیل کر کے اپنے ساتھیوں کے پاس جائیں گی
اور اس طرح ان کے ساتھیوں کی رہائش گاہ ہماری نظروں میں آ
جائے گی۔ اس کے بعد ہم اطمینان سے ان کے خلاف فائنل آپریشن
کر کے ان کا خاتمہ کر دیں گے"...... کرنل ٹارگ نے اس بار میجر
جیکب سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس۔ آپ واقعی مختلف انداز میں سوچتے ہیں"...... میجر
جیکب نے کہا اور کرنل ٹارگ بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں اپنے آفس میں جا رہا ہوں۔ راجر کی کال وہاں ڈائریکٹ کر
دینا اور ایکشن گروپ کے میجر جیکارڈ کو الرٹ کر دو۔ اسے کسی بھی
وقت ٹارگٹ دیا جا سکتا ہے"...... کرنل ٹارگ نے اٹھتے ہوئے
کہا۔

"یس باس"...... میجر ڈیوڈ نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ
ہی میجر جیکب بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر کرنل ٹارگ تو واپس اپنے
آفس میں آ گیا جبکہ میجر جیکب اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا۔

"ایک بار نشاندہی ہو جائے پھر میں دیکھوں گا کہ یہ لوگ کہاں
جاتے ہیں"...... کرنل ٹارگ نے کرسی پر بیٹھ کر خود کلامی کے سے
انداز میں کہا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد فون کی
گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ٹارگ نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل ٹارگ نے کہا۔

"راجر لائن پر ہے باس"...... دوسری طرف سے ڈیوڈ کی آواز
سنائی دی۔

"ہاں۔ کراؤ بات"...... کرنل ٹارگ نے کہا۔

"ہیلو باس۔ راجر بول رہا ہوں۔ دونوں لڑکیاں پرانے لباس اور
پرانے روپ میں ہوٹل سروش پہنچیں اور پھر اپنے کمروں میں چلی
گئیں۔ جیپ انہیں چھوڑ کر واپس چلی گئی۔ میں نے پورے ہوٹل کی
نگرانی شروع کرا دی اور میرے دو آدمی وہاں کمروں کی نگرانی کرتے
رہے۔ تھوڑی دیر بعد ایک کمرے سے ایک لڑکی مقامی میک اپ اور
نئے لباس میں کمرے سے نکلی اور دوسرے کمرے میں چلی گئی۔ پھر
تھوڑی دیر بعد وہ ایک ایک کر کے کمرے سے باہر آئیں۔ دونوں ہی
مقامی روپ اور مقامی لباس میں تھیں اور دونوں فائر ڈور سے گزر کر
ہوٹل سے باہر آئیں۔ پھر انہوں نے ایک خالی ٹیکسی پکڑی اور مین
مارکیٹ جا کر اتر گئیں۔ وہاں سے انہوں نے بس پکڑی اور ڈیمونا روڈ
کے مین سٹاپ پر اتر گئیں۔ وہاں سے انہوں نے ایک اور خالی ٹیکسی
لی اور سامور کالونی کے پہلے چوک پر ٹیکسی چھوڑ دی۔ اس کے بعد
وہاں سے انہوں نے ایک اور خالی ٹیکسی لی اور سٹابر کالونی کے پہلے
چوک پر انہوں نے ٹیکسی چھوڑ دی اور پھر وہ پیدل چلتی ہوئی اس
کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ اے بلاک میں چلی گئیں۔ ہم اس وقت
اس کوٹھی کی نگرانی کر رہے ہیں۔ میں نے ایکس سی ون سے اندرونی
چیکنگ کی ہے۔ کوٹھی میں ان دونوں لڑکیوں کے علاوہ آٹھ افراد

موجود ہیں اور ان میں سے چھ تو بیڈز پر لیٹے ہوئے ہیں جبکہ دو
کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے شارٹ چیکنگ کے بعد ایکس سی
ون آف کر دی تاکہ اس کی مخصوص ریز سے وہ لوگ ہوشیار نہ ہو
جائیں"...... راجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہاری نگرانی کامیاب رہی ہے۔
گڈ شو۔ تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کے پسٹل ہیں یا
نہیں"...... کرنل ٹارگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ لیکن باس کیا اس کوٹھی کو اڑا نہ دیا جائے۔ ہمارے
پاس میزائل بھی موجود ہیں"...... راجر نے کہا۔

"نہیں۔ میں انہیں بے ہوش کر کے زندہ پکڑ کر پرائم منسٹر
صاحب کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں اس لئے تم اندر گیس فائر کر
دو اور پھر ایکس سی ون سے اندرونی حالت چیک کر کے مجھے فوری
رپورٹ دو"...... کرنل ٹارگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ٹارگ نے
رسیور رکھ دیا۔

"میزائل فائرنگ سے تو ان کے چیتھڑے اڑ جائیں گے اور پھر ان
کی پہچان بھی نہ ہو سکے گی جبکہ بے ہوش ہو جانے کے بعد انہیں بے
حس و حرکت کرنے والے انجکشن لگا دوں گا۔ پھر یہ کچھ بھی نہ کر
سکیں گے"...... کرنل ٹارگ نے ایک بار پھر خود کلامی کے سے
انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ایک بار پھر

فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل ٹارگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"راجر کی کال ہے باس"...... دوسری طرف سے ڈیوڈ کی آواز
سنائی دی۔

"ہاں۔ کراؤ بات"...... کرنل ٹارگ نے کہا۔

"ہیلو باس۔ میں راجر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے راجر
کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... کرنل ٹارگ نے انتہائی بے چین
سے لہجے میں کہا۔

"حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے باس اور میں نے ایکس سی ون پر
دوبارہ چیکنگ کی ہے۔ اندر موجود سب لوگ بے ہوش پڑے ہوئے
ہیں۔ اب مزید کیا حکم ہے"...... راجر نے کہا۔

"کوٹھی کی چاروں طرف نگرانی جاری رکھو۔ میں خود وہاں آ رہا
ہوں"...... کرنل ٹارگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور
رکھا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے یکے بعد دیگرے کئی
نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ میجر جیکارڈ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی
دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"کرنل ٹارگ بول رہا ہوں"...... کرنل ٹارگ نے تیز لہجے میں
کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا

گیا۔

"میجر جیکارڈ۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹریس کر کے بے ہوش کر دیا گیا ہے اور وہ سب اس وقت سٹابر کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ اے بلاک میں موجود ہیں۔ تم اپنے سیکشن کو ساتھ لے کر وہاں پہنچو۔ میں بھی وہاں پہنچ رہا ہوں۔ تمہارے پاس بے حس و حرکت کرنے والے انجکشن موجود ہونا چاہئیں تاکہ انہیں بے ہوشی کے عالم میں ہی بے حس و حرکت کر دیا جائے"...... کرنل ٹارگ نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ٹارگ نے رسیور رکھا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر فتح مندی اور مسرت کے ملے جلے آثار انتہائی واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں تو اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے احساس ہو گیا کہ گردن تک سر کے علاوہ اس کا باقی پورا جسم مکمل طور پر بے حس و حرکت ہو چکا ہے۔ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے ہونٹ یہ دیکھ کر بے اختیار بھنچ گئے کہ اس کے سارے ساتھی اس کی طرح کرسیوں پر موجود تھے لیکن وہ سب کے سب بے ہوش تھے اور یہ اس کوٹھی کا کمرہ بھی نہ تھا جہاں وہ موجود تھے بلکہ یہ کوئی بہت بڑا تہہ خانہ تھا جس میں سوائے کرسیوں کے اور کوئی چیز موجود نہیں تھی۔ کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا۔ عمران کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے واقعات کسی فلم کی طرح گردش کرنے لگ گئے۔ جولیا اور صالحہ ایرو میزائل لیبارٹری کے محل وقوع کا جائزہ لینے گئی تھیں اور پھر ان کی واپسی مختلف میک اپ

میں ہوئی اور انہوں نے تفصیل بتائی کہ کس طرح انہوں نے فیکٹریوں کو مشکوک سمجھا اور وہ چھوٹی فیکٹری کے اندر گئیں تو انہیں مشروب پلا کر بے ہوش کر دیا گیا۔ اس کے بعد جولیا نے یہاں تک پہنچنے کی ساری کارروائی کی تفصیل بتا دی لیکن ابھی وہ تفصیل بتا ہی رہی تھی کہ اچانک عمران کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھومنا شروع ہو گیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا اس کا ذہن تاریک ہو چکا تھا اور اب اسے یہاں اس حالت میں ہوش آیا تھا۔ ساتھیوں کے اس طرح بے ہوش ہونے اور کمرے میں کسی اور فرد کی عدم موجودگی سے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کے مخصوص ذہنی ردعمل نے کام دکھایا ہے لیکن اس ساری کارروائی سے بہرحال یہ ظاہر ہو گیا تھا کہ جولیا اور صالحہ نگرانی چیک کرنے میں بہرحال ناکام رہی تھیں۔ اچانک عمران کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔ اسے خیال آیا تھا کہ جب وہ بے ہوش ہوا تھا تو اس وقت اس کا جسم بے حس و حرکت نہ تھا اور اب ہوش میں آنے کے بعد اسے اس بات کا علم ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ بے ہوشی کے دوران ہی انہیں مفلوج کرنے کے لئے مخصوص انجکشن لگائے گئے ہیں اور چونکہ اس کا سر گردن تک حرکت کر رہا تھا اس لئے وہ ان انجکشنوں کی اصل ماہیت کو بھی سمجھ گیا تھا اور اب اسے معلوم ہوا تھا کہ گیس سے بے ہوش ہونے کے بعد اسے اتنی جلدی خود بخود کیسے ہوش آگیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ گیس سے بے ہوشی

کے دوران ایسے انجکشن کی کارکردگی کا وقفہ مختصر ہو جاتا ہے اور بے ہوش کر دینے والی گیس اور انجکشن مل کر ذہن پر دباؤ ڈالتے ہیں جس کی وجہ سے اس کا ذہنی ردعمل تیز ہو گیا اور وہ نسبتاً جلد ہوش میں آگیا تھا اس لئے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اب جلد ہی مفلوج کر دینے والے انجکشن کے اثرات بھی گیس کے اثرات کی وجہ سے ختم ہو جائیں گے اور وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ گو اسے یہ معلوم نہ تھا کہ انہیں انجکشن لگانے کے بعد اس کوٹھی سے یہاں تک پہنچانے میں کتنا وقت صرف ہوا ہے اس لئے وہ حتمی طور پر اندازہ نہ لگا سکتا تھا لیکن بہرحال اتنی بات کا اسے یقین تھا کہ ایسا بہرحال ہو جائے گا۔ جولیا نے اسے بتایا تھا کہ کرنل ٹارگ نے اسے خود بتایا تھا کہ وہ اب میجر وکٹر کی بجائے پاور اسکواڈ کا چیف بن چکا ہے اور وہ ایکریمیا کی بلیک ایجنسی میں کام کرتا رہا ہے بلکہ وہ اس سے بھی مل چکا ہے اور جولیا سے بھی اس کی ملاقات ہو چکی ہے تو اسے کرنل ٹارگ کے بارے میں سب کچھ یاد آگیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کرنل ٹارگ بلیک ایجنسی کا خاصا فعال اور ذہین ایجنٹ تھا اور شاید اس کی اسی ذہانت کی وجہ سے جولیا بھی اس کی طرف سے کرائی جانے والی نگرانی کو چیک نہ کر سکی تھی۔ وہ بیٹھا یہ سب کچھ سوچ رہا تھا کہ اچانک اسے جسم میں ہلکی سی حرکت کا احساس ہونا شروع ہو گیا اور اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے شعوری طور پر جسم کو حرکت دینے کی کوشش شروع کر دی اور پھر آہستہ آہستہ اس کا

جسم پوری طرح حرکت میں آ گیا۔ چونکہ بے حس و حرکت ہونے کی وجہ سے انہیں نہ راڈز میں جکڑا گیا تھا اور نہ ہی باندھا گیا تھا اس لئے وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر اس نے آہستہ آہستہ مخصوص انداز میں ورزش کرنا شروع کر دی اور چند لمحوں بعد وہ پوری طرح چاق و چوبند ہو چکا تھا۔ اس نے سب سے پہلے اپنی جیبوں کی تلاشی لی لیکن اس کی جیبیں خالی تھیں۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھا لیکن ان سب کی جیبیں بھی خالی تھیں۔ اس نے ایک طویل سانس لیا اور پھر کمرے کے بند دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بدستور بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور انہیں ہوش میں لے آنا ضروری تھا تاکہ وہ جلد از جلد فٹ ہو سکیں کیونکہ جب تک انہیں ہوش نہ آتا ان کی بے حسی دور نہ ہو سکتی تھی۔ اس نے دروازے کو اندر سے لاک کیا اور پھر وہ صفدر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس کی گردن کی عقب میں ایک رگ کو انگوٹھے کی مدد سے مخصوص انداز میں مسلنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی صفدر کا سر معمولی سی حرکت میں آیا تو وہ اسے چھوڑ کر آگے بڑھ گیا اور پھر جب وہ سب سے آخر میں موجود نعمانی کے ساتھ اس کارروائی سے فارغ ہوا تو صفدر ہوش میں آ چکا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ میرا جسم۔ یہ ہم کہاں ہیں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی اور خود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے لاک ہٹایا اور پھر دروازے کو آہستہ سے ہلایا تو اسے معلوم ہو گیا کہ دروازہ باہر سے لاک نہیں ہے۔

اس نے اسے تھوڑا سا کھولا اور پھر باہر جھانکا۔ دوسری طرف ایک اور کمرہ تھا جس میں کرسی پر ایک آدمی بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا۔ اس کی مشین گن اس کے سامنے میز پر پڑی ہوئی تھی اور دروازے کی طرف اس کی پشت تھی۔ ظاہر ہے اسے سو فیصد یقین تھا کہ اندر موجود بے ہوش اور بے حس و حرکت افراد کی طرف سے اسے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے اس لئے وہ اس انداز میں اور اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے بے آواز انداز میں دروازہ کھولا اور پھر بلی کی طرح دبے پاؤں آگے بڑھنے لگا۔ اس نے حتی الوسع کوشش کی کہ کسی صورت بھی کوئی آواز پیدا نہ ہو سکے اور وہ اپنے اس ارادے میں کامیاب بھی ہو گیا۔ وہ آدمی اسی طرح مطمئن انداز میں بیٹھا شراب پی رہا تھا کہ عمران اس کے عقب میں پہنچ گیا اور پھر اس کا ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا گردن پر پڑا اور پھر ہلکی سی اوغ کی آواز ہی اس آدمی کے منہ سے نکل سکی جبکہ اس کا جسم ایک لمحے میں ڈھیلا پڑ گیا۔ عمران نے ہاتھ ہٹائے اور میز پر پڑی ہوئی مشین گن اٹھا کر وہ تیزی سے اس دوسرے کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کو آہستہ سے کھولا تو دوسری طرف راہداری تھی۔ اس نے راہداری میں جھانکا تو راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔ وہ آہستہ سے راہداری سے نکل آیا۔ راہداری کی ایک سائیڈ بند تھی جبکہ دوسری سائیڈ کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور باہر برآمدہ اور اس کے بعد صحن اور سامنے بڑا سا پھاٹک نظر آ رہا تھا جبکہ راہداری میں موجود دوسرے

دروازے بند تھے اور ان کے نیچے سے روشنی بھی نظر آ رہی تھی۔
عمران مشین گن ہاتھوں میں پکڑے دبے پاؤں آگے بڑھتا چلا گیا۔
اس نے کھلے دروازے کے ساتھ رک کر آہستہ سے سر باہر نکالا تو
برآمدہ اور صحن خالی تھا۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا البتہ پھاٹک کے
ساتھ ایک گارڈ روم موجود تھا جس میں روشنی ہو رہی تھی۔ عمران
سمجھ گیا کہ اس گارڈ روم میں لازماً کوئی موجود ہو گا۔ وہ آہستہ سے
برآمدے میں آیا اور پھر سیڑھیاں اتر کر سائیڈ کی دیوار کے ساتھ لگ
کر گارڈ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ گارڈ روم کی دیوار تک پہنچا ہی
تھا کہ اسے احساس ہوا کہ کوئی آدمی گارڈ روم سے باہر آ رہا ہے۔ وہ
تیزی سے آگے بڑھا اور کونے میں دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔
قدموں کی چاپ سنائی دے رہی تھی۔ گارڈ روم سے نکلنے والا آدمی
برآمدے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ عمران نے جلدی سے مشین گن نیچے
رکھ دی۔ اسی لمحے وہ آدمی کونے سے نمودار ہوا لیکن اس کا رخ
برآمدے کی طرف ہی تھا اور اس کے انداز میں اطمینان تھا۔ یکلخت
عمران کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا اور پھر چند لمحوں
کی جدوجہد کے بعد وہ آدمی بھی اس کے بازوؤں میں لٹک چکا تھا۔ اس
نے اسے وہیں لٹایا اور پھر دیوار کے ساتھ پڑی ہوئی مشین گن اٹھا کر
وہ پہلے گارڈ روم میں گیا۔ وہاں فون موجود تھا لیکن رسیور کریڈل پر
رکھا ہوا تھا۔ وہ واپس مڑا اور مشین گن اس نے کاندھے سے لٹکائی
اور پھر اس نے جھک کر اس آدمی کو سیدھا کیا اور اس کا منہ اور ناک

دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ اسے احساس ہو گیا تھا کہ یہ آدمی کسی
فوری ضرورت کے تحت اندر جا رہا تھا اس لئے اس نے اس سے یہیں
پوچھ گچھ کر لینا مناسب سمجھا۔ چند لمحوں بعد جب اس آدمی کو ہوش آیا
تو عمران سیدھا ہوا اور پھر اس نے اپنا ایک پیر اس آدمی کی گردن پر
رکھ دیا۔ اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر اٹھنے کی
کوشش کی لیکن عمران نے پیر کو دبا کر موڑا تو اس آدمی کے جسم نے
نہ صرف جھٹکے کھانے شروع کر دیئے بلکہ اس کا چہرہ بھی یکلخت بری
طرح مسخ ہوتا چلا گیا اور اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے
لگیں۔ عمران نے پیر کو واپس موڑا۔

"کیا نام ہے تمہارا۔ بولو"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"م۔ مم۔ مارکر۔ مارکر"....... اس آدمی کے حلق سے رک رک
کر الفاظ نکلے۔

"کس لئے اندر جا رہے تھے۔ بولو"....... عمران نے پیر کا دباؤ
مخصوص انداز میں بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ڈینی کو اطلاع دینی تھی کہ باس آ رہا ہے"....... مارکر نے جواب
دیا۔

"کون باس۔ جلدی بتاؤ"....... عمران نے کہا۔

"کرنل ٹارگ۔ پاور اسکواڈ کا چیف"....... مارکر نے جواب دیا۔

"وہ کتنی دیر میں پہنچ جائے گا"....... عمران نے پوچھا۔

"تھوڑی دیر میں"....... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو

عمران نے پیر کو ایک جھٹکے سے سائیڈ پر موڑ دیا۔ مارکر کے جسم نے ایک زور دار جھٹکا کھایا اور دوسرے لمحے اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔ عمران نے پیر ہٹایا اور جھک کر مارکر کو اٹھایا اور گارڈ روم کے اندر لے جا کر اس نے اسے ایک سائیڈ پر لٹا دیا اور پھر وہ تیزی سے باہر آیا۔ زمین پر پڑی ہوئی مشین گن اٹھا کر وہ تقریباً دوڑتا ہوا واپس اندر کی طرف بڑھا۔ اس کمرے میں پہنچ کر جہاں پہلا آدمی بے ہوش پڑا تھا جسے مارکر نے ڈینی کہا تھا، عمران دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"صفدر میں ہوں"...... عمران نے دروازے پر رک کر کہا اور پھر وہ دروازہ کھول کر تیزی سے دوسرے کمرے میں داخل ہوا تو اس کے سارے ساتھی وہاں ٹھیک حالت میں موجود تھے۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے پوچھا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ تو وہ کرنل ٹارگ یہاں آ رہا ہے۔ اسے کور کرنا چاہئے"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ آؤ میرے ساتھ۔ ہمیں باقاعدہ پوزیشنیں سنبھالنی ہوں گی کیونکہ ضروری نہیں کہ کرنل ٹارگ اکیلا آ رہا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے ساتھ زیادہ آدمی ہوں"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے باہر آ گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب پوزیشنیں سنبھال چکے تھے جبکہ نعمانی کو عمران نے گارڈ روم کی

سائیڈ میں رکنے کا کہا تھا تاکہ کرنل ٹارگ کی آمد پر وہ پھاٹک کھول سکے جبکہ عمران خود برآمدے کے ایک ستون کے پیچھے موجود تھا۔ البتہ وہ دل ہی دل میں دعا کر رہا تھا کہ کرنل ٹارگ کے ساتھ زیادہ آدمی نہ ہوں کیونکہ اس کے ساتھی ابھی زیادہ تیز حرکت کرنے کے قابل نہ تھے۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد پھاٹک کے باہر کار رکنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا گیا تو نعمانی نے آگے بڑھ کر پھاٹک کھولا اور خود وہ پھاٹک کے ایک پٹ کے پیچھے ہو گیا۔ دوسرے لمحے سیاہ رنگ کی کار تیزی سے اندر داخل ہوئی اور سیدھی برآمدے کے قریب وسیع لان میں آ کر رک گئی۔ عمران دیکھ چکا تھا کہ کار میں دو افراد تھے۔ ایک ڈرائیور تھا۔ اس کے ساتھ کرنل ٹارگ بیٹھا ہوا تھا۔ کار رکتے ہی کرنل ٹارگ تیزی سے دروازہ کھول کر نیچے اترا اور بغیر ادھر ادھر دیکھے سیدھا تیزی سے برآمدے کی سیڑھیاں چڑھ کر دوسری طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک عمران نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ دوسرے لمحے برآمدے میں ہلکی سی چیخ ابھری اور کرنل ٹارگ ایک دھماکے سے قلابازی کھا کر برآمدے کے فرش پر گرا۔ اس نے نیچے گرتے ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کی لات حرکت میں آئی اور کنپٹی پر پڑنے والی ضرب نے اس کے اٹھنے کے لئے سمٹتے ہوئے جسم کو ایک بار پھر سیدھا کر دیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا اس کے کاندھے پر رکھ کر دونوں ہاتھوں

کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو کرنل ٹارگ کا مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔ عمران سیدھا ہو کر مڑا تو اس کے منہ سے اطمینان بھرا سانس نکل گیا کیونکہ ڈرائیور کو تنویر اور صفدر مل کر گرا چکے تھے۔ وہ شاید ختم ہو گیا تھا۔ عمران اس طرف سے مطمئن ہو کر جھکا اور اس نے کرنل ٹارگ کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اسی کمرے میں جا کر جہاں اسے اور اس کے ساتھیوں کو رکھا گیا تھا۔ عمران نے کرنل ٹارگ کو ایک کرسی پر ڈال دیا۔

"رسی تلاش کر کے لے آؤ"....... عمران نے مڑ کر اپنے پیچھے آنے والے ساتھیوں سے کہا۔

"صفدر گیا ہے"....... کیپٹن شکیل نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم لوگ بیٹھ جاؤ۔ تمہارے لئے زیادہ دیر تک کھڑے رہنا اور حرکت کرنا ٹھیک نہیں ہے"....... عمران نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ اب ہم کافی حد تک ٹھیک ہو چکے ہیں"....... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے صفدر اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا بنڈل موجود تھا۔

"رسی تو موجود نہیں تھی البتہ ایک پردے کی ڈوری کھول لایا ہوں"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کام چل جائے گا"....... عمران نے کہا اور پھر اس نے صفدر کے ساتھ مل کر کرنل ٹارگ کو کرسی سے باندھ دیا۔

"تم اس سے کیا پوچھنا چاہتے ہو"....... اچانک جولیا نے کہا۔

"بہت سی باتیں پوچھنی ہیں۔ کیوں"....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہے اس لئے اس سے پوچھ گچھ میں سوائے وقت ضائع کرنے کے اور کیا ہو گا۔ میرا خیال ہے کہ اسے گولی مار دی جائے اور ہم یہاں سے فوری طور پر شفٹ ہو جائیں۔ اس کے بعد رات کو آمان بند کو تباہ کر دیا جائے اس طرح بھی ہم اس لیبارٹری کو ختم کر سکتے ہیں"....... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ فوری طور پر ایسا اسلحہ مہیا نہیں ہو سکتا اور نجانے اس نے ہمارے بارے میں کہاں کہاں اطلاعات دے رکھی ہوں جبکہ صفدر کی قدوقامت اس جیسی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اس سے پوچھ گچھ کر کے صفدر کا میک اپ کر دیا جائے اور صفدر پاور اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر کا چارج سنبھال لے۔ اس کے بعد لیبارٹری کے بارے میں کوئی فول پروف پلاننگ زیادہ آسانی سے ہو سکتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ اس کے ساتھی اس کے پیچھے یہاں آ رہے ہوں اور یقیناً پوچھ گچھ میں زیادہ وقت لگے گا۔ اس لئے ہمیں فوری طور پر یہاں سے شفٹ ہو جانا چاہئے"....... جولیا نے کہا۔

"ہاں تمہاری یہ بات درست ہے لیکن لتنے سارے ساتھی ایک کار میں تو نہیں جا سکتے۔ صفدر تم ایسا کرو کہ باہر جا کر چیک کرو اگر یہاں سے قریب ہی کوئی عمارت کسی بھی انداز میں خالی ہو تو وہاں آسانی سے فوری طور پر شفٹ ہوا جا سکتا ہے"....... عمران نے صفدر سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں جا کر چیک کرتا ہوں"....... صفدر نے کہا۔

"جو ساتھی آسانی سے حرکت کر سکتے ہیں وہ باہر جا کر نگرانی کریں"....... عمران نے کہا تو صالحہ اور جولیا کے علاوہ باقی ساتھی ایک ایک کر کے باہر چلے گئے۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ جب تک ہم کسی اور سپاٹ پر شفٹ نہ ہو جائیں اسے ہوش میں نہ لائیں"....... صالحہ نے عمران کو کرنل ٹارگ کی طرف بڑھتے دیکھ کر کہا تو عمران رک گیا۔

"آج لگتا ہے کہ تم دونوں نے مل کر میرے خلاف محاذ قائم کر لیا ہے۔ تم فکر مت کرو اسے دوبارہ بھی آسانی سے بے ہوش کیا جا سکتا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھوں سے کرنل ٹارگ کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب کرنل ٹارگ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہوئے تو عمران پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد کرنل ٹارگ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھے ہونے

کی وجہ سے وہ اپنے اس ارادے میں کامیاب نہ ہو سکا۔

"مجھے تم سے اس قدر حماقت کی توقع نہیں تھی کرنل ٹارگ"۔ عمران نے اپنے اصل لہجے میں کرنل ٹارگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم عمران۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ تم تو بے ہوش بھی تھے اور تمہیں میرے سامنے بے حس و حرکت کرنے کے انجکشن بھی لگائے گئے تھے۔ پھر۔ پھر یہ تم کیسے ٹھیک ہو گئے"۔ کرنل ٹارگ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ بلیک ایجنسی کے فعال اور تربیت یافتہ ایجنٹ سے اس قدر حماقت کی توقع نہیں کی جا سکتی تھی۔ بے ہوشی کے دوران اگر مفلوج کرنے والے انجکشن لگائے جائیں تو اس کا وقفہ خاصا مختصر ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی آدمی ہوش میں بھی جلد آ جاتا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ مجھے اس بات کا تصور بھی نہ تھا"۔ کرنل ٹارگ نے انتہائی افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"اب تم یہ بتا دو کہ تم نے ہمیں ٹریس کرنے کے بعد فوری طور پر ہمارا خاتمہ کرنے کی بجائے اس قدر طویل کارروائی کیوں کی کہ بے ہوش کرنے اور بے حس و حرکت کر کے ہماری رہائش گاہ سے ہمیں یہاں اس پوائنٹ پر شفٹ کیا گیا۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ تھی"....... عمران نے کہا تو کرنل ٹارگ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اسے میری حماقت کہو یا کچھ اور۔ بہرحال میرے ذہن میں تھا کہ تمہیں ہوش میں لا کر تم سے مذاکرات کروں اور اگر تم اپنے ساتھیوں سمیت واپس جانے پر رضامند ہو جاؤ تو میں خفیہ طور پر تمہیں اسرائیل سے باہر پہنچا دوں"...... کرنل ٹارگ نے کہا۔

"اس مہربانی کی وجہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسے تم نفسیاتی خوف کہہ سکتے ہو۔ مجھے پاور اسکواڈ کا سربراہ بنایا گیا ہے اور میں چاہتا تھا کہ میں اس سیٹ پر کنفرم ہو جاؤں اور تمہاری یہاں موجودگی میرے لئے کسی بھی وقت خطرہ پیدا کر سکتی تھی"...... کرنل ٹارگ نے کہا۔

"حالانکہ تم آسانی سے ہمیں ہلاک کر کے بھی اس سیٹ کو کنفرم کر سکتے تھے بلکہ شاید اس سے بھی بڑا کوئی عہدہ تمہیں مل جاتا"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن میں بہرحال تمہیں ہلاک کرنے سے پہلے تمہارے ساتھ مذاکرات کرنا چاہتا تھا"...... کرنل ٹارگ نے جواب دیا۔

"ہمارے ساتھ یہ سچوئشن ہزاروں نہیں تو سینکڑوں بار پیش آ چکی ہے اس لئے مجھے معلوم ہے کہ تم نے یہ ساری کارروائی اس لئے کی ہے کہ تم ہمیں زندہ پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ کے سامنے پیش کر سکو۔ لیکن اب تمہاری اس طرح آمد بتا رہی ہے کہ تم ہمیں اپنے ہاتھوں ہلاک کرنے آئے تھے۔ یقیناً تم نے اوپر رپورٹ دی ہو گی اور انہوں نے تمہیں سختی سے حکم دیا ہو گا کہ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر ہمیں

ہلاک کر دیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ایسی تو کوئی بات نہیں۔ میں نے ابھی تک تمہارے بارے میں اوپر کوئی رپورٹ نہیں دی۔ میں پہلے تم سے مذاکرات کرنا چاہتا تھا اس لئے میں نے تمہیں یہاں اس پوائنٹ پر شفٹ کر دیا تھا ورنہ تمہیں ہیڈ کوارٹر بھی شفٹ کرا سکتا تھا جہاں شاید تم اس انداز میں کارروائی بھی نہ کر سکتے"...... کرنل ٹارگ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا صفدر اندر داخل ہوا۔

"ہاں۔ کیا ہوا"...... عمران نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ کالونی ہے اور یہاں سے قریب ایک کوٹھی خالی ہے۔ اس پر برائے فروخت کی پلیٹ نصب ہے۔ میں نے اس کے اندر داخل ہو کر اس کا عقبی دروازہ کھول دیا ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کے ساتھ ہی کمرہ کرنل ٹارگ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر پڑا تھا اور دوسرے لمحے اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا اور گردن ڈھلک گئی لیکن عمران نے آگے بڑھ کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا۔ وہ پوری طرح تسلی کر لینا چاہتا تھا کہ کرنل ٹارگ واقعی بے ہوش ہوا ہے یا نہیں اور اگر بے ہوش ہوا ہے تو اس کی پوزیشن کیا ہے۔

"اسے کھولو اور اٹھا کر کار میں ڈالو"...... عمران نے پیچھے ہٹتے

ہوئے کہا تو صفدر اور تنویر آگے بڑھے اور انہوں نے رسی کھولی اور پھر تنویر نے کرنل ٹارگ کو اٹھا کر کاندھے پر ڈال لیا۔

"صفدر تم اسے کار میں ڈال کر دو تین ساتھیوں سمیت اس کوٹھی میں پہنچو۔ پھر تنویر کار لے کر واپس آجائے گا۔ کار ہم یہیں چھوڑ دیں گے اور پھر تنویر کے ساتھ پیدل اس کوٹھی میں جائیں گے"...... عمران نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلائے اور بے ہوش کرنل ٹارگ کو اٹھائے کمرے سے باہر نکل گئے۔

"آؤ باہر ٹھہریں"...... عمران نے جولیا اور صالحہ سے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"اب اس مشن کو ختم ہو جانا چاہئے عمران"...... جولیا نے کہا۔

"کیا ہوا۔ کیا پاکیشیا یاد آنے لگ گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں۔ بلکہ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ جتنا وقت گزرے گا ہم مزید الجھنوں میں پھنستے چلے جائیں گے اور ٹارگٹ اتنا ہی دور ہوتا چلا جائے گا۔ پہلے ہی اس قدر طویل وقت لگ گیا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن اس وقت ہماری پوزیشن اس قابل نہیں ہے کہ ہم فوری طور پر مشن مکمل کر سکیں۔ ہمیں خصوصی اسلحہ اور حفاظتی انتظامات آف کرنے کے لئے خصوصی مشینری کی ضرورت ہے۔ پھر رہائش گاہ، کاریں وغیرہ بھی چاہئیں اس

لئے فی الحال میرا ارادہ ہے کہ کرنل ٹارگ کی جگہ صفدر کو دے کر پاور اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر بھجوا دیا جائے۔ پھر صفدر کرنل ٹارگ کے روپ میں ایرو میزائل لیبارٹری کا دورہ کرے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کوٹھی میں شفٹ ہو چکے تھے جو صفدر نے تلاش کی تھی۔ وہاں کرنل ٹارگ کو ایک بار پھر کرسی پر باندھ دیا گیا تھا جبکہ عمران، جولیا اور صالحہ کے ساتھ ساتھ صرف صفدر ان کے ساتھ اندر رہا تھا۔ باقی سب باہر نگرانی کر رہے تھے۔ عمران نے صفدر کو اس لئے روک لیا تھا کہ صفدر کرنل ٹارگ کا لہجہ اور اس کا انداز بخوبی سمجھ لے لیکن پھر اس سے پہلے کہ عمران کرنل ٹارگ کو ہوش میں لا کر اس سے پوچھ گچھ کرتا اچانک باہر سے نعمانی تیز تیز قدم اٹھاتا اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات تھے۔

"عمران صاحب۔ کوٹھی کو میزائلوں سے مسلح افراد نے گھیر لیا ہے اور وہ کسی بھی وقت کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا سکتے ہیں۔ وہ جیپوں پر آئے ہیں"...... نعمانی نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ سائیڈ کی کوٹھی میں چلو۔ جلدی کرو"۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے بے ہوش کرنل ٹارگ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ اس کے سر اور کاندھے پر نظر آئے۔ اس کے ساتھ ہی ہلکی سی کھٹاک کی آواز سنائی دی اور کرنل ٹارگ کے جسم نے بے ہوشی کے دوران ہی ایک جھٹکا کھایا اور پھر

وہ ختم ہو گیا۔

"آؤ"....... عمران نے مڑتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد وہ سائیڈ کوٹھی کی چھوٹی دیوار پر اس انداز میں چڑھ کر دوسری طرف کود گئے کہ باہر سے کسی کو نظر نہ آئے۔ اب یہ ان کی خوش قسمتی تھی یا حسن اتفاق کہ سائیڈ کی کوٹھی میں صرف ایک چوکیدار موجود تھا جو گیٹ کے ساتھ ایک چھوٹے سے کمرے میں بیٹھا شراب نوشی میں مصروف تھا اور جس وقت عمران اور اس کے ساتھی اندر کودے اور اس کمرے میں پہنچے تو گارڈ سامنے رکھی میز پر سر اوندھے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں انتہائی سستی سی شراب کی بوتل تھی جو تقریباً خالی ہو چکی تھی۔ اس کے کمرے میں ان کے داخل ہونے کی آہٹ سن کر اس نے آہستہ سے سر اٹھایا لیکن اس کے ہوش و حواس پوری طرح درست نہ تھے اس لئے صفدر نے چند لمحوں میں وہی کارروائی چوکیدار کے ساتھ کر دی جو عمران نے کرنل ٹارگ سے کی تھی اور پھر وہ اس کوٹھی کی دوسری سائیڈ پر موجود سڑک کی طرف کھلنے والے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"اوہ۔ عمران صاحب ادھر بھی مسلح افراد دونوں سائیڈوں میں جیپوں میں موجود ہیں"....... نعمانی نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہونٹ بے اختیار بھینچ گئے۔ اب وہ واقعی پھنس گئے تھے۔ ان کے پاس صرف دو مشین گنیں تھیں جو انہوں نے اس پوائنٹ سے حاصل کی تھیں جہاں انہیں رکھا گیا تھا۔

"کتنی جیپیں ہیں"....... عمران نے پوچھا۔

"دو جیپیں۔ ایک سڑک کی سائیڈ پر اور دوسری مخالف سائیڈ پر۔ میں نے دروازے سے جھانک کر دیکھا ہے"....... نعمانی نے کہا۔

"اب ہم نے یہ جیپیں حاصل کرنی ہیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے اور یہ کام جولیا اور صالحہ نے کرنا ہے کیونکہ یہ دونوں مقامی میک اپ میں ہیں"....... عمران نے کہا۔

"لیکن ان میں تو بہت سے آدمی ہوں گے۔ کیا ہم فائر کھول دیں"....... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے لیکن یہ ساری کارروائی اس قدر تیز رفتاری سے کرنی ہے کہ جب تک دوسری سائیڈ اور سامنے سے جیپیں پہنچیں ہم لوگوں نے یہاں سے نکلنا ہے اور اگر دوسری جیپیں ہمارا پیچھا کریں تو ہم نے گنوں کی مدد سے ان سے بھی پیچھا چھڑانا ہے"....... عمران نے کہا۔

"میں جولیا کے ساتھ جا رہا ہوں۔ جیپ میں ڈرائیو کروں گا"۔ تنویر نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک سائیں سائیں کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ان کی اس کوٹھی پر میزائل فائر ہونا شروع ہو گئے جہاں وہ پہلے موجود تھے اور پھر انتہائی خوفناک دھماکوں کے ساتھ ہی ہر طرف دھواں سا چھا گیا۔

"نکلو۔ یہ موقع ہے۔ نکل کر علیحدہ علیحدہ نیشنل روز گارڈن پہنچو۔ نکلو"....... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازہ کھول کر دوسری طرف

سڑک پر آ گیا۔ میزائل فائرنگ ابھی تک جاری تھی اور انتہائی خوفناک دھماکوں سے پورا علاقہ مسلسل گونج رہا تھا اور ہر طرف مٹی اور دھواں پھیل گیا تھا۔ عمران باہر نکلتے ہی تیزی سے سڑک کراس کر کے دوسری طرف دیوار کے ساتھ لگ کر سڑک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اب اس سڑک پر کوئی جیپ وغیرہ موجود نہ تھی۔ وہ بھی شاید فائرنگ کے لئے عقبی اور فرنٹ سائیڈ پر چلی گئی تھیں۔ دھواں اب اس قدر گاڑھا ہو گیا تھا کہ دو فٹ سے بھی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ عمران کے لئے یہ بہترین موقع تھا اس لئے وہ سڑک پر پہنچ کر بجائے اس طرف جدھر فائرنگ کی جا رہی تھی مخالف سمت میں دیوار کے ساتھ چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد وہ درمیانی سڑکوں سے ہوتا ہوا کافی فاصلے پر پہنچ گیا۔ اب وہاں ہر طرف پولیس کی گاڑیوں کے سائرن سنائی دے رہے تھے اور پولیس کی گاڑیاں ہر طرف دوڑتی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ لوگ کوٹھیوں سے نکل کر اس انداز میں ادھر ادھر بھاگ رہے تھے جیسے کسی دشمن نے ملک پر حملہ کر دیا ہو۔ عجیب سی افراتفری کا عالم تھا۔ گو میزائل فائرنگ اور دھماکے اب رک گئے تھے لیکن دھواں اور افراتفری اسی طرح نظر آ رہی تھی۔ عمران کو کافی فاصلے پر پہنچ جانے کے بعد ایک بس مل گئی اور وہ اس بس میں سوار ہو کر مین مارکیٹ سٹاپ پر اتر گیا۔ مین مارکیٹ سے وہ اب اطمینان سے کہیں بھی جا سکتا تھا لیکن اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ جلد از جلد اس مشن کو مکمل کرے گا کیونکہ

جس انداز میں ان کی اس کوٹھی کو گھیرا گیا تھا اور کرنل ٹارگ کی وہاں موجودگی کے باوجود اس پر میزائل فائرنگ کی گئی تھی۔ اس سے عمران نے اندازہ لگا لیا تھا کہ اب آنے والا ہر لمحہ ان کے لئے مشکل سے مشکل تر ہوتا چلا جا رہا ہے اس لئے وہ ایک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے کوٹ کی چھوٹی جیب میں کارڈ موجود تھا کیونکہ ان کی تلاشی کے دوران صرف اسلحہ وغیرہ اور کاغذات نکال لئے گئے تھے۔ اس نے کارڈ فون بوتھ کے مخصوص خانے میں ڈال کر اسے پریس کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رابرٹ بار"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کیا جناب رابرٹ باز میں موجود ہیں"...... عمران نے مقامی لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ آپ کا نام"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میرا نام مائیکل ہے۔ میں ناراک سے یہاں آیا ہوں۔ میں ملاقات کے لئے آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر اس نے کارڈ نکال کر جیب میں ڈالا اور پھر پیدل ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کی جیب میں رقم موجود ہی نہ تھی۔ بس میں چونکہ خود کار ٹکٹ خریدنے کا نظام تھا اس لئے اگر کوئی چاہتا تو بغیر ٹکٹ بھی سفر کر سکتا تھا۔ گو یہاں لوگ عام حالات میں لازماً ٹکٹ خریدتے تھے

لیکن بعض اوقات کسی خاص پرابلم کی وجہ سے ایسا بھی ہو جاتا تھا
لیکن چونکہ ایسا واقعہ خال خال ہی ہوتا تھا اس لئے اس بات کی پروا
نہ کی جاتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ عمران بھی بغیر ٹکٹ سفر کر کے مین
مارکیٹ سٹاپ پر اتر گیا تھا اور کسی نے اس سے ٹکٹ یا کرائے کے
بارے میں کچھ نہ پوچھا تھا۔ رابرٹ بار چونکہ مین مارکیٹ سے بہرحال
اتنے فاصلے پر تھا کہ وہ پیدل وہاں پہنچ سکتا تھا اس لئے وہ خاموشی سے
پیدل چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا اور پھر تقریباً بیس منٹ کے بعد
وہ رابرٹ بار کے عظیم الشان فرنٹ گیٹ کے سامنے موجود تھا۔
عمران نے دروازہ کھولا اور اندر ہال میں داخل ہو گیا۔ ہال میں خاصا
رش تھا لیکن وہاں کا ماحول انتہائی پرسکون تھا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا
تھا کہ رابرٹ بار اعلیٰ طبقے کے لئے مخصوص ہے۔ ایک سائیڈ پر بڑا سا
کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے چار لڑکیاں سروس دینے میں مصروف تھیں۔
عمران کاؤنٹر کی طرف جانے کی بجائے لفٹ کی طرف بڑھ گیا کیونکہ وہ
پہلے بھی کئی بار یہاں آ چکا تھا اور اسے معلوم تھا کہ بار کے مالک اور
جنرل مینجر رابرٹ کا آفس دوسری منزل پر ہے۔ لفٹ کے ذریعے اوپر
پہنچ کر وہ آفس میں داخل ہوا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کی ایک
سائیڈ میں شیشے کا دروازہ تھا جس کے باہر باقاعدہ کاؤنٹر تھا جس پر
ایک لڑکی سامنے فون رکھے بیٹھی ہوئی تھی۔ وہاں صوفوں پر دو مرد
اور تین عورتیں بھی موجود تھیں۔ عمران اس لڑکی کی طرف بڑھ
گیا۔

"یس سر" ...... لڑکی نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے
کہا۔ عمران ایکریمین میک اپ میں تھا۔
"میرا نام مائیکل ہے اور میں ناراک سے آیا ہوں۔ میرا تعلق بھی
بار بزنس سے ہے۔ رابرٹ سے ایک ضروری کاروباری ملاقات کرنی
ہے۔ میرے پاس ناراک میں ان کے ایک دوست کی ٹپ موجود
ہے"...... عمران نے لڑکی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔
"یس سر۔ تشریف رکھیں۔ باری آنے پر میں آپ کو کال کر لوں
گی"...... لڑکی نے کہا اور سامنے رکھے ہوئے رجسٹر پر اس نے مائیکل
کا نام اور باقی تفصیلات لکھ لیں۔ عمران واپس مڑا اور ایک سائیڈ پر
صوفے پر بیٹھ گیا۔ رابرٹ سے اس کے اس وقت کے تعلقات تھے
جب رابرٹ ناراک میں بار بزنس کرتا تھا اور پھر وہ ایک خوفناک
سنڈیکیٹ کے چکر میں پھنس گیا تھا اور عمران نے وہاں ایسے حالات
پیدا کر دیئے تھے کہ رابرٹ اس سنڈیکیٹ کے خوفناک ٹکراؤ سے بچ
گیا تھا۔ اس کے بعد رابرٹ ایکریمیا سے یونان اور پھر یونان سے
یہاں تل ابیب آ گیا تھا۔ رابرٹ یہودی نہیں تھا لیکن یہاں تل ابیب
میں اس نے اپنے آپ کو انتہائی کٹر یہودی مشہور کر رکھا تھا اور
عمران کو معلوم تھا کہ رابرٹ کے خفیہ تعلقات ایک انتہائی خفیہ
اور انتہائی فعال فلسطینی تنظیم او ایف کے چیف احمد کمال سے ہیں
جسے تنظیم میں اے اے کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ عمران اے اے
سے کئی بار پہلے بھی مل چکا تھا لیکن یہ ملاقاتیں ایکریمیا میں ہوئی تھیں

جہاں اے اے اکثر خصوصی اسلحہ کے حصول اور اسے تنظیم تک
پہنچانے کے لئے آتا جاتا رہتا تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ اگر اندر آفس
میں بیٹھے رابرٹ کو معلوم ہو جائے کہ عمران آیا ہے تو وہ یقیناً خو
اس کے استقبال کے لئے باہر آ جائے گا لیکن موجودہ حالات میں
عمران اپنے آپ کو اس طرح ظاہر نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے وہ خاموش
بیٹھا اپنی باری کا انتظار کرتا رہا۔ عمران نے اب مشن مکمل کرنے
کے لئے او ایف سے مدد حاصل کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا کیونکہ شیخ سام
اور اس کا گروپ گو خاصا فعال اور مؤثر تھا لیکن اس کے باوجود وہ
اسرائیلی حکام اور ایجنسیوں کی نظروں میں آگیا تھا اس لئے عمران نے
یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ اب اس کا رخ نہیں کرے گا۔ او ایف سے
اس نے آج تک کوئی کام نہ لیا تھا۔ گو اے اے نے کئی بار اسے آفر
کی تھی لیکن عمران کو اس کی ضرورت ہی نہ پڑی تھی۔

"سر مائیکل۔ تشریف لائیے"...... اچانک کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھی
ہوئی لڑکی کی آواز سنائی دی تو عمران اپنی سوچوں کے دائرے سے نکل
اور اٹھ کر شیشے والے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ
کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ چھوٹی سی راہداری سے گزر کر وہ ایک
خاصے بڑے اور انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے آفس میں داخل
ہوا تو بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھے ادھیڑ عمر رابرٹ نے غور سے
عمران کی طرف دیکھا اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"میرا نام رابرٹ ہے۔ تشریف رکھیں"...... رابرٹ نے

کاروباری انداز میں کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"میرا نام مائیکل ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور
مصافحہ کر کے میز کی دوسری سائیڈ پر بیٹھ گیا۔

"جی۔ مجھے سیکرٹری نے بتایا ہے اور اس نے یہ بھی بتایا ہے کہ
آپ ناراک سے میرے کسی دوست کے حوالے سے تشریف لائے
ہیں۔ بتائیں میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... رابرٹ نے مخصوص
کاروباری لہجے میں کہا۔

"آفس سے تو اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کا بزنس یہاں تل ابیب میں
خاصا اچھا جا رہا ہے حالانکہ مجھے پرنس آف ڈھمپ نے بتایا تھا کہ آپ
کا بزنس خاصا کمزور ہے"...... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا
لیکن ادھیڑ عمر رابرٹ عمران کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا۔ آپ نے کیا نام لیا ہے۔ پرنس آف ڈھمپ۔ کیا
مطلب"...... رابرٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا پرنس آف ڈھمپ کوئی بڑا مجرم ہے جو آپ اس طرح چونک
پڑے ہیں حالانکہ وہ بے چارہ تو بڑا معصوم سا آدمی ہے"...... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پرنس نے آپ کو بھیجا ہے۔ اوہ فرمائیے۔ حکم دیجئے۔
پرنس کی خاطر تو میں جان بھی دے سکتا ہوں۔ آج میں جو کچھ بھی
ہوں پرنس کی وجہ سے ہی ہوں"...... رابرٹ نے کہا۔

"واہ۔ آپ جیسے اعلیٰ ظرف آدمی اس دنیا میں بھی موجود ہیں۔

حیرت ہے۔ بہر حال پرنس آف ڈھمپ کو کم از کم یہ امید نہ تھی کہ آپ اس طرح کی بات اس کے لئے کریں گے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کون ہیں۔ پلیز جلدی بتائیں۔ کیا آپ خود پرنس ہیں"۔ رابرٹ نے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کبھی تھا لیکن اب تو مائیکل ہوں"....... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا کیونکہ اسے احساس ہو گیا تھا کہ اس کے ساتھی اس کی واپسی کے شدت سے منتظر ہوں گے اس لئے زیادہ وقت ضائع نہیں ہونا چاہئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ پرنس۔ اوہ آپ۔ آپ اور اس انداز میں۔ اوہ"۔ رابرٹ نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے میز کے پیچھے سے نکلا۔

"ارے ارے۔ مم۔ مم۔ میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"....... عمران نے اٹھ کر اس انداز میں اور گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا جیسے رابرٹ اسے مارنے کے لئے آ رہا ہو لیکن رابرٹ اس سے اس طرح لپٹ گیا جیسے صدیوں سے بچھڑے ہوئے دوست ملتے ہیں۔

"ارے ارے۔ میری پسلیاں۔ ارے واقعی تمہارا بزنس اچھا جا رہا ہے۔ مگر۔ مگر اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں ہے"....... عمران نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا تو رابرٹ بے اختیار ہنستے ہوئے پیچھے ہٹا۔

"ایک منٹ۔ میں باقی ساری ملاقاتیں کینسل کر دوں"۔ رابرٹ نے واپس میز کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ مجھے جلدی ہے۔ پھر اطمینان سے بات ہو گی۔ مجھے واقعی انتہائی جلدی ہے اور حالات بھی خاصے سنگین ہیں"....... عمران نے کہا تو رابرٹ کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ کیا مسئلہ ہے پرنس۔ مجھے بتاؤ"....... رابرٹ نے وہیں ساتھ ہی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اے اے سے بات ہو سکتی ہے"....... عمران نے کہا تو رابرٹ اچھل پڑا۔

"ہاں ہاں۔ مگر"....... رابرٹ نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس کا نمبر اور کوڈ دے دو میں پبلک فون بوتھ سے کر لوں گا لیکن مسئلہ سیریئس ہے اس لئے فوری بات ہونا ضروری ہے"....... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ آپ جانتے تو ہیں یہاں کے حالات۔ ہمارے فون باقاعدہ چیک ہوتے ہیں"....... رابرٹ نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں"....... عمران نے کہا تو رابرٹ نے جلدی سے فون نمبر اور اے اے سے بات کرنے کے لئے خصوصی کوڈ بتا دیا۔

"او کے ۔ اب کچھ رقم بھی ادھار دے دو"....... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھے جوتے مار لیں لیکن ایسی بات تو نہ کریں"۔ رابرٹ
نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

"ارے کیا مطلب۔ میں تو سمجھا تھا کہ بزنس اچھا چل رہا ہے۔ تو
کیا یہ حالت ہو گئی ہے تمہاری"....... عمران نے بڑے افسوس
بھرے لہجے میں کہا۔

"میں آپ کے ادھار مانگنے کی بات کر رہا تھا۔ یہ سب کچھ آپ کا
ہے"....... رابرٹ نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
کوٹ کی جیب سے بھاری مالیت کے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر
عمران کے سامنے رکھ دی۔

"مزید چاہئیں تو میں سیف سے نکال لاتا ہوں"....... رابرٹ نے
اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اتنی ہی بہت ہے۔ ادھار کا بڑا بوجھ ہوتا ہے"۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا اور گڈی اٹھا کر جیب میں ڈالی اور پھر
مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"یہ کیا۔ پہلے وعدہ کریں"....... رابرٹ نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ بس دعا کرو۔ زندگی رہی
انشاء اللہ ملاقات ہو گی۔ گڈ بائی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف

بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد وہ بار سے نکل کر پیدل چلتا ہوا ایک طرف
موجود پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیب سے کارڈ
نکال کر اس میں ڈالا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے رابرٹ کے بتائے
ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ویژن پوائنٹ"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔

"یہاں مسٹر بلیک گرام ہوں گے۔ ان سے میری بات کرائیں
میں ریڈ این بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"مسٹر بلیک گرام۔ اوہ۔ نہیں سر یہاں اس نام کے کوئی
صاحب نہیں ہیں"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"حالانکہ مجھے مسٹر برگر نے بتایا تھا کہ وہ یہاں ہی ملتے ہیں"۔
عمران نے کوڈز کے مطابق جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں سوری۔ وہ یہاں نہیں ہوتے"....... دوسری طرف سے کہا
گیا۔

"اچھا تو پھر مسٹر ڈیک ہوں گے۔ ان سے بات کرا دیجئے"۔
عمران نے کہا۔

"وہ بھی یہاں سے چلے گئے ہیں۔ آپ ان کی رہائش گاہ پر بات کر
لیجئے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے ان کا نمبر دے دیں"....... عمران نے کہا تو دوسری
طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا

اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوسری طرف سے بتائے ہوئے نمبر الٹ کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے کیونکہ کوڈ یہی تھا کہ جو نمبر بتایا جائے اسے الٹ دیا جائے۔

"براڈ وے سٹوڈیو"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"مسٹر بروک فیلڈ سے بات کرا دیجئے"....... عمران نے کہا۔

"آپ کون صاحب بول رہے ہیں"....... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"تھامس بول رہا ہوں"....... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے۔ بات کیجئے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ بروک فیلڈ بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"رائل سوسائٹی کا تھامس بول رہا ہوں مسٹر بروک فیلڈ۔ پی کاک"....... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ ہولڈ کیجئے"....... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہیلو مسٹر تھامس۔ کیا آپ لائن پر ہیں"....... چند لمحوں بعد بدلی ہوئی آواز میں کہا گیا۔

"نہ صرف لائن پر ہوں بلکہ سر کے بل کھڑا ہوں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کہاں سے بول رہے ہیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"فون سے لیکن بالمشافہ ملاقات کا وقت نہیں ہے میرے پاس۔ کوئی ایسا نمبر بتا دو جہاں سے رائل سوسائٹی کے لئے ضروری خریداری کی جا سکے اور اسے بتا بھی دو تاکہ میں ہیلو ہیلو ہی نہ کرتا رہ جاؤں۔ پھر تفصیل سے ملاقات ہو گی"....... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ نمبر نوٹ کریں اور دس منٹ بعد وہاں فون کریں۔ رائل سوسائٹی کا حوالہ ضرور دے دیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نمبر بتا دیا۔

"شکریہ"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے کارڈ نکال کر جیب میں رکھا اور آگے بڑھ گیا۔ پھر تقریباً دس منٹ سے بھی زیادہ وقت تک چلنے کے بعد وہ ایک اور فون بوتھ پر رکا اور اس نے جیب سے کارڈ نکال کر اس کے مخصوص خانے میں ڈالا اور رسیور اٹھا کر بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔

"ایگل ڈیزائن گروپ آفس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رائل سوسائٹی کا تھامس بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا مجھے آپ سے شرف ملاقات کا موقع مل سکتا ہے۔ لیکن جلدی"....... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کہاں سے فون کر رہے ہیں"....... دوسری طرف

سے پوچھا گیا۔

"مین مارکیٹ کی تھرڈ روڈ سے۔ بیکارڈ ٹریولز کے سامنے سے۔" عمران نے سامنے موجود ایک بورڈ پر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ آپ وہاں ٹھہریں فون بوتھ کے قریب میں پہنچ رہا ہوں۔ کوئی نشانی دے دیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اسے اپنے لباس کے بارے میں بتا دیا۔

"ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور کریڈل پر رکھا اور کارڈ نکال کر واپس جیب میں ڈال کر وہ ایک طرف ہٹ کر اس انداز میں کھڑا ہو گیا جیسے اسے کسی کا انتظار ہو۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد ایک سیاہ رنگ کی کار اس کے سامنے آکر رکی اور کھڑکی سے ایک نوجوان نے سر باہر نکالا۔

"ایگل"....... اس نوجوان نے کہا۔

"رائل سوسائٹی سے تھامس"....... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"تشریف رکھیں"....... نوجوان نے کہا تو عمران نے کار کی سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گیا۔

"فرمایئے۔ کیا حکم ہے"....... اس نوجوان نے کار آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ایک ایسی رہائش گاہ چاہئے جہاں دو کاریں موجود ہوں۔ میک

اپ کا سامان اور لباس وغیرہ بھی مل سکیں اور اسلحہ بھی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یس سر۔ مجھے کال کرنا ہو گی"....... نوجوان نے کہا اور اس نے کچھ آگے جا کر کار سائیڈ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر ایک طرف موجود ایک پبلک فون کال پوائنٹ کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران خاموش بیٹھا رہا۔ چند لمحوں بعد نوجوان واپس کار میں آکر بیٹھ گیا اور اس نے بغیر کچھ کہے کار آگے بڑھا دی۔

"ڈیفنس کالونی کی کوٹھی نمبر سکسٹی سکس۔ ہم وہیں جا رہے ہیں"....... نوجوان نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک جدید تعمیر شدہ کالونی میں داخل ہوئی اور پھر ایک درمیانے سائز کی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے رک گئی اور نوجوان نے مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو پھاٹک کھل گیا اور ایک مقامی نوجوان باہر آ گیا۔

"پھاٹک کھولو ٹیری"....... نوجوان نے کہا اور نوجوان واپس مڑا اور پھر چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا تو نوجوان کار اندر لے گیا اور پھر اس نے پورچ میں کار روکی۔

"آئیے۔ ٹیری ہمارا خاص آدمی ہے اور یہ کوٹھی ہر لحاظ سے محفوظ ہے۔ یہاں آپ کے مطلب کی ہر چیز موجود ہے اور جو نہ ہو وہ ٹیری مہیا کر سکتا ہے"....... نوجوان نے نیچے اترتے ہوئے کہا اور عمران بھی نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے ٹیری بھی پھاٹک بند کر کے وہاں پہنچ گیا تھا۔

"ٹیری۔ ان صاحب کا نام تھامس ہے اور یہ بگ باس کے خصوصی مہمان ہیں۔ ان کے احکامات کی تعمیل تم نے اس انداز میں کرنی ہے کہ انہیں معمولی سی شکایت بھی نہ ہو"...... نوجوان نے ٹیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ یس سر۔ آپ بے فکر رہیں سر"...... ٹیری نے جواب دیا۔

"بگ باس کا کوئی خصوصی نمبر بھی بتا دو تاکہ اس سے کبھی براہ راست بات ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"میں بگ باس کو جب رپورٹ دوں گا تو وہ خود ہی یہاں فون کر کے آپ سے بات کر لیں گے اور وہی آپ کو یہ سب کچھ بتا سکتے ہیں"...... نوجوان نے کہا تو عمران نے سر ہلا دیا تو نوجوان واپس کار میں بیٹھا اور اس نے کار بیک کر کے اسے موڑا اور پھر اس کا رخ پھاٹک کی طرف کر دیا۔ ٹیری پھاٹک کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران وہیں کھڑا ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ چند لمحوں بعد ٹیری پھاٹک بند کر کے واپس آگیا۔

"کاریں کہاں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"پیچھے گیراجوں میں ہیں جناب"...... ٹیری نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کتنی کاریں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"چار ہیں۔ مختلف ماڈلز کی ہیں"...... ٹیری نے جواب دیا۔

"کیا تم ڈرائیونگ کر سکتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر"...... ٹیری نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پہلے ایک کار نکالے آؤ اور پھر دوسری اور پھر ایک کار میں میرے ساتھ نیشنل روز گارڈن چلو۔ وہاں سے میں نے اپنے ساتھیوں کو یہاں لے آنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... ٹیری نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا سائیڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

پاور اسکواڈ کے ایکشن گروپ کا چیف جیکارڈ ہیڈ کوارٹر میں اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس۔ جیکارڈ بول رہا ہوں"...... جیکارڈ نے کہا۔

"رچرڈ بول رہا ہوں باس۔ غضب ہو گیا ہے۔ ایکس پوائنٹ خالی پڑا ہے۔ پاکیشیائی ایجنٹ پھر غائب ہو چکے ہیں۔ چیف۔ کرنل ٹارگ بھی ان کے ساتھ ہی غائب ہیں۔ البتہ ان کی کار پورچ میں موجود ہے۔ ان کے ڈرائیور کی گردن توڑ کر ہلاک کیا گیا ہے اور گارڈ روم کے ساتھ گارڈ کی بھی لاش پڑی ہوئی ملی ہے۔ اس کی بھی گردن توڑ کر اسے ہلاک کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پوائنٹ کا چوکیدار بھی اندرونی کمرے میں مردہ پایا گیا ہے۔ اس کی بھی گردن توڑ کر اسے ہلاک کیا جا چکا ہے"...... دوسری طرف سے رچرڈ نے تیز تیز آواز میں رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ وہ ایجنٹ تو نہ صرف بے ہوش تھے بلکہ انہیں بے حس و حرکت کر دینے والے انجکشن بھی لگائے گئے تھے۔ پھر یہ سب کیسے ہو گیا"...... جیکارڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں باس۔ البتہ یہاں ایک آدمی نے جو سامنے والی عمارت کا چوکیدار ہے اس نے بتایا ہے کہ اس نے باس کی کار کو اس کوٹھی کے دو چکر لگاتے دیکھا ہے اور ہر بار اس میں ایکریمین لوگ سوار تھے اور باس اس نے قریب ہی ایک برائے فروخت خالی کوٹھی کے عقب میں بھی اس کار کو جاتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے بھی کار میں موجود مانیٹرنگ سیٹ کو چیک کیا ہے۔ اس سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تھوڑے فاصلے کے لئے کار نے دو چکر لگائے ہیں۔ اس سے لگتا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ کسی طرح ہوش میں آ گئے اور پراسرار طور پر ٹھیک بھی ہو گئے۔ انہوں نے وہاں موجود دونوں آدمیوں کی گردنیں توڑ کر انہیں ہلاک کر دیا۔ اس دوران کرنل ٹارگ ڈرائیور کے ساتھ وہاں پہنچے تو ڈرائیور کو بھی ہلاک کر دیا گیا اور چونکہ یہ پاور اسکواڈ کا پوائنٹ تھا اس لئے یہاں انہوں نے اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھ کر اس خالی کوٹھی میں شفٹ ہو گئے اور کرنل ٹارگ کو بھی ساتھ لے گئے ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کوٹھی کو چیک کروں"...... رچرڈ نے کہا۔

"کس چیز سے چیکنگ کرو گے"...... جیکارڈ نے ہونٹ چباتے

ہوئے کہا۔

"میری کار میں سپیشل وی ایس موجود ہے باس"....... رچرڈ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ جلدی چیک کر کے مجھے رپورٹ دو۔ فوراً"....... جیکارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیکارڈ نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب بے حد اضطراب اور بے چینی کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ اس نے ہونٹ بھینچ رکھے تھے۔

"میں نے کہا بھی تھا چیف کو کہ ان ایجنٹوں کو موقع نہ دیا جائے لیکن چیف نے میری ایک نہ سنی تھی"....... جیکارڈ نے اچانک بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ایک خیال کے تحت وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"اگر کرنل ٹارگ کو یہ ایجنٹ ختم کر دیتے ہیں تو پھر پاور اسکواڈ کا چیف میں بن جاؤں گا"....... اس نے چونک کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں فون پر جمی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جیکارڈ بول رہا ہوں"....... جیکارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ لوگ اس کوٹھی میں موجود ہیں۔ کرنل ٹارگ بھی وہاں موجود ہے۔ وہ یا تو بے ہوش ہیں یا پھر مر چکے ہیں۔ میں نے

چیک کر لیا ہے"....... رچرڈ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ تم ایسا کرو کہ اپنے سیکشن کو فوری طور پر کال کر کے اس کوٹھی کو گھیر لو۔ میزائل گنیں سب کے پاس ہونی چاہئیں۔ میں وہاں پہنچ رہا ہوں۔ پھر حالات دیکھ کر فیصلہ کروں گا لیکن میرے آنے تک کسی کو باہر نہ نکلنے دینا۔ اگر کوئی نکلے تو اسے گولی سے اڑا دینا"....... جیکارڈ نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کار خاصی تیز رفتاری سے اس مخصوص پوائنٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں کرنل ٹارگ کے حکم پر اس کے سیکشن نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو پہنچایا تھا۔ چونکہ یہ پوائنٹ ہیڈ کوارٹر سے زیادہ فاصلے پر نہ تھا اس لئے وہ دس بارہ منٹوں میں ہی وہاں پہنچ گیا۔ وہاں ایکشن گروپ کا ایک آدمی موجود تھا۔

"کہاں ہے وہ کوٹھی۔ جہاں ایجنٹ موجود ہیں۔ میرے ساتھ آؤ"....... جیکارڈ نے کہا تو وہ آدمی اس کے ساتھ ہی کار میں بیٹھ گیا اور پھر اس کے بتانے پر تھوڑے فاصلے پر ایک نو تعمیر شدہ کالونی میں داخل ہوئے اور پھر اسے دور سے ایک کوٹھی کے گرد ایکشن گروپ کے افراد باقاعدہ ہاتھوں میں میزائل گنیں اٹھائے کھڑے نظر آئے تو اس نے کار وہاں لے جا کر روکی اور نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے اس کا نمبر ٹو بھی ایک طرف سے نکل کر اس کی طرف بڑھا۔

"سب اندر ہیں۔ باہر تو کوئی نہیں آیا"....... جیکارڈ نے پوچھا۔

"سب اندر ہیں باس"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ کوٹھی پر میزائل فائر کرو۔ اسے مکمل طور پر تباہ کر دو"۔ جیکارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن چیف کرنل ٹارگ بھی تو اندر ہیں"...... رچرڈ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں اب تک پوچھ گچھ کے بعد ہلاک کر دیا گیا ہو گا۔ اب پاکیشیائی ایجنٹ کسی صورت بھی بچ کر نہیں جانے چاہئیں۔ فائر کرو۔ اٹ از مائی آرڈر"...... جیکارڈ نے غصیلے لہجے میں کہا تو رچرڈ سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا جبکہ جیکارڈ اپنی کار کے ساتھ ہونٹ بھینچ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے جان بوجھ کر فائرنگ کا حکم دیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کرنل ٹارگ بھی ساتھ ہی ختم ہو جائے گا لیکن وہ جانتا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے پر حکومت اس قدر خوش ہو گی کہ کرنل ٹارگ کی ہلاکت کی کوئی اہمیت باقی نہ رہے گی اور پھر اسے پاور اسکواڈ کا چیف بنا دیا جائے گا اور پھر تھوڑی دیر بعد تین اطراف سے کوٹھی پر میزائل فائر ہونے شروع ہو گئے کیونکہ چوتھی سائیڈ پر ایک اور کوٹھی اس کوٹھی کے ساتھ جڑی ہوئی تھی۔ یہاں دو دو کوٹھیوں کو ملا کر ایک ہی بلاک بنایا گیا تھا۔ اس ملحقہ کوٹھی کے بعد بھی سڑک تھی۔ میزائل فائر کرنے کے بعد روک دیئے گئے۔ پوری کالونی میں ان دھماکوں کی وجہ سے افراتفری کا سا عالم پھیل گیا۔ لوگ کوٹھیوں سے نکل کر ادھر ادھر اس انداز میں بھاگتے نظر آ رہے تھے جیسے کسی دشمن فوج

نے کالونی پر حملہ کر دیا ہو لیکن جیکارڈ کی نظریں اس تباہ ہونے والی کوٹھی پر جمی ہوئی تھیں۔ یہ میزائل خصوصی ساخت کے تھے اور ان کی رینج بھی بے حد محدود تھی۔ کافی تعداد میں میزائل فائر ہونے کے باوجود صرف وہی کوٹھی تباہ ہو رہی تھی جس پر فائرنگ کی گئی تھی۔ ساتھ والی کوٹھی اسی طرح محفوظ تھی البتہ اس کوٹھی کا پھاٹک بند تھا اور اس میں سے کوئی باہر نہ آیا تھا لیکن جیکارڈ کی توجہ اس طرف نہ تھی۔ مخصوص ساخت کے ان میزائلوں کی یہ بھی خصوصیت تھی کہ ان سے صرف بلڈنگ تباہ ہوتی تھی۔ اسے آگ نہ لگتی تھی البتہ ان میزائلوں کی فائرنگ سے دھواں ضرور پھیلتا تھا اور اس وقت اس کوٹھی تو کیا بلکہ ملحقہ کوٹھی اور ارد گرد کے سارے علاقے پر دھوئیں اور گرد کی دبیز چادر سی چھائی ہوئی نظر آ رہی تھی لیکن جیکارڈ جانتا تھا کہ ابھی یہ دھواں چھٹ جائے گا اور گرد بیٹھ جائے گی۔ اسی لمحے دور سے پولیس گاڑیوں کے تیز سائرن سنائی دینے لگے تو جیکارڈ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس کے سارے ساتھی اب واپس سڑک کی طرف آ چکے تھے۔ تھوڑی دیر بعد پولیس کی کئی گاڑیاں سائرن بجاتی وہاں پہنچ گئیں اور انہوں نے تباہ شدہ کوٹھی کو مخصوص انداز میں گھیرے میں لے لیا۔ ایک پولیس کار جیکارڈ کے سامنے آ کر رکی اور اس میں سے ایک آفیسر باہر نکلا۔

"یہ کارروائی کس نے کی ہے"...... پولیس آفیسر نے جیکارڈ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جس کے ساتھ ہی ایکشن گروپ کے دو آدمی

ہاتھوں میں میزائل گنیں اٹھائے کھڑے تھے۔

" پاور اسکواڈ نے۔یہاں ملک دشمن ایجنٹ موجود تھے"۔ جیکارڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک سرکاری کارڈ نکال کر آفیسر کے سامنے کر دیا۔

" اوہ۔ یس سر۔ یس سر"...... آفیسر نے کارڈ دیکھتے ہی باقاعدہ سیلوٹ مارتے ہوئے کہا۔

" اپنے آدمیوں کو واپس لے جاؤ۔یہاں رش نہیں ہونا چاہئے"۔ جیکارڈ نے کارڈ واپس جیب میں ڈالتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس سر"...... آفیسر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر کار میں بیٹھ گیا۔ اس نے شاید کار کے اندر موجود وائرلیس پر باقی پولیس کاروں کو بھی واپسی کا پیغام دے دیا تھا کیونکہ ساری کاریں ایک ایک کر کے واپس چلی گئیں اور سب سے آخر میں اس آفیسر کی کار بھی چلی گئی۔ اسی لمحے فائر بریگیڈ کی دو گاڑیاں مخصوص سائرن بجاتی ہوئی وہاں پہنچ گئیں۔

" پاور اسکواڈ"...... جیکارڈ نے اس کے آفیسر کو بھی کارڈ دکھاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ یس سر۔یہاں کیا ہوا ہے سر"...... آفیسر نے بھی اسے سیلوٹ مارتے ہوئے کہا۔

" اس کوٹھی میں غیر ملکی دشمن ایجنٹ موجود تھے جن کے خاتمے کے لئے میزائل فائر کر کے اس کوٹھی کو تباہ کیا گیا ہے۔ اب آپ

نے اس کا ملبہ ہٹا کر اندر موجود ایجنٹوں کی لاشیں نکالنی ہیں تاکہ انہیں پرائم منسٹر صاحب کے سامنے پیش کیا جاسکے"...... جیکارڈ نے کہا۔

" یس سر"...... اس آفیسر نے جواب دیا اور واپس اپنی گاڑی کی طرف مڑ گیا۔ اب دھواں اور گرد بیٹھ چکی تھی البتہ اب لوگ دور دور کھڑے اس کوٹھی کی طرف دیکھ رہے تھے اور آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ شاید پولیس کاروں کی آمد اور واپسی سے انہیں بہرحال اطمینان ہو گیا تھا کہ یہ کارروائی بہرحال سرکاری ہے اس لئے انہیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ پھر فائر بریگیڈ کے عملے نے انتہائی تیزی سے اپنے مخصوص انداز میں کام شروع کر دیا اور ملبہ ہٹایا جانے لگا۔

" رچرڈ تم جا کر چیک کرو اور جیسے جیسے لاشیں ملتی جائیں انہیں علیحدہ علیحدہ رکھواتے جاؤ۔ تعداد کا تو تمہیں علم ہے۔ جب ان کی تعداد پوری ہو جائے تو مجھے رپورٹ دینا۔ میں یہیں موجود ہوں"۔ جیکارڈ نے کہا۔

" یس باس"۔ رچرڈ نے جو اس کے قریب موجود تھا جواب دیا۔

" اور سنو۔ اپنے باقی سیکشن کو واپس بھجوا دو۔ اب ان کی یہاں موجودگی کی ضرورت نہیں"...... جیکارڈ نے کہا اور رچرڈ اثبات میں سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایکشن گروپ کے لوگ کاروں میں بیٹھ کر واپس چلے گئے البتہ رچرڈ کی کار وہاں قریب ہی کھڑی نظر آ رہی تھی اور وہ تباہ شدہ کوٹھی کے اندر گیا ہوا تھا۔ وہاں

ملبہ ہٹانے کا کام انتہائی مخصوص انداز میں اور تیزی سے کیا جا رہا تھا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد رچرڈ دوڑتا ہوا واپس آیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

" باس۔ باس۔ غضب ہو گیا"....... رچرڈ نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

" کیا ہوا۔ کیا لاشیں ناقابل شناخت ہو چکی ہیں"۔ جیکارڈ نے کہا۔

" وہاں سے صرف کرنل ٹارگ کی لاش ملی ہے باس اور کوئی لاش موجود نہیں ہے"....... رچرڈ نے کہا تو جیکارڈ بے اختیار اچھل پڑا۔ اسے اپنے ذہن میں آندھیاں سی چلتی محسوس ہونے لگیں۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جب وہ اندر موجود تھے اور باہر نہیں آئے تو وہ کہاں جا سکتے ہیں۔ دیکھو۔ وہاں شاید کوئی تہہ خانہ ہو"۔ جیکارڈ نے کہا۔

" نہیں باس۔ چیکنگ کر لی گئی ہے۔ میرا بھی یہی خیال تھا لیکن خیال غلط ثابت ہوا ہے۔ کرنل ٹارگ کی گردن ٹوٹی ہوئی ہے"۔ رچرڈ نے کہا تو جیکارڈ نے بے اختیار اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیا۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ پہلے ہی کرنل ٹارگ کو ہلاک کر چکے تھے اور پھر کسی طرح نکل گئے۔ آؤ۔ اس ساتھ والی کوٹھی کو دیکھتے ہیں۔ شاید وہ یہاں چھپے ہوئے ہوں"....... جیکارڈ نے کہا۔

" آپ یہاں ٹھہریں باس۔ میں خود چیک کر کے آتا ہوں"۔ رچرڈ

نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ ملحقہ کوٹھی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پہلے کال بیل کا بٹن پریس کیا لیکن جب کوئی جواب نہ ملا تو وہ پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود گیا۔ جیکارڈ کو بہرحال اطمینان ہو گیا تھا کہ کرنل ٹارگ پہلے ہی ہلاک ہو چکا تھا اس لئے اب کرنل ٹارگ کی ہلاکت کا الزام اس پر نہیں آئے گا۔ البتہ وہ یہ سوچ سوچ کر حیران ہو رہا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ آخر اچانک کہاں غائب ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ رچرڈ کوٹھی سے واپس آنے کی بجائے سائیڈ سے نکل کر اس طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔

" باس۔ ملحقہ کوٹھی خالی تھی۔ اس کے چوکیدار کی گردن بھی توڑ دی گئی ہے اور سائیڈ روڈ پر دروازہ ہے جو کھلا ہوا ملا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ خطرہ بھانپتے ہی سائیڈ کوٹھی میں گئے اور پھر دھوئیں اور گرد کی آڑ میں نکل گئے"....... رچرڈ نے کہا۔

" کیا تم نے سائیڈ روڈ پر پکٹنگ نہیں کر رکھی تھی"....... جیکارڈ نے چونک کر کہا۔

" پہلے کرائی تھی لیکن جب آپ آئے اور فائرنگ شروع ہو گئی تو وہ لوگ بھی ادھر آ گئے۔ ہمارے تو تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے"....... رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا مشن ناکام رہا۔ اب انہیں پھر تلاش کرنا ہو گا اور اب مجھے فوری طور پر پرائم منسٹر صاحب کو رپورٹ دینا ہو گی۔ تم کرنل ٹارگ کی لاش ہیڈ کوارٹر پہنچاؤ میں

وہیں جا رہا ہوں"...... جیکارڈ نے کہا اور مڑ کر کار میں بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار تیز رفتاری سے واپس ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ہیڈ کوارٹر پہنچ کر وہ سیدھا اپنے آفس میں گیا اور اس نے فون کا رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس پی اے ٹو پرائم منسٹر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پاور اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر سے ایکشن گروپ کا چیف جیکارڈ بول رہا ہوں۔ پرائم منسٹر صاحب کو فوری طور پر انتہائی اہم رپورٹ دینی ہے۔ اٹ از ایمرجنسی"...... جیکارڈ نے کہا۔

"ہولڈ کریں میں معلوم کرتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد پی اے کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... جیکارڈ نے جواب دیا۔

"بات کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جناب میں جیکارڈ بول رہا ہوں پاور اسکواڈ کے ایکشن گروپ کا چیف"...... جیکارڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں تم نے کال کی ہے۔ کرنل ٹارگ کہاں ہیں"...... پرائم منسٹر کے لہجے میں ناگواری کا عنصر موجود تھا۔

"کرنل ٹارگ کو ہلاک کر دیا گیا ہے جناب"...... جیکارڈ نے جواب دیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کیا مطلب"۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"سر۔ کرنل ٹارگ نے ایکشن گروپ کی مدد سے پاکیشیائی ایجنٹوں کی پناہ گاہ کا سراغ لگا لیا تھا۔ پھر ان کے حکم پر انہیں اس رہائش گاہ میں بے ہوش کر دیا گیا۔ اس کے بعد کرنل صاحب وہاں خود آئے اور ان کے حکم پر ہم نے ان ایجنٹوں کو بے ہوشی کے عالم میں ہی بے حس و حرکت کرنے والے انجکشن لگا دیئے۔ اس کے بعد کرنل صاحب نے انہیں ایک خصوصی پوائنٹ پر پہنچانے کا حکم دیا۔ ہم نے ان کے حکم کی تعمیل کر دی۔ پھر کرنل صاحب خود بھی اس پوائنٹ پر چلے گئے۔ میں نے ایک ضروری کام کے سلسلے میں وہاں ان سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تو وہاں سے کوئی جواب نہ ملا جس پر میں نے اپنے نمبر ٹو کو وہاں پوزیشن معلوم کرنے کے لئے بھیجا تو پتہ چلا کہ وہاں رہنے والے چوکیدار ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور کرنل ٹارگ اور پاکیشیائی ایجنٹ غائب ہیں جس پر میں اور میرا ایکشن گروپ حرکت میں آ گیا اور ہم نے اس پوائنٹ سے قریب ہی ایک دوسری کوٹھی میں ان کی موجودگی کا سراغ لگایا اور خصوصی مشینری سے چیکنگ کی گئی تو معلوم ہوا کہ انہوں نے کرنل ٹارگ کو بھی گردن توڑ کر ہلاک کر دیا ہے اور اب وہ وہاں سے فرار ہونے کی تیاریاں کر رہے ہیں تو میں نے اس کوٹھی کو گھیرے میں لے کر کوٹھی پر میزائل فائر کرا دیئے تاکہ انہیں ختم کیا جا سکے لیکن جناب

جب دھواں اور گرد بیٹھی اور فائر بریگیڈ کے عملے نے ملبہ ہٹایا تو پتہ چلا کہ وہاں صرف کرنل ٹارگ کی لاش موجود ہے۔ ایجنٹ غائب ہیں۔ انکوائری کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ شاید خطرے کو بھانپتے ہوئے ملحقہ کوٹھی میں گئے اور وہاں کے چوکیدار کو بھی انہوں نے گردن توڑ کر ہلاک کیا اور پھر سائیڈ روڈ پر کھلنے والے دروازے سے دھوئیں اور گرد کا فائدہ اٹھا کر وہ نکل گئے۔ ہمارے چونکہ تصور میں بھی نہ تھا کہ وہ ایسا کر سکتے ہیں اس لئے ہم انہیں وہاں چیک ہی نہ کر سکے"...... جیکارڈ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ویری بیڈ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ کوئی ایجنسی بھی ان کے مقابلے میں کامیاب نہیں ہو رہی۔ سب کا خاتمہ وہ آسانی سے کر دیتے ہیں۔ ویری بیڈ"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

" سر۔ میرا گروپ اب انہیں تلاش کر رہا ہے اور مجھے یقین ہے جناب کہ ہم انہیں ٹریس کر کے ہلاک کر دیں گے"...... جیکارڈ نے کہا۔

" تم کہاں سے کال کر رہے ہو"...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

" پاور اسکواڈ کے ہیڈ کوارٹر سے"...... جیکارڈ نے جواب دیا۔

" اوکے۔ میں صدر صاحب سے بات کر کے پھر تمہیں فون کر کے مزید احکامات دوں گا۔ میرے احکامات کا انتظار کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیکارڈ نے رسیور رکھا اور اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیا۔ اس کا انداز ایسا

تھا جیسے اس کے ذہن سے بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔ پھر تھوڑی دیر بعد رچرڈ کمرے میں داخل ہوا۔

" کیا ہوا۔ لے آئے ہو لاش"...... جیکارڈ نے چونک کر پوچھا۔

" یس باس"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

" بیٹھو۔ اب ہم نے ان ایجنٹوں کو ہر صورت میں ٹریس کرنا ہے کیونکہ اب یہ ذمہ داری ہماری ہی ہو گی"...... جیکارڈ نے کہا۔

" لیکن ہو سکتا ہے باس کہ پہلے میجر وکٹر اور پھر کرنل ٹارگ کی ہلاکت کے بعد ہماری یہ ایجنسی ہی ختم کر دی جائے"...... رچرڈ نے کہا۔

" اوہ۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ دیکھو"...... جیکارڈ نے کہا۔

" ہمیں پھر ملٹری انٹیلی جنس میں جانا ہو گا جبکہ ہم یہاں زیادہ آسانیاں حاصل کر رہے ہیں"...... رچرڈ نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ اسے قائم رکھا جائے گا لیکن دیکھو کیا ہوتا ہے"...... جیکارڈ نے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جیکارڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس"...... جیکارڈ نے کہا۔

" باس۔ پی اے ٹو پرائم منسٹر لائن پر ہیں۔ بات کیجئے"۔ دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر فون آپریٹر کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

" ہیلو۔ جیکارڈ بول رہا ہوں"...... جیکارڈ نے کہا۔

" پرائم منسٹر صاحب سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا

"ہیلو سر۔ میں جیکارڈ بول رہا ہوں"...... جیکارڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارے سیکشن گروپ میں کتنے آدمی شامل ہیں"...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"مجھ سمیت بارہ جناب"...... جیکارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ صدر صاحب نے پاور اسکواڈ ہیڈ کوارٹر ختم کرنے کے احکامات دے دیئے ہیں اور تنظیم بھی ختم کی جا رہی ہے البتہ تم اپنے گروپ سمیت فوری طور پر آمان بند کے قریب وڈ فیکٹری پر رپورٹ کر دو۔ وہاں میجر جانسن چیف سیکورٹی آفیسر کے طور پر موجود ہے۔ تم نے اور تمہارے گروپ نے اب وہاں میجر جانسن کے تحت ڈیوٹی دینی ہے کیونکہ اب ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کرنے میں وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ بہرحال مشن مکمل کرنے کے لئے منی بجلی گھر پہنچیں گے اور وہاں تم لوگ ان سے آسانی سے نمٹ سکتے ہو۔ میجر جانسن کو خصوصی احکامات دے دیئے گئے ہیں"۔ وزیراعظم نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن کرنل ٹارگ کی لاش یہاں ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے اور یہاں عملہ اور مشینری بھی ہے"...... جیکارڈ نے کہا۔

"اس کی فکر مت کرو۔ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو احکامات دے دیئے گئے ہیں۔ وہ خود ہی سارا انتظام کر لیں گے۔ تم اپنے

گروپ کے ساتھ فوراً میجر جانسن کو رپورٹ کرو"...... وزیراعظم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور جیکارڈ نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے وزیراعظم کے احکامات سے رچرڈ کو بھی آگاہ کر دیا۔

"مجھے جو خدشہ تھا باس وہی ہوا"...... رچرڈ نے کہا۔

"بہرحال ہم نے کام کرنا ہے۔ تم گروپ کو اکٹھا کرو تاکہ ہم فوراً یہاں سے روانہ ہو کر میجر جانسن کو رپورٹ کریں اور ان کے تحت کام کریں۔ ویسے یہ اچھا فیصلہ ہے۔ مجھے پسند آیا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کرنا اب وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ وہ بہرحال وہاں پہنچیں گے اور وہاں ان سے آسانی سے نمٹا جا سکتا ہے"...... جیکارڈ نے کہا۔

"یس باس"...... رچرڈ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"جب سب لوگ تیار ہو جائیں تو مجھے اطلاع کر دینا"۔ جیکارڈ نے کہا اور رچرڈ سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ جیکارڈ نے طویل سانس لیتے ہوئے کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات بہرحال نظر آ رہے تھے کیونکہ اس کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی تھی کہ کرنل ٹارگ کے بعد اسے پاور اسکواڈ کا چیف بنا دیا جائے گا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس کوٹھی میں موجود تھا جو اس نے اے اے کی مدد سے حاصل کی تھی۔ عمران یہاں موجود ٹیری کے ساتھ دو کاروں میں نیشنل روز گارڈن گیا تھا اور پھر وہاں سے وہ سب واپس اس کوٹھی میں آ گئے تھے۔ ٹیری اس وقت کچن میں ان کے لئے کھانے کا بندوبست کرنے میں مصروف تھا جبکہ وہ سب بڑے کمرے میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"عمران صاحب۔ اس بار معاملات کنٹرول میں نہیں آ رہے اور ہم مسلسل غیر ضروری معاملات میں الجھتے چلے جا رہے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ اس بار اسرائیلی حکام نے ایرو میزائل لیبارٹری کا محل وقوع مکمل طور پر راز میں رکھ کر ہمیں پریشان کیا ہے لیکن اب جبکہ اس کے محل وقوع کا علم ہو چکا ہے اب ہم نے تمام تر توجہ اس

ٹارگٹ کو ہٹ کرنے پر لگانی ہے"...... عمران نے کہا۔

"مس جولیا نے جو کچھ بتایا ہے اس کے مطابق تو راستہ یقیناً اس چھوٹی سی وڈ فیکٹری سے ہی جاتا ہو گا۔ لیکن یہ لیبارٹری منی بجلی گھر کے نیچے ہونے کی بجائے اس سے ملحقہ بڑی وڈ فیکٹری کے نیچے ہونی چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میرا بھی یہی خیال ہے"...... جولیا نے کہا۔

"جولیا نے جو کچھ بتایا ہے اس سے میں بھی اسی نتیجے پر پہنچا ہوں۔ لیکن اس کا تو یہی مطلب ہوا کہ پہلے کی طرح یہاں بھی ڈاج دیا جا رہا ہے۔ لیبارٹری منی بجلی گھر کے نیچے بتائی جا رہی ہے جبکہ جولیا کے مطابق یہ اس بڑی وڈ فیکٹری کے نیچے ہے"...... عمران نے کہا۔

"میری بات کی تصدیق اس طرح بھی ہو جاتی ہے کہ اس چھوٹی وڈ فیکٹری کے سامنے رکنے کی وجہ سے ہمیں باقاعدہ اندر لے جا کر چیکنگ کی گئی اور پھر ہماری نگرانی کرا کر ٹیم کو ٹریس کیا گیا۔ اگر لیبارٹری منی بجلی گھر کے نیچے ہوتی تو وڈ فیکٹری کو اس قدر اہمیت نہ دی جاتی"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ساتھ ہونے والے واقعے سے تو میں بھی کنفرم ہو گیا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کرنل ٹارگ کی ہلاکت کے بعد شاید وہ اس تنظیم کا خاتمہ کر دیں۔ ایسی صورت میں یقیناً اس لیبارٹری کی حفاظت کے لئے دوبارہ جی پی فائیو اور ریڈ اتھارٹی کو سامنے لایا جائے

گا۔ ہمیں اس پہلو پر بھی سوچنا چاہیے"...... صدیقی نے کہا۔

"تم سب بس سوچتے ہی رہو گے۔ یہ سوچنے کا ہی نتیجہ ہے کہ ہم یہاں احمقوں کی طرح مارے مارے پھر رہے ہیں۔ اب جبکہ ہمیں اس لیبارٹری کا علم ہو چکا ہے تو اب سوچنے کی کون سی بات رہ گئی ہے۔ کوئی بھی ایجنسی سامنے آئے ہمیں اس سے کیا غرض ہے۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ویسے عمران صاحب۔ تنویر کی رائے ان حالات میں سب سے بہتر ہے"...... صالحہ نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اندھا حملہ الٹا ہمارے لئے نقصان دہ ثابت ہو گا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے ایک گروپ رات کو ان دونوں فیکٹریوں پر قبضہ کرے۔ اس کے بعد اندرونی حفاظتی انتظامات معلوم کر کے خصوصی اسلحہ وہاں لے جایا جائے اور پھر اس لیبارٹری میں داخل ہوا جائے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس قبضے کے لئے وہاں لامحالہ فائرنگ ہو گی۔ اس طرح معاملات تو بہرحال کھل جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"بے ہوش کر دینے والی گیس بھی تو اندر فائر ہو سکتی ہے۔" صدیقی نے کہا۔

"نہیں۔ اس کے لئے وہاں یقیناً خصوصی انتظامات ہوں گے۔ جولیا نے بتایا ہے کہ چھوٹی وڈ فیکٹری کی اصل عمارت ہر طرف سے بند تھی۔ صرف وہ گارڈ روم اور اس سے ملحقہ کمرہ اوپن تھا۔ پھر عمارت

کو بنایا ہی اس نقطہ نظر سے ہو گا کہ وہاں اگر گیس فائر کی جائے تو اس کے اثرات اندرونی طور پر نہ پڑیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر وہاں خاموشی سے قبضہ کرنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"بڑی آسان ترکیب ہے کہ وہاں سائیلنسر لگا اسلحہ استعمال کیا جائے اور میک اپ باکس ساتھ لے جایا جائے اور وہاں جانے والے ان میں سے اپنے مطلب کے آدمیوں کا میک اپ کر لیں۔ پھر ان کے مین آدمی سے معلومات حاصل کی جائیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی پہلی بات تو درست ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن دوسری بات درست نہیں ہے کیونکہ ضروری نہیں کہ جو گروپ وہاں جائے ان کے مطلب کے آدمی بھی وہاں موجود ہوں اور جہاں تک ان سے معلومات حاصل کرنے کی بات ہے تو ضروری نہیں کہ ایرو میزائل لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات کا انہیں علم ہو۔ میرا خیال ہے کہ اسے انتہائی خفیہ رکھا گیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"عمران صاحب۔ دونوں فیکٹریوں پر قبضہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف اس چھوٹی فیکٹری پر قبضہ کر لیا جائے اور پھر وہاں سے راستہ کھول کر اندر رہ کر لیبارٹری تباہ کر دی جائے اور یہ کام ہم سب کو مل کر کرنا چاہیے"...... اس بار نعمانی نے کہا۔

" تم سب اس سوچ بچار کو چھوڑو۔ مجھے اسلحہ دو اور دو تین ساتھی۔ پھر دیکھو میں کس طرح اس لیبارٹری کو تباہ کر دیتا ہوں۔ تم یہاں بیٹھے سوچ بچار کرتے رہو"....... تنویر سے رہا نہ گیا تو وہ ایک بار پھر بول پڑا۔

" عمران صاحب۔ تنویر صاحب درست کہہ رہے ہیں۔ اب واقعی سوچ بچار کا وقت نہیں رہا۔ جس قدر ہم تحفظات کا شکار ہوں گے اتنے ہی معاملات ہمارے ہاتھوں سے نکلتے جائیں گے اس لئے ہم سب وہاں جاتے ہیں اور پھر بسم اللہ کر کے حملے کا آغاز کر دیا جائے۔ زیادہ سے زیادہ یہی کہ ہم وہاں سائیلنسر لگے ہتھیار استعمال کریں اور بس"....... صدیقی نے کہا اور پھر ایک ایک کر کے سب نے کسی نہ کسی انداز میں تنویر کی بات کی تائید کر دی اور سب سے آخر میں جولیا نے تائید کی تو تنویر کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

" ٹھیک ہے۔ اگر تم سب اس تجویز پر رضامند ہو تو تم گروپ بھی خود ہی منتخب کر لو۔ اسلحہ یہاں موجود ہو گا اور کاریں بھی ہیں۔ جاؤ اور مشن مکمل کرو"....... عمران نے کہا تو جولیا سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

" کیا مطلب۔ کیا تم یہ مشن مکمل نہیں کرو گے"....... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں خودکشی کو حرام سمجھتا ہوں"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

" تم صرف اس لئے اس تجویز کی مخالفت کر رہے ہو کہ یہ تجویز تنویر کی ہے۔ کیوں"....... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" ظاہر ہے اب رقیب روسیاہ۔ سوری رقیب روسفید کی تجاویز قبول ہونا شروع ہو گئیں تو مجھے باقی ساری عمر ہجر و فراق پر مبنی غزلیں ہی سننی پڑیں گی"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ موجودہ حالات میں یہ بہترین تجویز ہے اس لئے ایسا ہی ہو گا"....... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں نے منع تو نہیں کیا"....... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ تم بھی ساتھ جاؤ گے"....... جولیا نے اسی لہجے میں کہا۔

" تنویر سے پوچھ لو پہلے۔ ہو سکتا ہے کہ میرے ساتھ جانے کی بات سن کر وہ اپنی تجویز ہی واپس لے لے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" پاکیشیا کے مفاد میں تم کیا میں کسی کے تحت بھی کام کر سکتا ہوں"....... تنویر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اب بولو۔ شرم نہیں آئی تمہیں یہ بات سن کر"....... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" واقعی شرم والی بات ہے۔ کیوں صفدر"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ آپ کی بات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے ذہن

میں کوئی متبادل پلان موجود ہے۔ آپ وہ بتا دیں تاکہ اگر کوئی سیف پلان ہو تو اسی پر عمل کر لیا جائے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"متبادل پلان تو یہی ہو سکتا ہے کہ اب تمہاری بجائے میں خطبہ نکاح یاد کرنے کی کوشش کروں تاکہ چلو تمہاری اور صالحہ کی زندگیوں میں تو بہار لائی جا سکے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ احمق آدمی ہے اور احمق آدمی سے اس کے علاوہ اور کیا توقع کی جا سکتی ہے۔ نانسنس۔ اس قدر اہم مسئلے پر بھی بکواس شروع کر دی ہے۔ نانسنس"...... جولیا نے حقیقتاً انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ آپ اپنے آپ کو پلیز کنٹرول میں رکھیں۔ عمران صاحب جان بوجھ کر ایسی باتیں کرتے ہیں تاکہ اصل موضوع گول ہو جائے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جولیا۔ تم میرے ساتھ چلو۔ باقی جو ساتھی ساتھ جانا چاہیں بھی تیار ہو جائیں۔ ہم یہ مشن مکمل کر کے ابھی واپس آ جائیں گے"۔ تنویر نے کہا۔

"ٹھہرو تنویر۔ زیادہ جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ عمران صاحب کو چیف ویسے ہی ٹیم کا لیڈر نہیں بنا دیتا۔ اسے معلوم ہے کہ عمران میں کیا صلاحیتیں ہیں"...... کیپٹن شکیل نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شکریہ۔ شکریہ۔ اس تعریف کے لئے بے حد شکریہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر یہاں بیٹھنا ہی فضول ہے۔ جب تم کوئی پلان بنا لو تو مجھے اطلاع دے دینا۔ میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں"...... جولیا نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی تنویر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں بھی اپنے کمرے میں جا رہا ہوں"...... تنویر نے کہا۔

"بیٹھ جاؤ تم دونوں اور میری بات غور سے سنو"...... اچانک عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا اور تنویر دونوں بے اختیار جس انداز میں اٹھے تھے اسی انداز میں بیٹھ گئے۔

"ہم اس وقت اسرائیل میں ہیں۔ اگر تم یہ سمجھ رہے ہو کہ ہمارے خلاف صرف ایک ایجنسی کام کر رہی ہو گی تو یہ سوچ ذہن سے نکال دو۔ پاور اسکواڈ تو صرف سامنے ہے ورنہ ہماری تلاش میں یقیناً جی پی فائیو، ریڈ اتھارٹی اور نجانے کتنی ایجنسیاں مصروف ہوں گی اور چونکہ انہیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ ہمیں اس لیبارٹری کے محل وقوع کا علم ہو چکا ہے اس لئے اب لامحالہ انہوں نے اس لیبارٹری کے گرد نجانے کتنے حصار قائم کر دیئے ہوں گے۔ انہیں علم ہے کہ اب ہم نے براہ راست ٹارگٹ پر کام کرنا ہے اس لئے جذباتی ہو کر سوچنا خودکشی کے مترادف ہے۔ ہمیں بہت کچھ سوچ سمجھ کر یہ ٹارگٹ ہٹ کرنا ہے اور پھر ہم نے زندہ سلامت واپس بھی آنا ہے

اور اسرائیل سے بھی نکلنا ہے"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا اور تنویر دونوں کے چہروں پر ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ باتیں اسی طرح سنجیدگی سے تم پہلے نہیں کر سکتے تھے"۔ جولیا نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان اور اس کی ڈپٹی چیف کو میں اپنے سے زیادہ عقلمند سمجھتا ہوں اس لئے مجھے معلوم ہے کہ تم سب موجودہ حالات کا پوری طرح ادراک رکھتے ہو۔ لیکن تمہارے ساتھ مسئلہ صرف اتنا ہے کہ تم کبھی کبھی ہمارے ایک قومی شاعر کے کہے ہوئے شعر پر عمل کرنا شروع کر دیتے ہو جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ دل کے ساتھ لازماً پاسبان عقل کو رہنا چاہئے لیکن کبھی کبھی دل کو تنہا چھوڑ دینا چاہئے اور بس یہی مسئلہ ہے کہ تم کبھی کبھی اس شعر پر عمل کرتے ہوئے عقل کو خواب آور گولیاں کھلا کر دل کو تنہا چھوڑ دیتے ہو"....... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"اور چونکہ تمہارے پاس دل ہی نہیں ہے اس لئے تم صرف عقل تک ہی محدود رہتے ہو۔ ٹھیک ہے آئی ایم سوری"....... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ویسے مجھے تنویر کی تجویز سے اتفاق ہے"....... عمران نے کہا تو جولیا اور تنویر ایک بار پھر اچھل پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ ابھی اس تجویز کے خلاف اتنی لمبی چوڑی تقریر

کی ہے تم نے اور اب کہہ رہے ہو کہ تمہیں اس سے اتفاق ہے"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ تنویر کے چہرے پر بھی حیرت تھی جبکہ باقی ساتھی صرف مسکرا رہے تھے۔

"تنویر کی تجویز یہی ہے ناں کہ ٹارگٹ پر ریڈ کیا جائے اور مجھے اس سے اتفاق ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس بار جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم سے خدا سمجھے۔ تم سے تو بات کرنا اپنے آپ کو عذاب میں ڈالنے کے مترادف ہے"....... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر انہوں نے حصار قائم کر رکھے ہوں گے تو کیا ہمیں پہلے ان حصاروں کو توڑنا ہو گا۔ پھر تو ہم خواہ مخواہ کے چکر میں پھنس جائیں گے"....... صفدر نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ اسی لئے تو میں چاہتا ہوں کہ یہ حصار ویسے ہی کام کرتے رہیں اور ہم ٹارگٹ ہٹ کر لیں"....... عمران نے کہا اور اسی لمحے سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور گھنٹی کی آواز سن کر سب بے اختیار چونک پڑے۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"....... عمران نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"تھامس بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ یس۔ کیا معلوم ہو گیا ہے کہ ایکریمیا میں کیا بھاؤ چل رہا

ہے"....... عمران نے کہا۔
" بھاؤ میں خاصی تیزی آچکی ہے اس لئے آپ کو اس خریداری کا
ارادہ ملتوی کرنا ہو گا"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔
" کتنے عرصے تک"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
" کم از کم ایک ہفتے تک خیال ہے کہ بھاؤ تیز رہے گا اس کے بعد
اس میں کمی آجائے گی"....... تھامس نے جواب دیا۔
" یہ خیال کس نے ظاہر کیا ہے"....... عمران نے پوچھا۔
" ناور گرین کارپوریشن سے معلوم ہوا ہے اور ان کی بات
مصدقہ ہوتی ہے"....... تھامس نے جواب دیا۔
" اوکے ۔ پھر مجبوری ہے۔ شکریہ "....... عمران نے کہا اور رسیور
رکھ دیا۔
" کیا مطلب ۔ کیا ہمیں ایک ہفتے انتظار کرنا ہو گا"....... جولیا نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔
" نہیں۔ یہ کوڈ گفتگو تھی تاکہ اگر فون کال چیک ہو رہی ہو تو
اس کال کو بھی کاروباری سمجھ کر نظرانداز کر دیا جائے ۔
" تھامس اے اے کا انتہائی خاص آدمی ہے اور اس کے ہاتھ بے
حد لمبے ہیں۔ اس نے جو کچھ بتایا ہے اس کے مطابق حکومت کی تمام
تر توجہ اس ٹارگٹ پر ہی ہے اور ایک ہفتے سے اس کی مراد ہے کہ
ہمیں ساتویں سڑک پر جانا ہو گا جہاں سکائی نامی ہوٹل ہے۔ اس کے
مینجر گارن سے ملنا ہو گا جو ہمیں مزید تفصیل بتائے گا تاکہ ہم تفصیلی

پلاننگ بنا سکیں"....... عمران نے کہا تو سب نے بے اختیار ایک
طویل سانس لیا۔
" عمران صاحب یہ نیا کوڈ ہے کہ تھامس کو بھی علم تھا اور آپ
کو بھی۔ کیا آپ نے پہلے اس سے یہ کوڈ طے کیا تھا"....... کیپٹن
شکیل نے کہا۔
" ہاں اور یہ ضروری تھا۔ بہرحال اب مجھے وہاں جانا ہو گا تاکہ مزید
تفصیلات حاصل کر کے آج رات کو وہاں ریڈ کر دیا جائے اور واپسی
کی بھی کوئی فول پروف پلاننگ بنائی جا سکے "....... عمران نے کہا اور
سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے ر
ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ریڈ اتھارٹی کے کرنل پائیک کی کال ہے باس"...... دوسر
طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ کراؤ بات"...... کرنل ڈیوڈ نے چونک کر کہا۔

"ہیلو۔ پائیک بول رہا ہوں۔ کرنل ڈیوڈ"...... چند لمحوں
کرنل پائیک کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس کرنل پائیک۔ کیسے کال کی ہے۔ کوئی خاص بات
کرنل ڈیوڈ نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ ایسے را
عام طور پر ان کے درمیان نہ ہوتے تھے۔

"آپ کو اطلاع مل چکی ہو گی کہ پاور اسکواڈ کے میجر ڈکر

پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہلاک کر دیا ہے"...... کرنل پائیک نے کہا۔

"ہاں۔ اور یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ صدر صاحب نے پریذیڈنٹ ہاؤس کے چیف پروٹوکول آفیسر کرنل ٹارگ کو پاور اسکواڈ کا نیا انچارج بنا دیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ کرنل ٹارگ ایکریمیا کی بلیک ایجنسی کا تربیت یافتہ ہے اور مجھے یہ سن کر بے حد افسوس ہوا ہے کہ اس بار ہمیں اس طرح علیحدہ کر دیا گیا ہے جیسے ہم کسی وبائی بیماری کے مریض ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ واقعی اس بار ایسا ہی ہوا ہے لیکن ابھی ابھی مجھے ایک اور اطلاع ملی ہے جسے میں نے کنفرم بھی کر لیا ہے اور وہ یہ ہے کہ کرنل ٹارگ کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اور یہ کام بھی پاکیشیائی ایجنٹوں کا ہے اور صدر صاحب نے پاور اسکواڈ کو ختم کر دیا ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر آف کر دیا گیا ہے"...... کرنل پائیک نے ہنستے ہوئے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اگر پاور اسکواڈ ختم کر دی گئی ہے تو پھر پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف اب کون سی ایجنسی کام کر رہی ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"فی الحال انہوں نے یہ طے کر لیا ہے کہ چونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا ٹارگٹ لیبارٹری ہے اس لئے اس کی حفاظت کی جائے اور وہیں انہیں کور کیا جائے"...... کرنل پائیک نے کہا۔

" بات تو ٹھیک ہے لیکن یہ عمران حد درجہ شاطر آدمی ہے۔ وہ ویسے ہی اسلحہ اٹھائے وہاں نہیں پہنچ جائے گا۔ لامحالہ اس نے کوئی ایسی پلاننگ بنائی ہو گی کہ وہ ٹارگٹ بھی تباہ کر دے گا اور حفاظت کرنے والے سارے اس کی راہ تکتے رہ جائیں گے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ لیکن اب اعلیٰ حکام بہرحال جو بہتر سمجھتے ہیں وہی کرتے ہیں"...... کرنل پائیک نے کہا۔

" کیا تمہارے ذہن میں کوئی خاص پلان ہے"...... اچانک کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" اوہ۔ تمہیں کیسے یہ اندازہ ہوا"...... کرنل پائیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ تم صرف کرنل ٹارگ کی موت کی اطلاع دینے کے لئے فون نہیں کر سکتے۔ تمہیں معلوم ہے کہ صدر صاحب میری بات سنتے ہیں اس لئے تم نے مجھے کال کیا ہو گا تاکہ میں تمہارے پلان کو صدر صاحب تک پہنچا سکوں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو دوسری طرف سے کرنل پائیک بے اختیار ہنس پڑا۔

" ویری گڈ۔ جیسے تمہاری ذہانت کے بارے میں سنا جاتا ہے تم اس سے بھی کہیں زیادہ ذہین ہو"...... کرنل پائیک نے کہا۔

" شکریہ۔ بہرحال اب وہ پلان بھی بتا دو"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرے ذہن میں یہ پلان ہے کہ لیبارٹری کے باہر جو سیٹ اپ ہے وہ ویسے ہی رہے لیکن ہم میں سے کسی کو لیبارٹری کے اندر بھی موجود ہونا چاہئے کیونکہ یہ بات تو لازمی ہو گی کہ راستہ اندر سے کھلتا ہو گا لیکن عمران جیسے شخص کے لئے باہر سے راستہ کھول لینا کوئی مشکل نہیں ہو گا اور اگر وہ کسی طرح اندر پہنچ گیا تو پھر اسے کون روک سکے گا"...... کرنل پائیک نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں صدر صاحب سے بات کرتا ہوں۔ پھر جو جواب وہ دیں گے تمہیں مطلع کر دوں گا"...... کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اوکے "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

" کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ چیف آف جی پی فائیو صدر صاحب سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو"...... چند لمحوں بعد صدر صاحب کی مخصوص آواز سنائی

دی۔

"سر میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"....... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"....... صدر نے اسی طرح باوقار لہجے میں پوچھا تو کرنل ڈیوڈ نے کرنل پائیک سے ملنے والی اطلاع کے ساتھ ساتھ اس کی پلاننگ بھی بتا دی۔

"نہیں۔ لیبارٹری کے اندر غیر متعلق آدمی کسی صورت بھی داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ اس لیبارٹری کو اس انداز میں بنایا گیا ہے کہ وہاں کام کرنے والے افراد کے مکمل کوائف اور ان کے جسمانی نشانات تک لیبارٹری کے سپر کمپیوٹر میں محفوظ کر دیئے گئے ہیں اور سپر کمپیوٹر ان کی چوبیس گھنٹے خفیہ نگرانی کرتا رہتا ہے۔ سپر کمپیوٹر کی اجازت کے بغیر وہ لیبارٹری سے باہر نہیں جا سکتے اور نہ ہی اندر جا سکتے ہیں اور اب تو جب سے پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں پہنچی ہے اسے مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے اور جب تک یہ لوگ ختم نہیں ہو جاتے اس وقت تک لیبارٹری مکمل طور پر سیلڈ رہے گی۔ اس کا راستہ بھی کسی صورت نہیں کھل سکتا کیونکہ وہ بھی سپر کمپیوٹر کے تحت ہے اور وہاں سے رابطہ بھی صرف ذاتی طور پر میرا ہے۔ وزیراعظم صاحب کا بھی نہیں ہے اور میری آواز باقاعدہ وہاں سپر کمپیوٹر میں فیڈ شدہ ہے اس لئے عمران میری آواز کی نقل کر کے بھی وہاں کچھ نہیں کر سکتا اور ویسے بھی اسے وہاں کی فریکونسی وغیرہ کا علم

نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کا علم بھی صرف میری ذات کو ہے۔ میرا ملٹری سیکرٹری تک اس سے لاعلم ہے اس لئے لیبارٹری کی طرف سے تو مجھے کوئی فکر نہیں ہے۔ ہم نے ہر لحاظ سے اسے ناقابل تسخیر بنا دیا ہے۔ پہلے عمران اور اس کے ساتھی جس جس انداز میں یہاں لیبارٹریاں اور دوسرے ادارے تباہ کر چکے ہیں ان سب کی خامیوں کو سامنے رکھ کر یہ فول پروف نظام بنا دیا گیا ہے اس لئے اس بار ایسی کوئی خامی ان کے سامنے نہیں آ سکتی اور جہاں تک ان کی موت کا تعلق ہے تو میجر جانسن اور اس کے گروپ کے ساتھ ساتھ پاور اسکواڈ کے ایکشن گروپ کو بھی وہاں میجر جانسن کے تحت بھیج دیا گیا ہے اور یہ سب لوگ مکمل طور پر تربیت یافتہ ہیں اس لئے جب بھی عمران اور اس کے ساتھیوں نے وہاں کا رخ کیا وہ لازماً ہلاک کر دیئے جائیں گے"....... صدر نے پورے اعتماد اور تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر"....... کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اب جی پی فائیو اور ریڈ اتھارٹی دونوں کو انہیں ٹریس کرنے اور ان کے خاتمے کے احکامات دے دیئے جائیں تاکہ وہ وہاں پہنچنے سے پہلے ہی اگر ختم ہو سکتے ہوں تو کر دیئے جائیں"....... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ میں بھی یہی عرض کرنا چاہتا تھا"....... کرنل ڈیوڈ نے خوش ہو کر کہا۔

"لیکن اس کے لئے تمہیں اور کرنل پائیک دونوں کو انتہائی تیزی سے کام کرنا ہوگا اور اب کسی صورت میں انہیں ٹریس کرنے کے بعد بے ہوش کرنے یا قید کرنے والی کارروائیاں نہیں ہونی چاہئیں بلکہ اگر وہ صرف مشکوک بھی ہوں تب بھی ان کا فوری خاتمہ کر دیا جائے۔ چیکنگ بعد میں کی جا سکتی ہے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ اب ایسا ہی ہوگا سر"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اوکے۔ تو آپ کو اجازت دی جاتی ہے اور کرنل پائیک کو بھی احکامات دے دیئے جائیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا۔ وہ بیٹھا کافی دیر تک سوچتا رہا کہ انہیں تلاش کرنے کے لئے وہ کیا لائحہ عمل اختیار کرے لیکن بظاہر کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس۔ میگی بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میرے آفس میں آؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ میگی جی پی فائیو کے تحت پورے اسرائیل میں پھیلائے ہوئے مخبروں کے نیٹ ورک کی انچارج تھی۔ یہ سیکشن ابھی حال ہی میں قائم کیا

گیا تھا اور اسے ٹریسنگ سیکشن کا نام دیا گیا تھا اور میگی نے چونکہ ایکریمیا سے اس کی خصوصی تربیت حاصل کی ہوئی تھی اس لئے اسے اس سیکشن کا انچارج بنا دیا گیا تھا اور گذشتہ ایک سال سے وہ اس سیکشن میں کام کر رہی تھی اور اس کے سیکشن کی کارکردگی بے حد اچھی تھی اور اسرائیل میں ہونے والے جرائم اور خاص طور پر دہشت گردی کی کارروائیوں کے سلسلے میں ٹریسنگ سیکشن بڑی کامیابی سے سراغ لگا رہا تھا اور کرنل ڈیوڈ کو اچانک خیال آیا تھا کہ اگر ٹریسنگ سیکشن کو استعمال کیا جائے تو وہ جلد ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگا سکتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس نے باقاعدہ یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔ اس نے سلام کیا۔

"بیٹھو میگی"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تھینک یو باس"...... میگی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گئی۔

"کیا تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتی ہو"۔ کرنل ڈیوڈ نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے پوچھا۔

"یس سر۔ اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ یہ سروس ان دنوں تل ابیب میں موجود ہے اور ان کا ٹارگٹ ایرو میزائل لیبارٹری ہے۔ انہوں نے ہمارے ہیڈ کوارٹر کا ایک حصہ بھی تباہ کر دیا تھا اور جیوش چینل کا پورا ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر تباہ کر دیا تھا اور ایسی ہی

دوسری معلومات بھی میرے پاس موجود ہیں"....... میگی نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"تو کیا تم نے ان کے خلاف کام کیا ہے"....... کرنل ڈیوڈ نے چونک کر پوچھا۔

"نو سر۔ کیونکہ اس بارے میں مجھے کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا"....... میگی نے جواب دیا۔

"ہاں۔ اس وقت حکومت کی طرف سے ہمیں خصوصی طور پر منع کیا گیا تھا کیونکہ وہ اس کے مقابل ایک نئی تنظیم پاور اسکواڈ کو لے آئے تھے لیکن پاکیشیائی ایجنٹوں نے یکے بعد دیگرے پاور اسکواڈ کے دونوں سربراہوں کو ہلاک کر دیا جس کی وجہ سے پاور اسکواڈ کو ختم کر دیا گیا اور اب ہمیں اور ریڈ اتھارٹی کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم انہیں ٹریس کر کے فوری طور پر ہلاک کر دیں اس لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ اب ہم ان پر کام شروع کر دیتے ہیں"....... میگی نے کہا۔

"کیسے کام شروع کرو گی"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"سر تمام سیکشن کو احکامات دے دیئے جائیں گے اور پھر کہیں نہ کہیں سے ان کے بارے میں اطلاع مل جائے گی کیونکہ بہرحال وہ یہاں کسی نہ کسی فلسطینی گروپ سے مدد حاصل کر رہے ہوں گے اور تقریباً ہر گروپ میں ہمارے مخبر موجود ہیں"....... میگی نے کہا۔

"انہوں نے اب تک شیخ سالم کے گروپ کے ساتھ مل کر کام کیا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ اب ایسا نہ ہو اور ان کا تعلق کسی اور گروپ سے ہو گیا ہو کیونکہ اس گروپ کے ساتھ کام کرتے ہوئے وہ کئی بار ٹریس ہو چکے ہیں"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جس گروپ کے ساتھ بھی وہ شامل ہوں گے اطلاع مل جائے گی"....... میگی نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے جیسے ہی ان کے بارے میں کوئی حتمی اطلاع ملے مجھے فوراً رپورٹ دینا۔ اب تم جا سکتی ہو"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"....... میگی نے کہا اور اٹھ کر ایک بار پھر اس نے سلام کیا اور واپس مڑ گئی۔

ہوٹل سکائی کے ایک خصوصی کمرے میں عمران اور صفدر موجود تھے۔ وہ دونوں یہاں پہنچے تھے اور پھر جب عمران نے خصوصی کوڈز کے تحت اس کے مینجر گارن سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی تو انہیں اس کمرے میں پہنچا دیا گیا۔ انہیں یہاں بیٹھے ہوئے تقریباً دس منٹ ہو گئے تھے لیکن گارن ابھی تک نہیں آیا تھا۔

"کیا ہماری چیکنگ ہو رہی ہے جو گارن یہاں نہیں آ رہا"۔ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ وہ ہمارے لئے کام کر رہا ہو گا۔ اے اے نے اس کے ذمے یہ ڈیوٹی لگائی ہے تو اسے ہر صورت میں ہمیں بریف کرنا ہو گا"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی صفدر بھی کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں دیر سے آنے کی معافی چاہتا ہوں لیکن میری خواہش تھی کہ میں آپ کا کام مکمل طور پر کر کے آپ سے ملاقات کروں"....... گارن نے کہا اور پھر مصافحہ کر کے وہ بھی ان کے سامنے بیٹھ گیا۔

"آپ کو کیا ہدایت کی گئی تھی اور آپ نے کیا کیا ہے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے ہدایت دی گئی تھی کہ آمان بند کے قریب واقع منی بجلی گھر اور اس سے ملحقہ دو وڈ فیکٹریاں جو دفاعی مقاصد کے لئے فرنیچر وغیرہ بناتی ہیں ان کے بارے میں تفصیلات معلوم کروں اور ان کے بارے میں تازہ ترین جو معلومات بھی مل سکیں وہ حاصل کروں"۔ گارن نے جواب دیا۔

"پھر کیا معلوم ہوا ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"مسٹر مائیکل۔ کیا میں کھل کر بات کر سکتا ہوں"....... گارن نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے اسی لئے تو ہم آپ کے پاس آئے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"اصل بات یہ ہے کہ اس فیکٹری کے اندر کام کرنے والے ایک آدمی سے میرا رابطہ ہے۔ چونکہ یہاں دفاعی مقاصد کے لئے فرنیچر تیار ہوتا ہے اس لئے یہ فرنیچر دفاعی مقاصد کے تقریباً ہر ادارے میں سپلائی کیا جاتا ہے۔ ہمارا اس سے یہ تعلق ہے کہ خصوصی طور پر اگر

ہم نے کسی کی مخبری کرنا ہوتی ہے تو ہم اس ادارے کو جانے والے فرنیچر کے اندر خفیہ اور خصوصی آلات نصب کرا دیتے ہیں اس طرح ہمارے ایک مخصوص نیٹ ورک کو انتہائی قیمتی معلومات مل جاتی ہیں اور چیف نے اسی نقطہ نظر سے مجھے حکم دیا تھا۔ میں نے اپنے آدمی سے خصوصی انداز میں بات کی ہے۔ اس نے جو کچھ بتایا ہے اس سے مجھے بے حد مایوسی ہوئی ہے"...... گارن نے کہا۔

"آپ نے اس سے کیا پوچھا تھا اور اس نے ایسی کیا بات کی ہے جس سے آپ کو مایوسی ہوئی ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ مجھے چیف نے کہا تھا کہ منی بجلی گھر یا ان فیکٹریوں کے نیچے کوئی خفیہ دفاعی لیبارٹری ہے اور ظاہر ہے اوپر کام کرنے والوں کی اس دفاعی لیبارٹری میں کام کرنے والے آدمیوں سے واقفیت ہو گی اور وہاں کے حفاظتی انتظامات سے بھی وہ واقف ہوں گے اس لئے اپنے آدمی سے اس بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کر کے آپ کو بتاؤں کیونکہ آپ نے اس لیبارٹری کے خلاف کوئی مشن مکمل کرنا ہے جس کے لئے آپ کو اس کے اندر پہنچنے کی ضرورت ہے لیکن مجھے جو معلومات ملی ہیں ان سے مجھے اس لئے مایوسی ہوئی ہے کہ آپ کسی صورت بھی اس لیبارٹری کے اندر نہیں پہنچ سکتے"...... گارن نے کہا۔

"آپ کو کیا معلومات ملی ہیں۔ آپ ہمیں وہ تفصیل بتا دیں۔

اس کے بعد سوچنا ہمارا کام ہے کہ ہم کیا کر سکتے ہیں اور کیا نہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مسٹر مائیکل مجھے جو حتمی معلومات ملی ہیں ان کے مطابق یہ لیبارٹری چھوٹی وڈ فیکٹری کے نیچے ہے جسے مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے اور اب تاحکم ثانی نہ اندر سے کوئی باہر آ سکتا ہے اور نہ باہر سے کوئی اندر جا سکتا ہے اور اس لیبارٹری کا راستہ بھی اندر سے بند ہے اور اس لیبارٹری کا کنٹرول سپر کمپیوٹر کے تحت ہے۔ اندر کام کرنے والے ہر آدمی کے کوائف حتیٰ کہ ان کے جسمانی نشانات کی تفصیل بھی سپر کمپیوٹر میں فیڈ ہیں اور سپر کمپیوٹر چوبیس گھنٹے ہر آدمی کی نگرانی کرتا رہتا ہے اور یہ راستہ بھی سپر کمپیوٹر کے حکم پر ہی کھل سکتا ہے۔ اس لیبارٹری کا رابطہ اب صرف صدر مملکت سے ہے اور صدر مملکت کی آواز بھی سپر کمپیوٹر میں فیڈ ہے تاکہ کوئی اس کی نقل بھی نہ کر سکے۔ اس کے علاوہ اس لیبارٹری کو اس انداز میں بنایا گیا ہے کہ اس پر ایٹم بم بھی اثر نہیں کر سکتے اور جہاں تک اوپر موجود فیکٹری کا تعلق ہے تو اس کا راستہ چھوٹی وڈ فیکٹری سے جاتا ہے لیکن اب وہ بھی بند ہے۔ بڑی وڈ فیکٹری میں میجر جانسن چیف سیکورٹی آفیسر ہے اور اس کے دس ساتھی ہیں جو سیکورٹی پر مامور ہیں۔ چھوٹی فیکٹری پر کوئی جیکارڈ انچارج ہے اور اس کے بارہ ساتھی وہاں موجود ہیں اور ان دونوں فیکٹریوں میں کام کرنے والے افراد کو تا اطلاع ثانی اپنے گھروں میں جانے سے روک دیا گیا ہے۔ وہ اب وہیں

فیکٹری کے اندر بنے ہوئے ایک بڑے ہال میں رہتے ہیں"۔ گارن نے کہا۔

"لیکن آپ کے آدمی نے آپ کو اس قدر تفصیلی معلومات کیسے مہیا کر دی ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹیلی فون کرنے اور رابطہ کرنے کی اجازت ہے البتہ اسے باقاعدہ ٹیپ کیا جاتا ہے۔ میرے آدمی اور میرے درمیان انتہائی خصوصی کوڈ طے ہے جو بظاہر سادہ سی گھریلو بات چیت ہوتی ہے۔ اس آدمی کو میں جس نام سے کال کرتا ہوں وہ اس کے بھائی کا نام ہے جو میرے ہوٹل میں ہی سپروائزر ہے۔ اس کی آواز بھی میری جیسی ہے۔ صرف اس کا مخصوص انداز مجھے اپنانا پڑتا ہے"...... گارن نے جواب دیا۔

"گڈ۔ لیکن آپ کا آدمی وہاں کیا کام کرتا ہے کہ اسے لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں اس قدر مکمل طور پر معلومات حاصل ہیں"...... عمران نے کہا تو گارن بے اختیار مسکرا دیا۔

"میرا آدمی جس کا نام کروشر ہے وہاں چیف ڈیزائنر ہے اور لیبارٹری کا چیف اس کی مہارت اور قابلیت سے بے حد متاثر ہے۔ اکثر اسے لیبارٹری میں تیار ہونے والے خصوصی فرنیچر کے لئے بلایا جاتا تھا لیکن اب ایسا نہیں ہے اور چیف نے ہی اسے یہ ساری تفصیل بتائی ہوئی ہے۔ ویسے اس کے کوائف بھی سپر کمپیوٹر میں فیڈ ہیں لیکن اب اس کے داخلے کے احکامات منسوخ کر دیئے گئے ہیں اس

لئے اب وہ چاہے بھی سہی تو کسی طرح بھی اندر داخل نہیں ہو سکتا"۔ گارن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کروشر سے ہماری بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ سوری۔ اس طرح معاملات مشکوک ہو سکتے ہیں اور ہم کسی صورت بھی ایسا نہیں چاہتے"...... گارن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم اس سے اس کی فیکٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہم وہاں تک تو پہنچ سکیں"...... عمران نے کہا۔

"میں خود اس سے بات کر لیتا ہوں آپ کے سامنے"...... گارن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران غور سے نمبروں کو چیک کر رہا تھا۔

"ہوٹل سکائی سے سپروائزر رابرٹ بول رہا ہوں۔ کروشر سے بات کرا دیں"...... گارن نے ذرا بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لاؤڈر کا بٹن آن کر دیں"...... عمران نے کہا تو گارن نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ کروشر بول رہا ہوں"...... تھوڑی دیر بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"کروشر مجھے فوری طور پر دوبارہ اس لئے فون کرنا پڑا ہے کہ ابھی اطلاع ملی ہے کہ ہماری ناراک میں رہنے والی چچی یہاں ہمارے پاس

آرہی ہے اور وہ یہاں صرف چار روز رہے گی۔ کیا تم اس سے ملنے آ سکو گے کیونکہ وہ بہرحال ہمارے ہاں آرہی ہے اور وہ تم سے بھی پیار کرتی ہے"....... گارن نے کہا۔

"کب آرہی ہے بچی۔ کیا واقعی"....... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"شاید دو روز بعد پہنچے گی اور چار روز رہے گی"....... گارن نے جواب دیا۔

"نہیں سوری۔ فی الحال شاید دو ہفتوں تک میں نہ آسکوں"۔ کروشر نے کہا۔

"وہ لازماً تمہارے بارے میں پوچھے گی۔ پھر اسے کیا بتایا جائے"۔ گارن نے کہا۔

"تم کہہ دینا کہ وہ سرکاری کام سے گریٹ لینڈ گیا ہوا ہے اور کیا کہا جا سکتا ہے"....... کروشر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اوکے۔ گڈ بائی"....... گارن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو کروشر کے مطابق کسی صورت بھی ہم فیکٹری میں داخل نہیں ہو سکتے"....... گارن کے بولنے سے پہلے ہی عمران نے کہا تو گارن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ یہ کوڈ جانتے ہیں"....... گارن نے کہا۔

"ہاں۔ اسے کوڈ کی زبان میں فرسٹ سٹائن کہا جاتا ہے اور اس کا موجد گریٹ لینڈ کا لارڈ سموئیل تھا"....... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اگر یہ اس قدر عام کوڈ ہے تو پھر مجھے چیف کو بتانا ہو گا۔ ہم تو سارا کام اسی کوڈ کے ذریعے کرتے ہیں۔ ہمارے ذہن میں تو یہ بات تھی کہ اس کے بارے میں کسی کو علم نہیں ہو گا"۔ گارن کے چہرے پر یکلخت ہوائیاں سی اڑنے لگیں۔

"یہ کوڈ عام طور پر واقعی کسی کو معلوم نہیں کیونکہ یہ انتہائی مشکل کوڈ ہے کیونکہ اس میں مخصوص الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ جن کا باقاعدہ کوڈ کی میں علیحدہ مطلب ہوتا ہے اور انہیں یاد رکھنا مشکل ہے اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ آپ محفوظ ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ بہرحال مجھے چیف کو رپورٹ تو دینی ہو گی۔ اب آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں رہی کہ اس نے یہی کہا ہے کہ یہاں اس قدر سخت چیکنگ ہے کہ کسی طرح بھی فیکٹری میں باہر کا کوئی آدمی داخل نہیں ہو سکتا"....... گارن نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے سن لیا ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے آپ کا شکریہ۔ اب ہمیں اجازت دیں"....... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور گارن بھی ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"یعنی ہمارے یہاں آنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا"....... کار میں بیٹھتے ہی صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بظاہر تو کوئی فائدہ نہیں ہوا لیکن دراصل بے حد فائدہ ہوا ہے۔ یہ بات بھی کنفرم ہو گئی ہے کہ لیبارٹری منی بجلی گھر کے نیچے نہیں ہے بلکہ اس بڑی لیبارٹری کے نیچے ہے اور لیبارٹری کے بارے میں بھی انتہائی قیمتی معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ ایسی معلومات جن کی ہمیں ضرورت تھی"...... عمران نے کار چلاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"لیکن ان معلومات کا تو یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ہم کسی صورت بھی اندر داخل نہیں ہو سکتے اور نہ باہر سے اندر کسی سے رابطہ ہو سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اب آخری صورت یہی رہ گئی ہے کہ ہم وہاں جا کر ریڈ کریں اور فیکٹری پر قبضہ کر لیں۔ اس کے بعد اس راستے کو کھول کر اندر کام کرنا ہو گا۔ اس کے سوا واقعی اور کوئی راستہ نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن راستہ تو اندر سے کھولا جاتا ہے اور سپر کمپیوٹر سے آپ کا کسی صورت رابطہ نہیں ہو سکتا"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہی تو اصل نکتہ ہے۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں انسانی دماغ کی بجائے مشینوں پر زیادہ انحصار کیا جاتا ہے اور یہ سب سے بڑی خامی ہے۔ انسانی ذہن ایک ایسا کمپیوٹر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے اس لئے وہ بہر حال انسانوں کی اپنی بنائی ہوئی مشینوں سے زیادہ

افضل ہے اس لئے تم فکر نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی صورت پیدا کر دے گا"...... عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرنل ڈیوڈ اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل ڈیوڈ جو ایک فائل پڑھنے میں مصروف تھا۔ نے چونک کر سر اٹھایا اور ایک لمحے کے لئے اس طرح فون کی طرف دیکھا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ اس کی گھنٹی کیوں بج رہی ہے۔ پھر اس نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... کرنل ڈیوڈ نے اس بار جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ شاید مطالعہ کے دوران ڈسٹرب ہونے پر وہ جھلا گیا تھا۔

"میگی بول رہی ہوں باس۔ میں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا سراغ لگا لیا ہے۔ دوسری طرف سے ٹریننگ سیکشن کی انچارج میگی کی آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ ایک روز قبل اس نے میگی کے ذمے یہ ٹاسک لگایا تھا۔

"کہاں ہیں وہ۔ کیسے معلوم ہوا"....... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی

اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں خود حاضر ہو جاؤں"....... میگی نے کہا۔

"ہاں۔ آؤ جلدی"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے فائل بند کی اور اسے ایک طرف رکھی ہوئی ٹوکری میں اٹھا کر پھینک دیا۔ میگی کی بات سن کر اس کے چہرے پر یکلخت ہیجان کے ے تاثرات نمودار ہو گئے تھے اور اس کی نظریں اب کمرے کے دروازے پر اس طرح چپکی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور میگی اندر داخل ہوئی۔

"جلدی آؤ۔ ایک تو تم انتہائی سست ہو۔ گھنٹہ لگا دیا ہے آتے آتے"....... کرنل ڈیوڈ نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر۔ فاصلہ۔ بہرحال"....... میگی نے کچھ کہنا چاہا۔

"اوہ۔ ختم کرو وضاحتیں۔ بتاؤ کہاں ہیں عمران اور اس کے ساتھی۔ جلدی بتاؤ"....... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر۔ وہ ڈیفنس کالونی کی ایک کوٹھی میں رہائش پذیر ہیں اور ں وقت وہ وہاں موجود ہیں"....... میگی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیسے معلوم ہوا۔ جلدی بتاؤ۔ جلدی"....... کرنل ڈ نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے آپ کے حکم کے مطابق"....... میگی نے ایک ر وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لعنت بھیجو میرے حکم پر۔ معلوم کیسے ہوا۔ جلدی بتاؤ"۔ کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر اس کی بات کاٹتے ہوئے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"میرے مخبر نے بتایا ہے"...... میگی نے جواب دیا۔

"مخبر نے بتایا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا تمہارے مخبر کو الہام ہوتا ہے۔ بولو۔ کیا وہ نجومی ہے۔ کیا وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو جانتا ہے نانسنس۔ میرے مخبر نے بتایا ہے۔ تفصیل بتاؤ۔ کیسے اسے معلوم ہوا۔ جلدی"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو میگی کے چہرے پر یکلخت انتہائی بے بسی کے تاثرات ابھر آئے۔

"اسی لئے تو جناب۔ میں پہلے تفصیل بتا رہی تھی"...... میگی نے کہا۔

"تو بتاؤ۔ وقت کیوں ضائع کر رہی ہو نانسنس۔ ایک تو عورتوں میں یہی خامی ہے کہ وقت بہت ضائع کرتی ہیں۔ جلدی بتاؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں نے اس بار ایک انتہائی خفیہ تنظیم سے رابطہ کیا ہے۔ اس کو او ایف کہا جاتا ہے۔ اس کے صرف ایک سیکشن کے بارے میں ہمیں علم ہو سکا ہے اور وہاں ہمارا آدمی موجود ہے۔ میں نے تمام مخبروں کو اطلاع دی تو ابھی اس کا فون آیا ہے کہ اس تنظیم کے تحت ڈیفنس کالونی میں بھی خفیہ اڈا ہے۔ وہاں دو روز سے دو عورتیں اور آٹھ مرد جو ایکریمی ہیں ٹھہرے ہوئے ہیں اور

انہیں براہ راست او ایف کے چیف اے اے نے وہاں ٹھہرایا ہے"۔ میگی نے کہا۔

"اوہ۔ کیسے پتہ چلا کہ اس کوٹھی میں رہائش پذیر افراد پاکیشیائی ایجنٹ ہیں۔ وہ کوئی اور بھی تو ہو سکتے ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے اس بار منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ابھر آنے والا جوش تقریباً ختم ہو چکا تھا۔

"جناب۔ اس کوٹھی میں مستقل طور پر رہنے والا آدمی ٹیری میرے مخبر کا بڑا گہرا دوست ہے۔ وہ خصوصی اسلحہ خرید کرنے مارکیٹ آیا جہاں وہ سیکشن ہے جس میں میرا آدمی کام کرتا ہے تو ٹیری اس سیکشن میں تنخواہ لینے آ گیا۔ وہ ہفتہ وار تنخواہ وہیں سے لیتا ہے۔ اس کی ملاقات میرے مخبر سے ہوئی تو وہ دونوں شراب پینے ساتھ والے بار میں جا بیٹھے جہاں باتوں باتوں میں ٹیری نے بتایا کہ چیف باس کا خاص آدمی دس افراد کو اس کی کوٹھی میں چھوڑ گیا ہے اور چیف باس نے خود بھی وہاں فون کیا تھا۔ میرا مخبر تعداد سن کر چونک پڑا اور پھر ویسے ہی اس نے سرسری سے انداز میں باتیں کر کے اس سے ساری معلومات حاصل کر لیں لیکن اس ٹیری کو یہ علم نہ ہو سکا کہ میرے آدمی نے جان بوجھ کر اس سے یہ معلومات حاصل کی ہیں اور شاید اس نے اس لئے یہ ساری باتیں اسے بتا دیں کہ وہ ان کے سیکشن کا خاص آدمی ہے۔ ٹیری کے جانے کے بعد میرے مخبر نے مجھے فون کر کے ساری تفصیل بتا دی تو میں نے اپنے دو اور آدمیوں

کو تصدیق کے لئے وہاں بھجوایا۔ ان کے پاس جدید ترین سرچنگ مشین ہے۔ اس مشین کے ذریعے انہوں نے چیک کر لیا ہے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اس لئے میں نے آپ کو کال کیا تھا"...... میگی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر واقعی تمہاری بات درست ہو سکتی ہے۔ کیا نمبر ہے اس کوٹھی کا"...... کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر پرجوش لہجے میں کہا اور میگی نے کوٹھی کا نمبر بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ اب باقی انتظامات میں خود کرا لوں گا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور میگی سلام کر کے واپس چلی گئی تو کرنل ڈیوڈ نے ڈائریکٹ فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سپیشل سیکشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ گریفن سے بات کراؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یس باس۔ میں گریفن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔ اس بار بھی لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"گریفن اپنے ساتھ دس افراد لے کر ڈیفنس کالونی کے عقبی چوک پر پہنچ جاؤ۔ میں بھی وہیں آ رہا ہوں۔ وہاں ایک کوٹھی ہے

پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہیں اور ہم نے ان کا خاتمہ کرنا ہے۔ تمہارے آدمی ہر قسم کے اسلحے سے لیس ہونے چاہئیں"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر آپ کوٹھی نمبر بتا دیں تو ہم اسے گھیر لیں گے تاکہ آپ کے آنے سے پہلے یہ لوگ وہاں سے فرار نہ ہو جائیں"...... گریفن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ بلکہ تمہارے گھیرنے سے وہ نکل جائیں گے۔ تم عقبی چوک پر پہنچو۔ میں آ رہا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی مخصوص کار خاصی تیز رفتاری سے ڈیفنس کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کرنل ڈیوڈ عقبی سیٹ پر اکڑا ہوا بیٹھا تھا جبکہ کار ڈرائیور چلا رہا تھا۔

"تیز چلاؤ نانسنس۔ کیا بیل گاڑی کی طرح کار چلا رہے ہو۔ نانسنس"...... کرنل ڈیوڈ نے سخت اور بے چین لہجے میں کہا تو ڈرائیور نے کار کی رفتار اور بڑھا دی اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد کار ڈیفنس کالونی کے عقبی چوک پر پہنچ گئی تو ڈرائیور نے کار ایک طرف کر کے روک دی اور کرنل ڈیوڈ نیچے اترا ہی تھا کہ ایک طرف سے ایک لمبے قد اور چھریرے جسم کا آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا کار کی طرف آتا دکھائی دیا۔ یہ سپیشل سیکشن کا انچارج گریفن تھا۔ اس نے قریب آ کر مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"سنو۔ کوٹھی نمبر سکسٹی سکس کو گھیر کر اس پر میزائلوں کی بارش کر دو۔ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر۔ جاؤ اور جلدی کرو۔ میں اس وقت آؤں گا جب تم کام ختم کر چکو گے"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس باس"....... گریفن نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ کرنل ڈیوڈ واپس کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا لیکن اس نے کار کے شیشے گرا دیئے تھے۔ اس کی عادت تھی کہ وہ ایکشن کے وقت موقع پر خود موجود نہیں رہتا تھا کیونکہ اس کے نکتہ نظر سے یہ اس کی شان کے خلاف تھا اور پھر اس طرح وہ بہت سی قباحتوں سے بھی محفوظ رہتا تھا اس لئے وہ یہیں کار میں ہی بیٹھا رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کوٹھی نمبر سکسٹی سکس پہنچنے کے لئے گریفن اور اس کے ساتھیوں کو لمبا چکر کاٹ کر کالونی کے پہلے چوک سے اندر جانا ہو گا اور اس میں تقریباً بیس پچیس منٹ بہرحال لگ جائیں گے کیونکہ وہ نو تعمیر شدہ کالونی تھی اور اس کے گرد باقاعدہ چاردیواری بنائی گئی تھی اور اندر داخل ہونے کا ایک ہی گیٹ تھا جو سامنے والے چوک پر تھا۔ کرنل ڈیوڈ نے اس لئے عقبی چوک کا انتخاب کیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی طرح کا شک نہ پڑ سکے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ سامنے والے چوک پر وہ گریفن اور اس کے آدمیوں کو چیک کر لیں کیونکہ ان کاروں پر جی پی فائیو کا نام اور نشان کے ساتھ ساتھ سپیشل سیکشن کے الفاظ بھی واضح طور پر موجود تھے جبکہ اب اسے یقین تھا کہ اب ان کے سنبھلتے سنبھلتے گریفن اور اس کے آدمی کوٹھی کو تباہ کر

دیں گے لیکن اچانک اسے خیال آیا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی ریڈ کے وقت کوٹھی میں موجود نہ ہوئے تو پھر نئے سرے سے ان کا سراغ لگانا پڑے گا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال کر اس پر جلدی سے فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اوور"....... کرنل ڈیوڈ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ گریفن اٹنڈنگ یو۔ اوور"....... چند لمحوں بعد گریفن کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"تم کہاں ہو اس وقت۔ اوور"....... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"میں پہلے چوک کے قریب ہوں باس۔ اوور"....... گریفن نے جواب دیا۔

"کیا تمہارے پاس کوئی ایسی مشین ہے جس سے پہلے اس کوٹھی کے اندر موجود افراد کو چیک کیا جا سکے۔ اوور"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ ایسی مشین ہمارے پاس موجود ہوتی ہے۔ کیا پہلے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو چیک کرنا ہے۔ اوور"....... گریفن نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن وہاں جا کر گھیرا مت ڈالنا۔ پہلے ایک آدمی بھیج کر چیکنگ کراؤ اور اگر وہ لوگ اندر موجود ہوں تو پھر کوٹھی کو اڑا دو۔

سمجھے ۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" یس باس ۔ اوور"...... گریفن نے کہا۔

" او کے ۔ میں تمہاری رپورٹ کا منتظر رہوں گا۔ ٹرانسمیٹر سے کال کر کے مجھے رپورٹ دینا۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا۔ پھر تقریباً بیس پچیس منٹ کے طویل انتظار کے بعد اچانک دور سے میزائلوں کے دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور کرنل ڈیوڈ بے اختیار کار سے نیچے اتر آیا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ اندر موجود تھے مگر"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر جب دھماکوں کی آوازیں آنی ختم ہو گئیں تو چند لمحوں بعد اس کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی۔ اس نے جلدی سے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اسے آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ گریفن کالنگ ۔ اوور"...... گریفن کی آواز سنائی دی۔

" یس ۔ کرنل ڈیوڈ اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" باس ۔ ہم نے چیکنگ کر لی تھی ۔ اندر دو عورتیں اور آٹھ مرد موجود تھے ۔ ہم نے آپ کے حکم کے مطابق میزائل فائر کر کے کوٹھی کو مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے ۔ اب کیا حکم ہے ۔ اوور"...... گریفن

نے کہا۔

" ویری گڈ۔ تم خود وہیں رکو۔ باقی آدمیوں کو واپس بھیج دو۔ میں اب وہاں آ رہا ہوں ۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ایک بار پھر تیزی سے کار میں بیٹھ گیا۔

" چلو ڈرائیور ۔ ڈیفنس کالونی کے اندر۔ کوٹھی نمبر سکسٹی سکس پر جانا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر"...... ڈرائیور نے کہا اور کار آگے بڑھا دی اور پھر ایک لمبا چکر کاٹ کر وہ سامنے والے چوک سے کالونی کے اندر داخل ہو گئے اور پھر جب وہ تباہ شدہ کوٹھی کے قریب پہنچے تو وہاں بے شمار افراد موجود تھے ۔ پولیس اور فائر بریگیڈ کی گاڑیاں بھی موجود تھیں۔ ڈرائیور نے کار روکی تو کرنل ڈیوڈ نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کوٹھی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہاں موجود پولیس افسران نے اسے دیکھتے ہی سیلوٹ مارنے شروع کر دیئے کیونکہ وہ سب اس سے واقف تھے ۔

" کیا ہوا گریفن ۔ لاشیں ملی ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے اپنی طرف آتے ہوئے گریفن کو دیکھ کر رکتے ہوئے کہا۔

" ملبہ ہٹایا جا رہا ہے سر۔ ابھی مل جائیں گی"...... گریفن نے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ پولیس آفیسر کی طرف مڑ گیا۔

" لوگوں کو یہاں سے واپس بھیجو۔ یہاں کوئی تماشہ نہیں ہو رہا۔ سرکاری کام ہو رہا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ پولیس آفیسر نے کہا اور پھر وہ اپنے آدمیوں کو احکامات دینے لگا۔ تھوڑی دیر بعد پولیس والوں نے وہاں موجود لوگوں کو واپس بھجوا دیا۔ البتہ دور اکا دکا لوگ کھڑے نظر آ رہے تھے۔ گریفن ملبے کی طرف چلا گیا تھا تاکہ لاشیں ملتے ہی وہ واپس آکر کرنل ڈیوڈ کو رپورٹ دے سکے۔ کرنل ڈیوڈ خاموش کھڑا تھا۔ ویسے وہ دل ہی دل میں دعا مانگ رہا تھا کہ اس بار عمران اور اس کے ساتھی واقعی ہلاک ہو چکے ہوں تاکہ یہ کریڈٹ ہمیشہ کے لئے اس کے حصے میں آسکے۔

تھوڑی دیر بعد گریفن واپس آیا تو اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔

"کیا ہوا"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر۔ وہ لوگ ایک خفیہ راستے سے نکل گئے ہیں۔ ملبے سے کوئی لاش نہیں ملی البتہ وہ خفیہ راستہ دریافت ہوا ہے۔ وہ دو کوٹھیوں کے نیچے سے باہر جا نکلتا ہے اور خصوصی طور پر بنایا گیا ہے"۔ گریفن نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس خفیہ راستے کو بنانے اور پاکیشیائی ایجنٹوں کو باہر بھجوانے کا وہ خود مجرم ہو۔

"اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ انہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ کوٹھی کو میزائلوں سے اڑایا جا رہا ہے۔ اس لئے تو میں نے تمہیں عقبی چوک پر کال کیا تھا۔ کیا تم نے یہاں آنے اور چیکنگ کرنے میں وقت تو ضائع نہیں کیا تھا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"نو سر۔ میں نے یہاں پہنچتے ہی ایک لمحہ ضائع کئے بغیر میزائل فائر کر دیئے تھے"...... گریفن نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے جب چیکنگ کی تو انہیں معلوم ہو گیا اور وہ نکل گئے۔ ویری بیڈ۔ اب انہیں پھر تلاش کرنا ہو گا۔ چلو واپس"...... کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا واپس اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ البتہ اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے عمران اور اس کے ساتھی اب واقعی اس کے ہاتھوں بال بال بچے تھے۔

"میگی انہیں پھر ڈھونڈ لے گی اور اس بار میں انہیں نکلنے نہ دوں گا"...... کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کار میں بیٹھ کر اس نے ڈرائیور کو واپس ہیڈ کوارٹر چلنے کا کہہ دیا۔

عمران اور صفدر سکائی ہوٹل سے واپس اپنی رہائش گاہ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک قریب سے تین کاریں انتہائی تیز رفتاری سے گزریں تو عمران انہیں دیکھ کر چونک پڑا۔

"اوہ۔ یہ جی پی فائیو کا سپیشل سیکشن۔ یہ کہاں جا رہا ہے"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"کسی ایکشن پر جا رہا ہو گا"۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی کار کی رفتار قدرے تیز کر دی لیکن اگلے چوک پر جب ڈیفنس کالونی کی طرف جانے والے راستے کی طرف جانے والی سڑک کی بجائے سپیشل سیکشن کی کاریں دوسری طرف مڑ گئیں تو عمران نے بے اختیار اطمینان بھرا سانس لیا۔

"آپ کا انداز بتا رہا ہے کہ جیسے آپ کو شک تھا کہ یہ ہماری کالونی کی طرف جا رہے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ کسی بھی وقت ایسا ہو سکتا ہے لیکن بہرحال ایسا نہیں ہوا"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو اس نے کار کی رفتار آہستہ کی اور پھر اسے ایک طرف کر کے روک دیا۔ اس کے بعد اس نے کار کا ڈیش بورڈ کھولا اور اس میں نصب ٹرانسمیٹر پر اس نے کرنل ڈیوڈ کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر دی۔

"کس کی فریکونسی ایڈجسٹ کی ہے آپ نے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میری چھٹی حس مسلسل خطرے کا سائرن بجا رہی ہے اس لئے میں پوری طرح چیک کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے کرنل ڈیوڈ کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر دی ہے تاکہ یہ لوگ جب کسی بھی صورت میں اسے کال کریں تو کال ہم بھی سن لیں۔ اس طرح معاملات کنفرم ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا آپ کال سننے تک یہیں ٹھہریں گے۔ کوٹھی جا کر بھی کال ہم سن سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کوٹھی پر پہنچ گئے۔ عمران نے کار میں موجود ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر کار سے اتر کر وہ کوٹھی کی اندرونی سمت بڑھ گیا۔

"ٹرانسمیٹر کہاں ہے۔ وہ لے آؤ"...... عمران نے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا جہاں باقی ساتھی موجود تھے۔

"کیا ہوا"....... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ابھی تک تو کچھ نہیں ہوا لیکن کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے اور یہ سب کچھ ہونے کے انتظار میں عمر گزرتی چلی جا رہی ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو باقی ساتھی بے اختیار ہنس پڑے جبکہ نعمانی اٹھ کر ٹرانسمیٹر لینے چلا گیا۔

"اور اسی انتظار میں تم قبر تک پہنچ جاؤ گے"....... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ بغیر سوچے سمجھے جو منہ میں آتا ہے بول دیتے ہو"۔ جولیا نے یکلخت تنویر سے مخاطب ہو کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ واہ۔ ابھی سے کچھ ہونا شروع ہو گیا ہے۔ ویری گڈ"....... عمران نے کہا۔

"تم بھی فضول بکواس مت کیا کرو"....... جولیا نے اس بار آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ کیا مطلب۔ کیا اس قدر تیز اثر بھی ہو سکتا ہے"....... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کس بات کا اثر"....... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔ وہ شاید عمران کی بات سمجھ ہی نہ سکی تھی۔

"اس کچھ ہونے کا سن کر جب کوئی خاتون کسی پر غصہ ظاہر کرے تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ کچھ ہونے والا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ بزرگ کہتے ہیں کہ خاتون کی ہر بات کا الٹا مطلب لینا چاہئے"۔

عمران نے کہا۔

"خدا تم سے سمجھے۔ تم ہر بات کو مذاق میں اڑا دیتے ہو"۔ جولیا نے زچ ہونے والے انداز میں کہا۔

"تم اس سے بات ہی کیوں کرتی ہو۔ کیا ضرورت ہے اس سے بات کرنے کی"....... تنویر نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے نعمانی نے ٹرانسمیٹر لا کر عمران کی طرف بڑھا دیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر پر کرنل ڈیوڈ کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور اس کا بٹن آن کر کے اس نے اسے میز پر رکھا ہی تھا کہ یکلخت ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی اور وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔ عمران نے منہ پر انگلی رکھ کر سب کو خاموش رہنے کا اشارہ کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اوور"....... کرنل ڈیوڈ کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ گریفن اٹنڈنگ یو۔ اوور"....... ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"تم کہاں ہو اس وقت۔ اوور"....... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"میں پہلے چوک کے قریب ہوں باس۔ اوور"....... گریفن نے جواب دیا۔

"کیا تمہارے پاس کوئی ایسی مشین ہے جس سے پہلے اس کوٹھی کے اندر موجود افراد کو چیک کیا جا سکے۔ اوور"....... کرنل

ڈیوڈ کی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ ایسی مشین ہمارے پاس موجود ہوتی ہے۔ کیا پہلے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو چیک کرنا ہے۔ اوور"...... گریفن نے کہا اور عمران سمیت سب پاکیشیائی ایجنٹوں کے الفاظ سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"ہاں۔ لیکن وہاں جا کر گھیرا مت ڈالنا۔ پہلے ایک آدمی کو بھجوا کر چیکنگ کراؤ اور اگر وہ لوگ اندر موجود ہوں تو پھر کوٹھی کو اڑا دو۔ سمجھے۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... گریفن نے کہا۔

"اوکے۔ میں تمہاری رپورٹ کا منتظر رہوں گا۔ ٹرانسمیٹر سے مجھے کال کر کے رپورٹ دینا۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر پر خاموشی چھا گئی۔

"کیا مطلب۔ کیا ہمیں چیک کر لیا گیا ہے لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا"...... جولیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"میری چھٹی حس ابھی تک واقعی درست کام کر رہی ہے ورنہ ہم واقعی اس بار مارے جاتے۔ کرنل ڈیوڈ نے جس انداز میں احکامات دیئے ہیں اس سے واقعی ہمیں چیکنگ کا علم ہی نہ ہوتا اور وہ کوٹھی میزائلوں سے اڑا دیتے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن تمہیں معلوم کیسے ہوا کہ وہ ایسا کر رہے ہیں"...... جولیا نے کہا تو صفدر نے اسے بتا دیا کہ سپیشل سیکشن کی کاریں ساتھ سے

گزری تھیں اس پر عمران صاحب چونک پڑے تھے۔

"پھر اب اٹھو۔ نکلیں یہاں سے"...... جولیا نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ انہیں چیکنگ کر لینے دو۔ پھر نکلیں گے ورنہ اگر واقعی انہیں کوٹھی خالی ملی تو وہ یہاں ہمارے انتظار میں موجود رہیں گے اور ہو سکتا ہے کہ ان کے پاس ہمارے بارے میں کوئی اور اطلاع بھی ہو"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ انہوں نے چیکنگ کر لی ہے اور پھر کرنل ڈیوڈ نے رپورٹ دینے کی بات نہیں کی عمران صاحب۔ اس نے چیکنگ کے بعد فوری طور پر کوٹھی تباہ کرنے کا حکم دیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ ایسی مشینری سے کیسے چیک کیا جاتا ہے۔ تم فکر مت کرو۔ جب چیکنگ ریز کوٹھی میں فائر ہوں گی تو ٹرانسمیٹر پر جو آن ہے اس میں ہلکی ہلکی گڑگڑاہٹ سنائی دے گی"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"وہ ٹیری کہاں ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"وہ مارکیٹ گیا ہوا ہے تاکہ رات کے کھانے کا سامان لے آ سکے"۔ جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب خفیہ راستہ تو کوٹھی میں موجود ہے۔ وہاں سے نکلنا ہو گا ہمیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ اس لئے تو میں اطمینان سے بیٹھا

ہوں"...... عمران نے جواب دیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے ہلکی سی گڑگڑاہٹ سنائی دی اور چند لمحوں تک سنائی دیتی رہی پھر خاموشی چھا گئی۔

"چلو اٹھو۔ اسلحہ اٹھاؤ اور نکلو یہاں سے فوراً۔ چلو جلدی کرو"۔ عمران نے تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب اسلحے کا مخصوص بیگ اٹھائے اس خفیہ راستے سے دو کوٹھیوں کے عقب میں واقع سڑک پر پہنچ چکے تھے۔

"اب کہاں جانا ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہاں سے علیحدہ علیحدہ ہو کر آمان بند کی دوسری طرف موجود پارک میں پہنچ جاؤ۔ وہاں سے آگے بڑھیں گے۔ ہمیں اب بہرحال یہ مشن مکمل کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب علیحدہ علیحدہ ہو کر آگے بڑھتے چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد مختلف سڑکوں پر مڑ گئے۔ عمران بھی پیدل چلتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا لیکن اس کے ذہن میں یہ بات مسلسل کھٹک رہی تھی کہ کرنل ڈیوڈ کو ان کی اس کوٹھی میں موجودگی کی اطلاع کیسے مل گئی لیکن ظاہر ہے اس کا جواب اس کے پاس نہ تھا اور پھر ایک خالی ٹیکسی کو دیکھ کر اس نے اسے روکا اور اس میں بیٹھ کر اس نے اسے آمان بند کے ساتھ والے پارک میں چلنے کا کہہ دیا اور ٹیکسی ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

میجر جانسن وڈ فیکٹری میں بنے ہوئے اپنے آفس میں موجود تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور جیکارڈ اندر داخل ہوا۔

"اوہ جیکارڈ تم۔ خیریت۔ کیا کوئی خاص بات ہے جو تم چھوٹی فیکٹری سے یہاں خود آئے ہو"...... میجر جانسن نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ میں نے تم سے بات کرنی ہے"...... جیکارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا بات ہے"...... میجر جانسن نے چونک کر پوچھا۔

"ہم کب تک یہاں بیٹھے عمران اور اس کے ساتھیوں کا انتظار کرتے رہیں گے"...... جیکارڈ نے کہا تو میجر جانسن بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں تمہاری بات نہیں سمجھا۔ کیا کہنا چاہتے ہو"...... میجر جانسن نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں کوئی ایسا کام کرنا چاہئے کہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں جلد سے جلد آجائیں اور اس طرح ہماری اس بور ڈیوٹی سے خلاصی ہو سکے"....... جیکارڈ نے کہا۔

"تمہاری بات ٹھیک ہے۔ یہ واقعی بہت بور ڈیوٹی ہے اور تم تو ابھی آئے ہو۔ مجھے دیکھو کب سے یہ ڈیوٹی دے رہا ہوں لیکن کیا تمہارے ذہن میں کوئی خاص پلان ہے"....... میجر جانسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میرا خیال ہے کہ ہم خود کسی نہ کسی طرح اس عمران سے رابطہ کر لیں"....... جیکارڈ نے کہا تو میجر جانسن بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا تمہیں ان کے بارے میں معلوم ہے"....... میجر جانسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ لیکن انہیں تلاش تو کیا جا سکتا ہے"....... جیکارڈ نے کہا تو میجر جانسن بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم واقعی ذہنی طور پر بے حد بور ہو چکے ہو جو ایسی باتیں کر رہے ہو۔ اگر انہیں اتنی آسانی سے تلاش کیا جا سکتا تو اب تک ایسا ہو چکا ہوتا۔ لیکن تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یا تو وہ واقعی ٹریس ہو کر ہلاک ہو جائیں گے یا پھر یہاں آ جائیں گے"....... میجر جانسن نے کہا تو اس بار جیکارڈ چونک پڑا۔

"وہ کیسے"....... جیکارڈ نے کہا۔

"ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ جی پی فائیو اور ریڈ اتھارٹی کے

ساتھ ساتھ جیوش چینل کو بھی ان کی تلاش کا حکم دے دیا گیا ہے جبکہ اس سے پہلے ایسا نہیں تھا۔ صرف پاور اسکواڈ ان کے خلاف کام کر رہی تھی۔ اب پاور اسکواڈ کو تو عملی طور پر ختم کر دیا گیا ہے اس لئے ان ایجنسیوں کو احکامات دے دیئے گئے ہیں اور جیسے ہی یہ تینوں ایجنسیاں حرکت میں آئیں گی تو ان کے دو ہی نتیجے نکل سکتے ہیں کہ یا تو وہ ٹریس ہو کر ہلاک ہو جائیں گے یا پھر فوری طور پر مشن مکمل کرنے کے لئے یہاں پہنچ جائیں گے"....... میجر جانسن نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ بات واقعی درست ہے۔ چلو ٹھیک ہے۔ کچھ تو امید پیدا ہوئی"....... جیکارڈ نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم یہاں اندر بیٹھ کر صرف مشینری سے ہی چیکنگ نہ کرتے رہیں بلکہ ہمارے آدمی فیکٹریوں سے باہر بھی ہونے چاہئیں۔ خاص طور پر منی بجلی گھر پر۔ کیونکہ بہرحال انہیں تو یہی معلوم ہو گا کہ لیبارٹری منی بجلی گھر کے نیچے ہے۔ یہ لوگ پہلے وہاں پہنچیں گے۔ اس طرح اگر ہمیں پہلے سے ان کی آمد کی اطلاع مل جائے تو زیادہ بہتر ہو گا"....... میجر جانسن نے کہا۔

"نہیں۔ اگر انہوں نے ہمارے آدمیوں کو مشکوک سمجھ کر کور کر لیا تو الٹا یہ بات ہمارے خلاف جائے گی۔ اس لئے یہی بہتر ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر ان کا انتظار کریں"....... جیکارڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال میرا یہ خیال تھا"....... میجر جانسن نے کہا

اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو میجر جانسن نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ سپیشل سپاٹ "....... میجر جانسن نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" جنرل رابن بول رہا ہوں میجر جانسن۔ چیف آف ملٹری انٹیلی جنس "....... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو میجر جانسن بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

" یس سر۔ حکم سر "....... میجر جانسن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ جیکارڈ بھی چونک پڑا تھا۔

" کیا سپیشل سپاٹ پر تمام حفاظتی انتظامات درست ہیں "۔ جنرل رابن نے کہا۔

" یس سر۔ ہم ہر لحاظ سے الرٹ ہیں "....... میجر جانسن نے کہا۔

" پریذیڈنٹ صاحب کو خدشہ ہے کہ اگر تمہارے انتظامات میں معمولی سی خامی بھی ہوئی تو اسرائیل کی انتہائی قیمتی لیبارٹری پاکیشیائی ایجنٹ تباہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اس لئے انہوں نے ایکریمیا سے ماہرین کی ایک ٹیم طلب کی ہے۔ یہ ٹیم تین افراد پر مشتمل ہے جن کے نام نوٹ کر لیں "....... جنرل رابن نے کہا۔

" یس سر "....... میجر جانسن نے میز کے قلمدان میں موجود بال

پوائنٹ اٹھا کر سامنے رکھے ہوئے پیڈ کو اپنی طرف کھسکاتے ہوئے کہا۔

" ٹیم لیڈر جان گروز ہیں۔ ان کے دو ساتھیوں میں نکولس جرمی اور پیٹر منٹکاف شامل ہیں۔ اس ٹیم کو خصوصی کارڈ جاری کئے گئے ہیں جن پر صدر صاحب کے صرف ذاتی دستخط ہیں اور کسی قسم کی مہر نہیں ہے اور یہی اس کی خاص شناخت ہے۔ یہ ٹیم کسی بھی وقت فیکٹری پہنچ سکتی ہے۔ آپ نے ان سے مکمل تعاون کرنا ہے اور انہیں تمام حفاظتی انتظامات سے آگاہ کرنا ہے تاکہ یہ اپنی رپورٹ صدر صاحب کو دے سکیں "....... جنرل رابن نے کہا۔

" یس سر "....... میجر جانسن نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر میجر جانسن نے رسیور رکھ دیا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان حالات میں کوئی ایکریمی ٹیم یہاں بھیجی جائے "....... جیکارڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرے ذہن میں بھی یہ سوال موجود ہے جیکارڈ۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہم نہ تو صدر صاحب سے کوئی بات کر سکتے ہیں اور نہ ہی جنرل صاحب سے یہ سوال ہو سکتا ہے۔ ویسے صدر صاحب کا خدشہ اپنی جگہ درست ہے۔ یہ لیبارٹری بے حد قیمتی ہے اور اس کی تباہی سے اسرائیل کی واقعی کمر ٹوٹ جائے گی "....... میجر جانسن نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ہمارے رینکس ایسے نہیں ہیں کہ ہم انکار کر سکیں یا وضاحت طلب کر سکیں لیکن بہرحال ہمیں ہر لحاظ سے ہوشیار رہنا

ہو گا"....... جیکارڈ نے کہا۔

"وہ ماہرین کی ٹیم ہے۔ ایجنٹوں کی نہیں کہ اسلحہ سے لیس ہو گی۔ زیادہ سے زیادہ ان کے پاس چیکنگ مشینری ہو گی اور بس"۔ میجر جانسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کے باوجود میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ ہمیں ہوشیار رہنا پڑے گا"....... جیکارڈ نے کہا۔

"ہاں۔ اس میں کیا حرج ہے"....... میجر جانسن نے کہا اور جیکارڈ اٹھا اور سر ہلاتا ہوا واپس دروازے کی طرف مڑ گیا اور میجر جانسن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسے اب واقعی یہ احساس ہو رہا تھا کہ اس کی یہ ڈیوٹی انتہائی بور ہے لیکن ظاہر ہے وہ سوائے احساس کرنے کے اور کچھ نہ کر سکتا تھا۔

"مجھے پہلے خود انتظامات کو چیک کر لینا چاہئے اور اگر کہیں کوئی کمی ہے تو اسے دور کر دینا چاہئے۔ ٹیم کسی بھی وقت آ سکتی ہے"۔ میجر جانسن نے اچانک چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ کا یہ پلان کامیاب ہو جائے گا"۔ صفدر نے ساتھ بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ وہ دونوں ایک کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر موجود تھا۔ یہ تینوں ہی ایکریمی میک اپ میں تھے اور عمران کی آنکھوں میں بڑے فریم والی نظر کی عینک موجود تھی اور چہرے کے تاثرات سے وہ خشک مزاج قسم کا آدمی نظر آ رہا تھا۔

"آج تک تو کامیاب نہیں ہو سکا لیکن بہرحال امید پر دنیا قائم ہے اور وہ ہمارے ایک شاعر نے بھی یہی کہا ہے کہ پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ۔ مطلب ہے کہ شجر سے بہرحال پیوستہ رہنا ضروری ہے ورنہ امید بہار سرے سے رکھنی ہی نہیں چاہئے۔ اس لئے میں بھی شجر سے پیوستہ ہوں۔ اب دیکھو کب بہار کی امید پوری

ہوتی ہے"...... عمران نے جب بولنا شروع کیا تو وہ مسلسل بولتا ہی چلا گیا۔

"کس شجر سے آپ پیوستہ ہیں"...... صفدر نے بھی شاید لطف لیتے ہوئے کہا۔

"فکر مت کرو۔ شجر بے حد جاندار اور طاقتور ہے البتہ بہار نہ آنے کی وجہ سے بے چارہ ٹنڈ منڈ سا نظر آ رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شجر کا نام کیا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے جیسے کیکر، ببول۔ شیشم وغیرہ نام ہوتے ہیں ایسا نام"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"جیسا بھی نام ہو۔ بہرحال ہر شجر کا کوئی نہ کوئی نام تو ہوتا ہی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"شجر تو ایشیائی ہے لیکن نام انگریزی ہے۔ ڈیشنگ ایجنٹ۔ اب بھلا تم خود سوچو کہ ایشیائی شجر کا انگریزی نام کیسے ہو سکتا ہے لیکن بہرحال ہے"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں سمجھ تو پہلے ہی گیا تھا لیکن میں چاہتا تھا کہ آپ میرے خیال کی تصدیق کر دیں"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں اگر شجر ہوں تو تم حجر ہو اور حجر پر کبھی بہار نہیں آیا کرتی"...... تنویر نے اس بار غصہ کھانے کی بجائے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔ عمران کے لبوں پر

بھی مسکراہٹ تھی۔

"حجر۔ یعنی پتھر۔ کیا واقعی یہ لفظ تم نے کہا ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں کیوں۔ کیا یہ کوئی مشکل لفظ ہے۔ عام سا لفظ ہے"۔ تنویر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کمال ہے۔ عمران صاحب کے تم پر طنز کے باوجود تم غصے میں نہیں آئے اور اس کے ساتھ ساتھ باقاعدہ شاعری کے انداز میں تم نے جواب بھی دیا ہے۔ شجر اور حجر دونوں کا قافیہ بھی ایک ہے اور واقعی شجر پر تو بہار آ سکتی ہے لیکن حجر پر نہیں۔ حیرت ہے۔ کیا آج سورج مشرق کی بجائے مغرب سے تو طلوع نہیں ہو گیا"...... صفدر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"تمہیں یاد نہیں۔ میں نے خاص طور پر کہا تھا کہ اس پلان کے دوران وہ اپنے غصے اور ذہن کو کنٹرول میں رکھے گا اور اس نے اس بات کا کامیاب مظاہرہ کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ میں چیک بھی یہی کرنا چاہتا تھا۔ مجھے خوشی ہے کہ اس نے واقعی اپنے اعصاب اور ذہن کو کامیابی سے کنٹرول کیا ہے"...... عمران نے تحسین بھرے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ واقعی حیرت ہے۔ بہرحال وہ اصل بات تو وہیں رہ گئی۔ آپ نے بڑا حیرت انگیز پلان بنایا ہے کہ ماہرین چیکنگ کے لئے جا رہے ہیں اور آپ کے مطابق وہاں ہمارا باقاعدہ استقبال کیا جائے

گا اور پھر ہمیں انتظامات دکھائے جائیں گے۔ یہ سب کیسے ممکن ہو گا۔ میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آرہی"...... صفدر نے کہا۔

"جی پی فائیو کے حملے کے بعد ہم سب نیشنل پارک میں اکٹھے ہوئے تھے اور پھر میں نے وہیں سے براہ راست اے اے کو فون کر کے ایک اور کوٹھی کا بندوبست کیا تھا"...... عمران نے بولنا شروع کیا۔

"مجھے معلوم ہے۔ آپ پلان کے بارے میں بتائیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ میں سمجھا کہ شاید لوگوں کی طرح واقعات سنانے پڑیں گے یعنی شروع سے"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"لوگوں کا کیا مطلب"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہمارے ملک کے رہنے والے عام لوگ واقعی بڑے بھولے بھالے اور سادہ لوح ہوتے ہیں۔ وہ جب کسی کو آج کی بات بتانا چاہتے ہیں تو وہ اپنے دادا سے بات کا آغاز کرتے ہیں اور پھر آج پر آکر ختم کرتے ہیں۔ اس کے بغیر ان کی تسلی نہیں ہوتی"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال آپ پلان کے بارے میں بتا رہے تھے"۔ صفدر نے کہا۔

"اب تم خود بتاؤ کہ میں کہاں سے بتانا شروع کروں ورنہ تم پھر کہہ دو گے کہ یہ تو مجھے معلوم ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے

کہا۔

"آپ ہم سب کو کوٹھی پر چھوڑ کر اور میک اپ کر کے چلے گئے تھے۔ اس کے بعد آپ کی واپسی چار گھنٹوں بعد ہوئی تھی۔ اس کے بعد آپ نے ہمیں یہ پلان بتایا اور ہم سب روانہ ہوئے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ آپ نے یہ سارا پلان ان چار گھنٹوں میں بنایا ہو گا۔ اس بارے میں بتا دیں"...... صفدر نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے پوچھنے کی۔ جب کام شروع ہو گا تو خودبخود پتہ چل جائے گا کہ پلان کامیاب ہوتا ہے یا نہیں"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ اس قدر حیرت انگیز بات ہے کہ میرے ذہن میں واقعی اس بارے میں بے حد خلش موجود ہے کیونکہ ہم ایک لحاظ سے اصل مشن مکمل کرنے جا رہے ہیں"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"کاش میں تنویر کی طرح تمہیں بھی ہدایت دے دیتا کہ تم نے کوئی سوال نہیں کرنا اور میں اس وقت اطمینان سے آنکھیں بند کئے آرام کر رہا ہوتا۔ تم تو اس طرح تابڑ توڑ سوال شروع کر دیتے ہو جیسے میں ملزم ہوں اور عدالت کے کٹہرے میں کھڑا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"جو مرضی آئے سمجھ لیں۔ بہرحال تفصیل ضرور بتائیں"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ان فیکٹریز میں گھسنے سے میرا مطلب تنویر کی طرح ڈائریکٹ

ایکشن کے ذریعے گھسنا نہیں بلکہ اس انداز میں کہ وہاں کے حفاظتی انتظامات بھی قائم رہیں اور ہم بھی وہاں اطمینان سے گھوم پھر سکیں تاکہ وہاں کے ماحول کو دیکھ کر کام کو آگے بڑھایا جاسکے۔ باہر سے کوئی اندازہ نہیں لگایا جاسکتا اس لئے میں نے ان چار گھنٹوں میں بے پناہ کام کیا ہے۔ خصوصی آدمیوں کے ذریعے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو اس کی رہائش گاہ پر جاکر پریذیڈنٹ کے سپیشل مینجر کے روپ میں ملا۔ ملٹری انٹیلی جنس کا چیف جنرل رابن ہے۔ اس سے تفصیلی بات ہوئی کیونکہ وہ واقعی یہ سمجھ رہا تھا کہ مجھے پریذیڈنٹ نے اس مقصد کے لئے بھیجا ہے۔ اس نے پریذیڈنٹ کے ملٹری سیکرٹری کو فون کر کے میرے بارے میں تصدیق بھی کر لی تھی"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار اچھل پڑا۔

"تصدیق کر لی تھی۔ وہ کیسے۔ تصدیق کیسے ہو سکتی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"ملٹری سیکرٹری کا خصوصی نمبر پریذیڈنٹ ہاؤس کی فون ایکس چینج میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ ایسا اکثر غیر معمولی انداز میں کیا جاتا ہے اور اس نمبر پر اد ایف گروپ کا آدمی موجود تھا جو پہلے سے ملٹری سیکرٹری کی آواز نقل کر سکتا تھا اور اکثر اس آواز میں وہ تنظیم کے لئے کام کافی آسان کر دیا کرتا تھا۔ بہرحال تصدیق اس آدمی نے کی اور جنرل رابن مطمئن ہو گیا۔ پھر جنرل رابن سے معلوم ہوا کہ پاور

اسکواڈ میں سارا عملہ ملٹری انٹیلی جنس سے لیا گیا تھا اور بڑی فیکٹری میں چیف سیکورٹی آفیسر میجر جانسن ہے جسے کرنل ٹارگ سے پہلے میجر وکٹر نے وہاں تعینات کر دیا تھا۔ وہ بے حد تیز اور ہوشیار آدمی ہے اور اب کرنل ٹارگ کی ہلاکت پر صدر صاحب کے حکم پر میجر جیکارڈ کو جو پاور اسکواڈ کے سپیشل سیکشن کا انچارج تھا اس کے گروپ سمیت وہاں چھوٹی فیکٹری میں تعینات کر دیا گیا ہے لیکن جنرل رابن کو وہاں کے حفاظتی انتظامات کی تفصیل کا کوئی علم نہ تھا۔ البتہ اس سے میجر جانسن کے خصوصی فون کا علم ہو گیا۔ اس کے بعد میں وہاں سے آگیا۔ مجھے معلوم ہے کہ جنرل رابن چونکہ ملٹری سیکرٹری سے تصدیق کر کے مطمئن ہو چکا ہے اور اس نے کوئی ایسی بات بھی بظاہر نہ بتائی تھی جو سیکورٹی کے تحت آتی ہو اس لئے وہ مطمئن رہے گا اور مزید پوچھ گچھ نہ کرے گا۔ اس کے بعد باہر سے میں نے میجر جانسن کو فون کیا اور جنرل رابن کی آواز اور لہجے میں اسے بتایا کہ صدر صاحب کے ذہن میں خدشات ہیں اس لئے انہوں نے حفاظتی انتظامات چیک کرنے کے لئے ایکریمیا سے ماہرین کی ٹیم کال کی ہے جن کی تعداد اور نام میں نے بتا دیئے اور میجر جانسن کو کہہ دیا تھا کہ ٹیم کو حفاظتی انتظامات چیک کرا دیئے جائیں تاکہ یہ صدر کو رپورٹ دے سکیں اور اس کے نتیجے میں اب یہ ٹیم اس کار میں بھی وہاں جا رہی ہے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ میجر جانسن اس کی تصدیق کرے۔ وہ

دوبارہ جنرل رابن کو بھی فون کر سکتا ہے۔ پریذیڈنٹ ہاؤس سے بھی اس کی تصدیق کر سکتا ہے کیونکہ ان سخت حالات میں کسی ٹیم کا وہاں جانا انتہائی مشکوک معاملہ ہے"....... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ کر تو سکتا ہے لیکن وہ ایسا کرے گا نہیں۔ مجھے اس بات کا یقین ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں"....... صفدر نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ میجر کا رینک جنرل اور پریذیڈنٹ کے مقابلے میں بہت چھوٹا رینک ہے اور وہ ملٹری انٹیلی جنس کا آدمی ہے۔ سیکرٹ سروس کا نہیں اور ملٹری کی تربیت میں رینکس کا سب سے زیادہ خیال رکھا جاتا ہے اور اگر کر بھی لے گا تو کیا ہو گا۔ جنرل رابن نے تو اس سے خود ہی بات کی ہے اس لئے اس سے تصدیق کا خیال تو ایسی صورت میں آ سکتا ہے کہ اس کے ذہن میں یہ بات ہو کہ میں جنرل رابن کی جگہ بات کر رہا ہوں۔ میں نے جنرل رابن کو کسی طرح کور کر لیا ہے۔ چونکہ ایسا خیال اس کے ذہن میں نہیں آ سکتا اس لئے وہ زیادہ سے زیادہ پریذیڈنٹ ہاؤس میں ملٹری سیکرٹری سے تصدیق کرے گا اور وہاں آدمی موجود ہے"....... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ واقعی پلاننگ نہیں کرتے بلکہ ذہنی شطرنج کھیلتے ہیں کہ سارے خانے اور ساری متوقع چالیں آپ کے ذہن میں پہلے سے موجود ہوتی ہیں"....... صفدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے

ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے یہ شطرنج اکیلے کھیلنی پڑتی ہے۔ اب کیا کروں۔ مجبوری ہے۔ ٹنڈ منڈ شجروں سے تو امید نہیں ہے کہ وہ شطرنج کھیل سکیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے مجھے بھی تنویر کے ساتھ شامل کر لیا ہے"....... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"شکر کرو اس نے تمہیں میرے ساتھ شامل کیا ہے اپنے ساتھ نہیں۔ ورنہ تم بھی شجر کی بجائے شیطان کہلاتے"....... تنویر نے کہا اور صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"کمال ہے عمران صاحب۔ کیا آپ نے تنویر کو ہدایت دینے کے ساتھ ساتھ کوئی دوا کھلا دی ہے یا اس کا ذہن کنٹرول میں کر لیا ہے۔ مجھے اس سے ایسے شاعرانہ اور اطمینان بھرے جواب کی توقع ہی نہ تھی۔ یہ تو ایسے لگتا ہے کہ جیسے اصل تنویر کی بجائے نقلی تنویر ہو۔ واہ شجر اور شیطان۔ شجر بھی حرف ش سے شروع ہوتا ہے اور شیطان بھی۔ واہ"....... صفدر نے کہا تو اس بار تنویر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ واہ۔ واہ۔ تم اپنے لئے کر سکتے ہو کیونکہ یہ بات کم از کم میرے ذہن میں نہ تھی"....... تنویر نے ہنستے ہوئے کہا اور اس بار عمران بھی اس کی بات پر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ کیا صرف ناموں سے وہ مطمئن ہو جائیں گے یا کوئی اور نشانی بھی آپ نے بتائی ہے"....... صفدر نے کہا۔

"صدر صاحب کے ذاتی دستخطوں سے جاری کارڈ جس پر مہر نہیں ہو گی اور یہی اس کی خاص نشانی ہو گی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اب تو مجھے بھی تنویر کی طرح آپ کو ذہنی شیطان کہنا پڑے گا۔ حیرت ہے۔ چونکہ مہر فوری طور پر نہ بن سکتی تھی اور نہ لگ سکتی تھی اس لئے مہر کی عدم موجودگی کو ہی خاص نشانی قرار دے دیا گیا۔ بہت خوب۔ لیکن کیا آپ کو صدر کے ذاتی دستخطوں کے بارے میں علم تھا"....... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اگر میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کے لئے تعلیم بالغاں کا ایک سنٹر کھول لوں تو آغا سلیمان پاشا کے ادھار کا خاصا بڑا حصہ چکایا جا سکتا ہے۔ اب ساری باتیں میں ہی بتاؤں گا۔ کچھ تم بھی سوچ لو۔ میں نے پہلے تمہیں بتایا ہے کہ میجر جانسن اور میجر جیکارڈ بہت چھوٹے رینکس کے افسران ہیں۔ کیا وہ جانتے ہوں گے کہ ملک کے صدر کے دستخط کیسے ہیں اور دستخط بھی سرکاری نہیں ذاتی"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر قدرے شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"لیکن ان سب باتوں کے باوجود ہمیں وہاں ہوشیار رہنا ہو گا"....... عمران نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"ظاہر ہے۔ لیکن آپ نے واقعی بہت حیرت انگیز ذہانت کا مظاہرہ

کیا ہے"....... صفدر نے کہا۔

"میجر جانسن اور میجر جیکارڈ دونوں بہرحال انٹیلی جنس کے آدمی ہیں اس لئے ان کے ذہنوں میں بھی یہ خدشات بہرحال موجود ہوں گے جو تمہارے ذہن میں ابھرے ہیں۔ گو وہ اس کی چیکنگ نہ کر سکیں گے لیکن خود وہ بے حد محتاط اور ہوشیار ہوں گے اس لئے ہمیں وہاں ہر معاملے کو آسان نہیں سمجھنا۔ ہم نے وہاں اس انداز میں کام کرنا ہے کہ پہلے تو تمام سائنسی حفاظتی انتظامات کا جائزہ لینا ہے۔ اس کے بعد وہاں موجود تمام افراد کا خاتمہ اس طرح کرنا ہے کہ باہر کسی کو علم نہ ہو سکے۔ البتہ اس میجر جانسن کو زندہ رکھنا ہے۔ اس سے راستہ اور لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں اور پھر آگے کام کرنا ہے"....... عمران نے کہا۔

"لیکن میرا خیال ہے کہ آپ نے اسلحہ تو ساتھ نہیں رکھا۔ کیا آپ وہاں سے اسلحہ حاصل کریں گے"....... صفدر نے کہا۔

"ماہرین کا اسلحہ سے کیا تعلق۔ صرف چیکنگ مشینری ہمارے پاس ہے اور سب سے پہلے ہماری یہ چیکنگ ہو گی کہ کیا ہمارے پاس اسلحہ تو نہیں ہے یا اس مشینری میں تو اسلحہ موجود نہیں ہے۔ پھر ہمارے میک اپ چیک ہوں گے۔ اس کے بعد آگے بات بڑھے گی اس لئے اسلحہ ساتھ رکھنے کا مطلب تو پلاننگ کو پہلے مرحلے میں ناکام بنا دینا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمارے ساتھی جو پارک میں اس دوران موجود رہیں گے

انہیں کیسے کال کیا جائے گا اور کب"...... صفدر نے کہا۔

" ضرورت پڑی تو انہیں کال کیا جائے گا۔ سپیشل کاشن کی مدد سے۔ ضرورت نہ پڑی تو کال نہیں کیا جائے گا"...... عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سرہلا دیا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" اگر یہ انٹرویو ختم ہو گیا ہو تو میں کچھ دیر آرام کر لوں تاکہ تم یہ فیصلہ کر سکو کہ مجھے نوکری بھی مل سکتی ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

" آپ کو نوکری دینے کا مطلب ہے کہ باقی عملہ فارغ ہو جائے"۔ صفدر نے کہا تو اس بار عمران اس کے خوبصورت اور گہرے فقرے پر بے اختیار ہنس پڑا۔

" میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس میں نوکری کی بات نہیں کی"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ صفدر نے عمران کی موجودگی میں سروس کے باقی ارکان کے کام نہ کر سکنے کو سامنے رکھ کر یہ بات کی ہے اور اس بار صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" ہم پل تک پہنچنے والے ہیں"...... اچانک تنویر نے کہا۔

" تم نے کار بڑی فیکٹری کے گیٹ کے سامنے روکنی ہے۔ میجر جانسن وہیں ہو گا"...... عمران نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر بند کے اوپر موجود پل کراس کر کے کار خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر جیسے ہی بڑی فیکٹری کی دیوار شروع

ہوئی تنویر نے کار کی رفتار آہستہ کی اور پھر اسے گیٹ کے سامنے روک دیا۔ اسی لمحے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک مسلح آدمی جس کے جسم پر باقاعدہ سیکورٹی یونیفارم تھی تیزی سے کار کی طرف بڑھا۔

" میجر جانسن چیف سیکورٹی آفیسر صاحب سے کہو کہ ایکریمین ماہرین پہنچ گئے ہیں"...... عمران نے تنویر کے بولنے سے پہلے کھڑکی کا شیشہ نیچے کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا۔ ایک منٹ"...... آنے والے نے چونک کر کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ کر اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا تو تنویر نے کار موڑی اور اسے اندر لے گیا۔ گیٹ کے ساتھ ہی ایک بڑا سا برآمدہ تھا جس کے پیچھے دو کمرے تھے اور ایک سائیڈ پر راہداری تھی۔ برآمدے میں مشین گنوں سے مسلح چار افراد بڑے چوکنا انداز میں کھڑے تھے۔ تنویر نے کار ایک طرف کر کے روک دی اور وہ تینوں نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے اندرونی کمرے سے ایک آدمی باہر آیا۔

" میرا نام میجر جانسن ہے اور میں یہاں چیف سیکورٹی آفیسر ہوں"...... آنے والے نے بڑے غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" مجھے جان گروز کہتے ہیں اور یہ میرے ساتھی ہیں نکولس جرمی اور مٹکاف"...... عمران نے خالصتاً ایکریمی لہجے میں جواب دیا اور پھر نے میجر جانسن سے ہاتھ ملایا۔ عمران کے بعد تنویر اور پھر صفدر

نے بھی مصافحہ کیا۔

"آیئے اندر تشریف لے آیئے"...... میجر جانسن نے کہا اور واپس مڑ گیا اور پھر وہ سائیڈ والے کمرے میں داخل ہو گئے جسے واقعی آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

"تشریف رکھیں"...... میجر جانسن نے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... میجر جانسن نے کہا۔

"سوری میجر۔ ہم ڈیوٹی پر ہیں اور ڈیوٹی کے دوران ہم صرف ڈیوٹی ہی دیتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا ایکریمیا میں کس ایجنسی سے تعلق ہے"...... میجر جانسن نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ایکریمیا میں ایک علیحدہ ادارہ ہے جسے سیفٹی سیکشن کہا جاتا ہے۔ اس سیفٹی سیکشن کے تحت حکومتی اداروں اور لیبارٹریوں کے حفاظتی انتظامات کئے جاتے ہیں اور چیک کئے جاتے ہیں۔ ہمارا تعلق اس کے چیکنگ شعبے سے ہے"...... عمران نے بڑے مطمئن انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے پاس شناختی کارڈ تو ہوں گے"...... میجر جانسن نے کہا۔

"ہاں۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ ہم نے آپ کو باقاعدہ کارڈز دکھانے ہیں۔ یہ لیجئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کوٹ کی

اندرونی جیب سے اس نے تین سرخ رنگ کے کارڈ نکال کر میجر جانسن کے سامنے رکھ دیئے۔ یہ کارڈ سادہ تھے البتہ ان کے درمیان قلم سے دستخط کئے گئے تھے اور بس۔ میجر جانسن نے ایک کارڈ اٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"یہ کس کے دستخط ہیں جناب"...... میجر جانسن نے چہرے پر حیرت کے تاثرات پیدا کرتے ہوئے کہا حالانکہ اس کی یہ حیرت صاف مصنوعی نظر آ رہی تھی۔

"جناب صدر اسرائیل کے۔ انہوں نے ہمارے سامنے دستخط کئے تھے۔ ہم نے ان سے درخواست کی تھی کہ وہ کارڈ پریذیڈنٹ ہاؤس کے پرنٹڈ استعمال کریں اور نیچے مہر لگا دیں لیکن انہوں نے کہا کہ نہیں۔ یہی اصل شناخت ہو گی اس لئے ہم خاموش ہو گئے۔ اگر آپ کو ان پر کوئی شک ہے تو آپ بے شک چیف آف ملٹری انٹیلی جنس جنرل رابن یا براہ راست صدر صاحب سے پوچھ لیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"جنرل صاحب سے آپ کی ملاقات کہاں ہوئی تھی"...... میجر جانسن نے کارڈز اٹھا کر میز کی دراز میں رکھتے ہوئے کہا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس میں۔ انہیں وہاں کال کیا گیا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا آپ ان کا حلیہ بتا سکتے ہیں"...... میجر جانسن نے کہا۔

"حلیہ۔ کیوں آپ نے انہیں نہیں دیکھا ہوا۔ جبکہ جنرل صاحب

تو بتا رہے تھے کہ آپ کا تعلق ان کے محکمے سے ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں کنفرم ہونا چاہتا ہوں"...... میجر جانسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ بتا دیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جنرل رابن کا حلیہ بتا دیا تو میجر جانسن کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار نارمل ہو گیا۔ شاید اسے یقین آ گیا تھا کہ معاملات واقعی مشکوک نہیں ہیں۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک سیکورٹی آفیسر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا جو اس نے میجر جانسن کے سامنے رکھ دیا اور عمران کاغذ کی ساخت اور اس پر موجود پرنٹنگ دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ سیکورٹی کمپیوٹر کی ریڈنگ ہے لازماً اس کمرے میں ان کی اور باہر کار کی چیکنگ مشینی طور پر کی گئی ہو گی اور اس کی رپورٹ کمپیوٹر نے دی ہے لیکن وہ مطمئن تھا کہ رپورٹ مثبت ہی آئی ہو گی کیونکہ واقعی ان کے پاس کسی قسم کا کوئی اسلحہ نہ تھا اور میک اپ بھی سپیشل تھا اس لئے وہ چیک نہ ہو سکتے تھے۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے"...... میجر جانسن نے کہا اور کاغذ واپس اس آدمی کی طرف بڑھا دیا اور وہ آدمی کاغذ لے کر واپس چلا گیا۔

"آپ نے یہاں کیا چیک کرنا ہے"...... میجر جانسن نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سائنسی حفاظتی انتظامات۔ ہماری کار میں ایسی حفاظتی مشین

موجود ہے جو اس ٹائپ کی مشینری کی چیکنگ کر سکتی ہے۔ اس کے بعد ہم نے رپورٹ صدر صاحب کو دینی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا آپ صرف سائنسی انتظامات چیک کریں گیا یا مزید چیکنگ بھی کریں گے"...... میجر جانسن نے کہا۔

"صرف سیکورٹی آفیسرز کی تعیناتی، ان کی تعداد، ان کے کام کرنے کا انداز۔ یہ سب کچھ ساتھ ہی چیک ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیا آپ کو اس بات پر حیرت نہیں ہو رہی کہ یہ ایک وڈ فیکٹری ہے جس میں دفاعی اداروں کے لئے فرنیچر تیار کیا جاتا ہے اور پھر اس میں ایسے حفاظتی انتظامات اور پھر آپ جیسے ماہرین کو خصوصی طور پر ایکریمیا سے طلب کرنا اور چیکنگ کرانا۔ کیا یہ سب کچھ آپ کو عجیب نہیں لگ رہا"...... میجر جانسن نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"مجھے واقعی یہ بات دلچسپ لگی تھی اور میں نے اس بارے میں صدر صاحب سے بات کی تھی۔ صدر صاحب نے مجھے بتایا کہ یہ حفاظتی سسٹم ریہرسل کے طور پر تیار کیا گیا ہے۔ اگر یہ کامیاب رہتا ہے تو پھر اس سسٹم کو اسرائیل کی اہم دفاعی لیبارٹریوں اور اداروں پر استعمال کیا جائے گا"...... عمران نے جواب دیا۔ ظاہر ہے اس نے جان بوجھ کر لیبارٹری کی بات نہ کی تھی کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ میجر جانسن یہی بات معلوم کرنا چاہتا تھا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تو آئیے۔ میں آپ کو مشینری دکھاتا ہوں"۔ میجر جانسن نے اب پوری طرح مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ کا انٹرویو ختم ہو گیا ہے اس لئے اب ہمارا انٹرویو شروع ہو گا۔ تشریف رکھیں"...... عمران نے کہا تو میجر جانسن بے اختیار چونک پڑا۔

"انٹرویو۔ کیا مطلب"...... میجر جانسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا مطلب ہے کہ آپ کے سوالات ختم ہو گئے ہیں اب ہمارے سوالات کا آپ جواب دیں۔ مجھے تفصیل سے بتائیں کہ یہاں کتنے آدمی کہاں کہاں کام کرتے ہیں۔ کتنے سیکورٹی آفیسر ہیں اور کہاں کہاں ڈیوٹی دے رہے ہیں اور ان کے پاس کس کس قسم کا اسلحہ ہے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ میں بتا دیتا ہوں"...... میجر جانسن نے کہا اور اس نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔ عمران نے مختلف سوال کئے۔

"او کے۔ اب آپ مشینری کی تفصیل بتا دیں۔ ویسے اگر آپ کے پاس یہاں کا نقشہ ہو تو زیادہ بہتر ہے"...... عمران نے کہا اور میجر جانسن نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران خاموش بیٹھا رہا۔ اس کے ساتھی تو پہلے ہی خاموش تھے۔

"ینوئل سیکورٹی کا نظام تو بے داغ اور ماہرانہ ہے۔ کیوں

پیٹر"...... عمران نے مڑ کر صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں مسٹر جان۔ واقعی۔ البتہ میرا خیال ہے سیکورٹی آفیسران کی تعداد قدرے کم ہے۔ اسے بڑھا دیا جائے تو زیادہ بہتر رہے گا"۔ صفدر نے ایکریمی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ان کی گفتگو چیک ہو رہی ہے اس لئے عمران نے یہ بات کی ہے۔

"نہیں۔ اتنے افراد کافی ہیں۔ یہ خاصے تربیت یافتہ لوگ ہیں"...... اس بار تنویر نے بھی ایکریمین لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور اس بار عمران نے کوئی جواب نہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد میجر جانسن اندر داخل ہوا تو اس کے پیچھے ایک اور نوجوان تھا۔

"یہ میجر جیکارڈ ہیں۔ ساتھ والی چھوٹی فیکٹری کے سیکورٹی چیف"...... میجر جانسن نے ساتھ آنے والے نوجوان کا تعارف کرایا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر تعارف کا راؤنڈ شروع ہو گیا۔

"ہم نے یہاں سے فارغ ہو کر آپ کے ہاں آنا تھا۔ بہرحال اچھا ہوا کہ آپ خود ہی تشریف لے آئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیکارڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن وہ بولا نہیں۔

"یہ دیکھئے۔ یہ اس فیکٹری کا نقشہ ہے"...... میجر جانسن نے ہاتھ میں موجود نقشے کو درمیانی میز پر پھیلاتے ہوئے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی اس پر جھک گئے اور پھر میجر جانسن نے تفصیل بتانی شروع کر دی کہ کہاں کہاں کس کس قسم کی مشینری نصب ہے۔

"ویری گڈ۔ فول پروف انتظامات ہیں۔ ویری گڈ۔ لیکن اگر یہ مشینری آن ہے تو پھر اب تک ہماری بھی چیکنگ ہو چکی ہو گی۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ وہ کاغذ جو میرا آدمی لایا تھا وہ چیکنگ رپورٹ ہی تھی"....... میجر جانسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے وہ کاغذ۔ مجھے دکھائیں تاکہ ہمیں چیکنگ کمپیوٹر کی کارکردگی اور رینج کا درست اندازہ ہو سکے"....... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں"....... میجر جانسن نے کہا اور پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر کے اس نے اپنے آدمی کو چیکنگ رپورٹ لانے کا کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"میجر جیکارڈ۔ کیا آپ کی فیکٹری میں بھی ایسی ہی مشینری ہے یا اس سے مختلف ہے"....... عمران نے اس بار میجر جیکارڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہی ہے"....... میجر جیکارڈ نے جواب دیا۔

"اوہ گڈ۔ پھر تو ہمیں وہاں جانے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ گڈ شو۔ باقی آپ وہاں کی مینوئل سیکورٹی کی تفصیل یہیں بیٹھے بتا دیں"....... عمران نے کہا تو جیکارڈ کا مسلسل ستا ہوا چہرہ کافی حد تک نارمل ہو گیا۔

"میں ابھی نقشہ لے آتا ہوں۔ ویسے مینوئل سیکورٹی تو یہاں سے مختلف ہے لیکن مشینری وہاں بھی وہی نصب ہے جو یہاں ہے"۔ میجر

جیکارڈ نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک باوردی آدمی وہی رپورٹ اٹھائے اندر داخل ہوا جو اس سے پہلے وہ میجر جانسن کو دکھا چکا تھا۔ میجر جانسن نے اس سے وہ رپورٹ لے کر ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اسے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے کاغذ لے کر اسے غور سے دیکھا۔

"اس رپورٹ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کا چیکنگ کمپیوٹر سی ٹائپ ہے حالانکہ میرا خیال تھا کہ یہاں اے یا زیادہ سے زیادہ بی ٹائپ کمپیوٹر استعمال ہو رہا ہو گا۔ بہرحال ٹھیک ہے"....... عمران نے کاغذ واپس میجر جانسن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یہاں اے یا بی کی کیا ضرورت ہے"....... میجر جانسن نے کہا اور عمران نے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں سر ہلا دیا۔

" تھوڑی دیر بعد میجر جیکارڈ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں نقشہ تھا اور پھر اس نے نقشہ کھول کر درمیانی میز پر پھیلا دیا اور پھر عمران کو اس نے چھوٹی فیکٹری کی مینوئل سیکورٹی اور مشین سیکشن کے بارے میں تفصیلات بتانا شروع کر دیں۔

"ٹھیک ہے۔ اب آپ کے ہاں چیکنگ کی ضرورت نہیں رہی۔ مینوئل سیکورٹی کا ہمیں علم ہو چکا ہے۔ مشینری وہی وہاں نصب ہے جو یہاں ہے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی اور میجر جانسن اور میجر جیکارڈ بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میجر جانسن۔ آپ ہمیں مشینری چیک کرا دیں تاکہ ہم واپس جا سکیں"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ آئیے"...... میجر جانسن نے کہا۔

"میں اب فارغ ہوں یا آپ نے مزید کچھ پوچھنا ہے"...... میجر جیکارڈ نے کہا۔

"اوکے میجر جیکارڈ۔ آپ ہماری طرف سے فارغ ہیں۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو میجر جانسن اور ہمارے ساتھ مشینری کا راؤنڈ لگا لیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اس کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے اپنے سپاٹ پر جانا ہے"...... میجر جیکارڈ نے مزید مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

"جیسے آپ کی مرضی"...... عمران نے کہا تو میجر جیکارڈ عمران اور اس کے ساتھیوں سے باقاعدہ مصافحہ کر کے کمرے سے باہر چلا گیا۔ پھر عمران اپنے ساتھیوں اور میجر جانسن سمیت اس کمرے سے منسلک برآمدے سے ہوتا ہوا باہر آ گیا جہاں ایک طرف ان کی کار موجود تھی۔

"پیٹر۔ کار سے چیکنگ مشینری نکال لاؤ"...... عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا کار کی طرف بڑھ گیا اور پھر انہوں نے واقعی اس پوری وڈ فیکٹری کا تفصیلی راؤنڈ لگایا۔ عمران چیکنگ مشینری کے ساتھ ارد گرد حفاظتی مشینوں کو چیک کرتا رہا اور نوٹ بک میں چیکنگ کے بارے میں نوٹس بھی لکھتا رہا۔ عمران نے دیکھا

وہاں کام نہیں ہو رہا تھا البتہ وہاں تقریباً دو بڑے ہال تھے جن میں نچر بنانے کی مشینری موجود تھی۔

"کیا بات ہے کام بند ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ آج یہاں چھٹی ہے"...... میجر جانسن نے مختصر سا ب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک ے کمرے میں پہنچے جہاں ایک علیحدہ چھوٹی سی مشین نصب تھی اور ں کے سامنے دو آدمی موجود تھے۔ ان میں سے ایک وہ تھا جو کمپیوٹر رٹ لے کر آیا تھا۔ یہ مشین کمپیوٹر کنٹرولنگ مشین تھی۔

"اس کمرے میں کسی قسم کا حفاظتی نظام موجود ہی نہیں۔ اس کی ...... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہاں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں سوائے ہمارے سیکورٹی ڈ کے اور کوئی داخل نہیں ہو سکتا اور پھر یہ سب سے آخر میں ہے لئے یہاں تک ویسے بھی کوئی نہیں پہنچ سکتا"...... میجر جانسن کہا۔

"نکولس اور پیٹر۔ تم دونوں نے ساری صورت حال بغور چیک ہے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"یس چیف"...... دونوں نے جواب دیا۔

"تو اب میرا خیال ہے کہ رپورٹ کی تیاری کا آغاز یہیں سے ہی جائے تاکہ میجر جانسن بھی دستخط کر سکیں"...... عمران نے اتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ زیادہ بہتر رہے گا"...... ان دونوں نے جواب دیا۔

"کیا آپ یہاں ساری رپورٹ تیار کریں گے"...... میجر جانسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس میں دیر بھی تو نہیں لگتی۔ صرف ایک بازو گھمانا پڑے گا اور بس"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بازو گھمانا۔ کیا مطلب"...... میجر جانسن نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور میجر جانسن کنپٹی پر مڑی ہوئی انگلی کے ہک کی بھرپور ضرب کھا کر چیختا ہوا اچھل کر فرش پر جا گرا جبکہ تنویر اور صفدر دونوں بھوکے عقابوں کی طرح مشین کے سامنے موجود دونوں افراد پر ٹوٹ پڑے اور پھر چند لمحوں بعد ہی وہ دونوں بغیر کوئی آواز نکالے گردنیں تڑوا کر ختم ہو چکے تھے جبکہ عمران نے میجر جانسن کے اٹھنے سے قبل ہی اس کی کنپٹی پر لات جما دی تھی اور دوسری بھرپور ضرب کے بعد میجر جانسن کے جسم سے حرکت بھی مفقود ہو چکی تھی اور وہ اب فرش پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر اس مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد وہ اطمینان بھرے انداز میں پیچھے ہٹ گیا۔

"میں نے اسے بلائنڈ کر دیا ہے ورنہ معمولی سی بھی خلاف معمول حرکت پر سائرن بج اٹھتا اور فائرنگ بھی شروع ہو جاتی۔ اب اس

فیکٹری میں جو کچھ بھی ہو گا کمپیوٹر اسے چیک نہ کر سکے گا"...... عمران نے کہا۔

"یہاں آٹھ افراد موجود ہیں اور ہمارے پاس اسلحہ نہیں ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"میجر جانسن کے آفس کی ایک الماری میں اسلحہ موجود ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔ ہم نے اس انداز میں کام کرنا ہے کہ ساتھ والی فیکٹری میں آواز نہ جا سکے"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ میجر جانسن کہیں ہوش میں نہ آجائے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اس کی حالت بتا رہی ہے کہ وہ دو تین گھنٹوں تک ہوش میں نہیں آ سکتا"...... عمران نے مڑے بغیر کہا اور پھر وہ تیزی سے دروازے سے نکل کر راہداری میں سے گزرتے ہوئے میجر جانسن کے آفس میں پہنچ گئے۔ عمران نے الماری کھولی۔ اس میں عام اسلحہ کے ساتھ ساتھ نیچے والے خانے میں سائیلنسر لگا اسلحہ بھی موجود تھا۔ عمران نے مشین پسٹل اٹھائے۔ ان کے میگزین چیک کئے اور پھر میگزین بھی اٹھا کر اس نے اپنی جیب میں ڈالا اور اپنے ساتھیوں میں بھی تقسیم کر دیا۔

"چلو۔ اب ہم یہاں موجود چھ افراد کا خاتمہ کریں۔ پھر گارڈ روم میں جا کر باقی کارروائی کریں گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ چھ سیکورٹی آفیسرز ہاتھوں میں

مشین گنیں اٹھائے سائیڈ کی پہلی راہداری کے اختتام پر موجود
برآمدے میں کھڑے تھے۔ اس برآمدے کے بعد صحن تھا اور آخر میں
پھاٹک کے قریب گارڈ روم تھا جبکہ باہر چار مسلح افراد بھی موجود تھے
اور اندر دونوں کمروں میں بھی دو دو مسلح آدمی موجود تھے۔

"تم یہاں رکو گے میں اکیلا گارڈ روم میں جاؤں گا۔ جب میں
وہاں فائر کھولوں تو تم نے یہاں فائر کھول دینا ہے"...... عمران نے
کہا۔

"صفدر یہاں رکے گا۔ میں تمہارے ساتھ جاؤں گا تاکہ اندرونی
کمروں میں موجود افراد کو بھی ساتھ ہی ختم کر دیا جائے"...... تنویر
نے کہا۔

"نہیں۔ صفدر اکیلا چھ کو ختم نہیں کر سکے گا کیونکہ وہ ایک جگہ
نہیں بلکہ بکھرے ہوئے ہیں اور تربیت یافتہ ہیں۔ میں خود ہی انہیں
سنبھال لوں گا"...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے
ہوئے اس کی بات کی تائید کر دی۔ پھر عمران نے راہداری کا دروازہ
کھولا اور باہر آ گیا۔ مشین پسٹل اس کی جیب میں تھا۔ برآمدے میں
موجود مسلح افراد نے چونک کر اسے دیکھا۔ ان کے چہروں پر حیرت
تھی۔ شاید اسے اکیلا واپس آتے دیکھ کر وہ حیران ہو رہے تھے۔

"میں نے کار سے ایک ضروری کاغذ اٹھانا ہے"...... عمران نے
ان کے چہروں پر حیرت دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... ان میں سے ایک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

اور سب کے چہرے نارمل ہو گئے۔ ویسے بھی چونکہ یہاں انتہائی سخت
مشینی انتظامات تھے اس لئے انہیں کسی قسم کے خطرے کا کوئی
تصور تک نہ تھا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا کار کی طرف بڑھ گیا۔ گارڈ
روم کے دروازے سے چار مسلح افراد کی نظریں بھی عمران پر جمی ہوئی
تھیں۔ عمران نے کار کا دروازہ کھولا اور پھر ڈیش بورڈ کھول کر اس
نے ایک کاغذ نکالا اور ڈیش بورڈ بند کر کے اس نے کار کا دروازہ بند
کیا اور پھر کاغذ اٹھائے وہ گارڈ روم کی طرف بڑھ گیا۔ ان چاروں مسلح
افراد کے قریب سے گزر کر وہ اندرونی کمروں کی طرف بڑھ گیا اور پھر
اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے جب اس نے
اندر والے چاروں افراد کو ایک ہی کمرے میں موجود دیکھا۔ وہ عمران
کو آتا دیکھ کر حیرت سے سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگے۔ عمران نے جیب
میں ہاتھ ڈالا اور پھر دوسرے لمحے اس کا ہاتھ باہر آیا تو کھٹک کھٹک کی
تیز آواز کے ساتھ ہی وہ چاروں یکے بعد دیگرے چیختے ہوئے نیچے گرے
ہی تھے کہ عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے ایک بار
پھر اس نے ٹریگر دبا دیا اور برآمدے میں موجود چاروں مسلح افراد
برآمدے سے آنے والی آوازیں سن کر مڑ ہی رہے تھے کہ چیختے ہوئے
نیچے گرتے چلے گئے۔ اسی لمحے بلڈنگ کی طرف سے بھی چیخنے اور
دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں۔ عمران نے ایک بار پھر فائر کھول دیا
اور پھر چند لمحوں بعد وہ اندر اور باہر موجود آٹھوں افراد کا خاتمہ کر چکا
تھا۔ سامنے بلڈنگ کے برآمدے میں موجود چھ مسلح افراد بھی ختم ہو

چکے تھے اور اب صفدر اور تنویر برآمدے میں نکل آئے تھے۔

"یہاں آ جاؤ۔ جلدی کرو"....... عمران نے کہا تو تنویر اور صفدر دوڑتے ہوئے صحن کراس کر کے وہاں پہنچ گئے۔

"چلو اب چھوٹی فیکٹری میں آپریشن کرنا ہے"....... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب وہاں تو کمپیوٹر کام کر رہا ہے۔ پھر"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اب چونکہ ادھر سے خطرہ ختم ہو گیا ہے اس لئے وہاں اب ڈائریکٹ ایکشن کرنا ہو گا۔ جو رپورٹ میجر جیکارڈ نے دی ہے اس کے مطابق چھوٹی فیکٹری میں مشینری کے علاوہ صرف چھ مسلح افراد ہیں اور مشینوں کی تنصیب کے بارے بھی مجھے علم ہو چکا ہے اس لئے وہاں موجود آپریٹر کے ساتھ ساتھ ان مشینوں کا بھی خاتمہ کرنا ہو گا"....... عمران نے کہا تو دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ تینوں جیبوں میں موجود سائیلنسر لگے مشین پسٹل پکڑے اس بڑی فیکٹری کے گیٹ سے باہر نکلے اور تیز تیز قدم اٹھاتے چھوٹی فیکٹری کے گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

جولیا اور اس کے سب ساتھی آمان بند کے قریب پارک میں موجود تھے۔ وہ سب پارک میں بنے ہوئے اوپن ایئر کیفے کے ایک کونے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ دو کاروں میں یہاں پہنچے تھے اور ان کی ان کاروں میں خصوصی اسلحہ کے دو بیگز بھی موجود تھے۔

"اب تک ہمیں کاشن مل جانا چاہئے تھا"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ کافی دیر ہو گئی ہے۔ کہیں وہ لوگ وہاں پھنس نہ گئے ہوں"....... صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ لیڈر ساتھ ہے اور اس کی موجودگی میں کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا"....... جولیا نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا تو صالحہ بے اختیار مسکرا دی۔

"تمہیں لیڈر پر انتہائی مثالی قسم کا اعتماد ہے"....... صالحہ نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اس کی کارکردگی بھی مثالی ہے"....... جولیا نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ سب جوس پینے میں معروف تھے۔

" لیکن بہرحال وہ انسان تو ہے"....... صالحہ نے کہا۔

" میں نے پہلے بھی تمہیں بتایا تھا کہ وہ انسان نہیں ہے۔ کسی اور سیارے کی مخلوق ہے"....... جولیا نے کہا تو باقی ساتھی جولیا کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

" وہ تو آپ نے جذباتی حوالے سے کہا تھا"....... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو باقی ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔ وہ اب بات سمجھ چکے تھے۔

" کارکردگی کے حوالے سے بھی ایسا ہی ہے"....... جولیا نے کہا اور اس بار صالحہ بے اختیار ہنس پڑی اور پھر ان کے درمیان دوسری عام باتیں ہوتی رہیں۔ وہ سب چونکہ بے حد چوکنا تھے اس لئے وہ نہ ہی ایک دوسرے کو اصل ناموں سے پکار رہے تھے اور نہ ہی وہ مشن کے بارے میں کوئی بات کر رہے تھے۔ ان کا انداز واقعی ایسا تھا جیسے وہ سیاح ہوں اور یہاں بیٹھے ماحول سے لطف اندوز ہو رہے ہوں کہ اچانک جولیا بات کرتے کرتے چونک پڑی۔ اس کی نظریں اس سائیڈ پر جمی ہوئی تھیں جہاں سے پارکنگ کا راستہ جاتا تھا اور جولیا کے چونکنے پر سب نے چونک کر ادھر دیکھا اور پھر ان سب کے چہروں پر کھچاؤ سا نمودار ہوتا چلا گیا۔

" کرنل ڈیوڈ اور یہاں۔ اوہ۔ کہیں ہمارے بارے میں کوئی مخبری تو نہیں ہو گئی"....... صدیقی نے آہستہ سے کہا۔

" دیکھو۔ بہرحال محتاط رہنا"....... جولیا نے کہا۔

" کرنل ڈیوڈ اکیلا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کیفے کی اندرونی عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

" میں دیکھتی ہوں۔ تم یہیں بیٹھو"....... جولیا نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی وہ بھی کیفے کی اندرونی عمارت کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ عمارت کے برآمدے میں کئی فون بوتھ موجود تھے اور کرنل ڈیوڈ ایک فون بوتھ میں داخل ہو رہا تھا۔ اس کے قریب کا فون بوتھ خالی تھا۔ جولیا تیزی سے اس فون بوتھ میں داخل ہوئی اور اس نے ویسے ہی رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کئے۔ ظاہر ہے بغیر کارڈ کے فون آن نہیں ہو سکتا تھا اس لئے کوئی آواز دوسری طرف سے سوائے مخصوص ٹون کے سنائی نہ دے رہی تھی۔ جولیا کے کان کرنل ڈیوڈ کی طرف لگے ہوئے تھے۔

" کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ چیف آف جی پی فائیو۔ میں اپنے آدمیوں کے ساتھ آپ کی فیکٹریاں چیک کرنا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ آج رات ہی یہاں حملہ کرنے والے ہیں"....... کرنل ڈیوڈ اپنی عادت کے مطابق اونچے اور تحکمانہ انداز میں بول رہا تھا اور اس کی آواز بخوبی جولیا کے کانوں میں پڑ رہی تھی۔

" میں جی پی فائیو کا چیف ہوں۔ سمجھے۔ اس لئے میں کسی کا پابند

نہیں ہوں۔ میں خود ہی پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر کو جواب دے دوں گا"...... کرنل ڈیوڈ نے دوسری طرف سے بات سن کر غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر ایک جھٹکے سے رکھا اور فون بوتھ سے باہر آگیا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات نمایاں تھے اور اس غصے کی وجہ سے اس نے جولیا کی طرف توجہ ہی نہ دی تھی اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ باہر نکلا اور پھر پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جولیا نے بھی رسیور ہک سے لٹکایا اور باہر آگئی لیکن دوسرے لمحے اس کی جیب میں سے ہلکی ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑی اور واپس فون بوتھ میں داخل ہو گئی۔ اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی ڈبیا نکالی۔ سیٹی کی آواز اس ڈبیا سے نکل رہی تھی۔ یہ ریز کاشن تھا لیکن اس سے فکسڈ فریکونسی کے ٹرانسمیٹر کی طرح بات بھی ہو سکتی تھی۔ اس نے بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ مائیکل کالنگ"...... دوسری طرف سے عمران کی بھاری آواز سنائی دی۔ یہ چونکہ خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا اس لئے اس میں ہر بار بٹن دبا کر اور اوور کہہ کر بات کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

"یس۔ مارگریٹ اٹنڈنگ یو"...... جولیا نے آہستہ سے کہا۔

"تم لوگ کہاں ہو اس وقت"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پارک میں"...... جولیا نے جواب دیا۔

"ہم اس وقت اوکے پوزیشن میں ہیں لیکن مجھے خدشہ ہے کہ فائیو

سٹار ہوٹل والے رنگ کریں گے اس لئے تم سب فوراً پہنچو"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ فائیو سٹار کا جنرل مینجر ابھی شاید تمہیں کال کر رہا تھا۔ میں نے اس کی کال سنی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اوکے۔ پھر آجاؤ لیکن کسی تلخی کی ضرورت نہیں ہے۔ سب کام اطمینان سے ہونا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے بٹن آف کر کے ڈبیا کو واپس جیب میں ڈالا اور پھر تقریباً دوڑتے ہوئے انداز میں وہ فون بوتھ سے باہر آئی۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے اپنے ساتھیوں کو بلایا اور خود پارکنگ کی طرف بڑھ گئی۔ ویٹر کو چونکہ وہ پہلے ہی پیمنٹ کر چکے تھے اس لئے وہ سب اٹھ کر تیزی سے چلتے ہوئے پارکنگ کی طرف بڑھنے لگے۔ جولیا نے قدم آہستہ رکھے تھے اس لئے وہ سب جلد ہی اس کے پاس پہنچ گئے اور جولیا نے کرنل ڈیوڈ کی کال اور پھر عمران کی کال کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کرنل ڈیوڈ اپنے گروپ سمیت وہاں پہنچ رہا ہے۔ اسے شاید کوئی اطلاع ملی ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ بہرحال عمران اور اس کے ساتھیوں نے وہاں قبضہ کر لیا ہے اور اس نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم نے وہاں اوپن فائرنگ نہیں کرنی اس لئے اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم نے کرنل ڈیوڈ اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کرنا ہے۔ بے ہوش کر دینے والی

گیس کے پسٹل تیار رکھنا"...... جولیا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب دو کاروں میں سوار تیزی سے فیکٹری کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

عمران اس وقت میجر جانسن کے آفس میں موجود تھا جبکہ صفدر اس بڑی فیکٹری کے گیٹ کے قریب اور تنویر اس چھوٹی فیکٹری کے گیٹ کے قریب موجود تھا۔ میجر جیکارڈ اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ آسانی سے ہو گیا تھا کیونکہ وہ لوگ مطمئن تھے۔ انہیں معمولی سا بھی خدشہ نہ تھا کہ اس طرح بھی یہ لوگ اچانک اندر آ سکتے ہیں اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں نے ان کے سنبھلنے سے پہلے ہی سائیلنسر لگے مشین پسٹل کی مدد سے انہیں ہلاک کر دیا۔ گو وہاں موجود کمپیوٹر نے فائرنگ ہوتے ہی سائرن بجایا لیکن یہ سائرن کی آواز عمارت کے اندر تک ہی محدود رہی۔ پھر عمران نے بڑے اطمینان سے عمارت کے اندر جا کر اس کمپیوٹر کو بھی فائرنگ کر کے تباہ کر دیا۔ بہرحال اس آپریشن میں انہیں زیادہ دقت پیش نہ آئی تھی اس لئے عمران نے تنویر کو وہیں چھوڑا اور پھر صفدر کو ساتھ لے کر وہ واپس بڑی فیکٹری

میں آگیا۔ یہاں اس نے صفدر کو گیٹ کے قریب چھوڑ دیا تاکہ اچانک نہ کوئی آجائے اور پھر خود پہلے اس مشین روم میں آگیا جہاں کمپیوٹر کنٹرولنگ مشین کے ساتھ ساتھ بے ہوش میجر جانسن بھی پڑا تھا۔ چونکہ اس نے پہلے ہی کمپیوٹر کو اس انداز میں آپریٹ کر دیا تھا کہ اس کا چیکنگ کرنا آف ہو چکا تھا اس لئے ہتھیاروں کے باوجود وہاں کوئی سائرن نہ بجا تھا اور پھر عمران نے مشین پسٹل کی مدد سے اس کمپیوٹر کو بھی تباہ کر دیا۔ اس کے بعد اس نے میجر جانسن کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور اسے اس کے آفس میں لا کر ایک کرسی پر ڈال دیا اور خود اس نے آفس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اس کا خیال تھا کہ شاید کوئی ایسی فائل مل جائے جس سے نیچے موجود لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات مل سکیں اور پھر ابھی وہ تلاشی لے رہا تھا کہ میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ میجر جانسن سپیکنگ"...... عمران نے میجر جانسن کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف آف جی پی فائیو"...... دوسری طرف سے کرنل ڈیوڈ کی مخصوص آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا اور پھر کرنل ڈیوڈ نے فیکٹری کو چیک کرنے کا کہا تو عمران نے اسے پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر کا حوالہ دے کر روکنے کی کوشش کی لیکن کرنل ڈیوڈ اپنی فطرت کے مطابق بھلا کہاں رک سکتا تھا۔ اس لئے اس نے یہ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا کہ وہ خود

پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر کو جواب دے دے گا۔

"اوہ۔ نجانے اس کے ساتھ کتنے آدمی ہوں"...... عمران نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک مخصوص کپڑے میں لپٹا ہوا ریز کاشن نکال لیا۔ اس خصوصی کپڑے کی وجہ سے اسے کمپیوٹر چیک نہ کر سکتا تھا اس لئے وہ محفوظ تھا۔ اس نے کپڑا ہٹایا اور پھر اسے آن کر کے جب اس نے جولیا سے رابطہ کیا جو اس کی ہدایت کے مطابق آمان بند کے ساتھ والے پارک میں موجود تھی تو جولیا نے اسے بتایا کہ کرنل ڈیوڈ نے اس کے سامنے پارک سے ہی کال کی ہے تو عمران نے اسے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچنے کا کہہ دیا اور پھر ریز کاشن آف کر کے اس نے ایک نظر میجر جانسن پر ڈالی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ وہاں سے نکل کر گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے عمران کو اس انداز میں آتے دیکھ کر چونک کر کہا۔

"کرنل ڈیوڈ اپنے گروپ کے ساتھ آ رہا ہے۔ میں نے جولیا اور دوسرے ساتھیوں کو پہنچنے کا کہہ دیا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ کرنل ڈیوڈ پہلے پہنچ جائے اور نجانے اس کے ساتھ کتنے آدمی ہوں اس لئے پھاٹک کا اندر سے لاک ہٹا دو اور پھر ہم دونوں مختلف سائیڈوں میں اس طرح چھپ جائیں گے کہ وہ لوگ اندر آئیں تو ہم انہیں فوری طور پر نظر نہ آسکیں۔ اس کے بعد سوائے اس کرنل ڈیوڈ کے باقی

اس کے تمام ساتھیوں کا ہم نے خاتمہ کر دینا ہے"...... عمران نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے بڑے پھاٹک کا کنڈا ہٹایا اور پھر عمران اور وہ دونوں مختلف سائیڈوں پر کھمبوں کی اوٹ میں چھپ کر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد ہی باہر سے دو جیپوں کے رکنے کی آوازیں سنائی دیں اور پھر بزر بجنے کی آواز سنائی دی لیکن عمران خاموش کھڑا رہا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کو دھکیلا گیا تو چونکہ اس کا کنڈا ہٹا دیا گیا تھا اس لئے وہ کھلتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی پھاٹک کو کھول کر تین مشین گنوں سے مسلح آدمی تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے ایک لمحے کے لئے رک کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر ان میں سے ایک آدمی تیزی سے مڑ کر باہر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد تین اور مسلح افراد اندر داخل ہوئے اور بڑے چوکنے انداز میں گارڈ روم کی طرف بڑھنے لگے جبکہ کرنل ڈیوڈ خود اندر نہ آیا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ کرنل ڈیوڈ باہر رہ گیا ہو گا تاکہ اس کے آدمی اندر کے حالات کو چیک کر لیں۔ پھر وہ اندر آئے گا۔

" ارے یہ لاشیں"...... ان آدمیوں نے برآمدے میں داخل ہوتے ہی اچھل کر کہا تھا کہ عمران نے سائیلنسر لگے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی چھ مسلح افراد میں سے چار چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ دوسری طرف سے صفدر نے بھی فائر کھول دیا اور باقی دو بھی چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ عمران تیزی سے دوڑتا ہوا کھلے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ باہر دو جیپیں موجود

تھیں۔ اسی لمحے اس نے ایک جیپ سے کرنل ڈیوڈ کو نیچے اترتے ہوئے دیکھا۔ وہ شاید اندر سے آنے والی آوازیں سن کر نیچے اتر رہا تھا کہ عمران اچھل کر باہر نکلا اور پھر اس سے پہلے کہ کرنل ڈیوڈ سنبھلتا عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جھپٹ کر اس کا بازو پکڑا اور دوسرے لمحے کرنل ڈیوڈ کسی گیند کی طرح اڑتا ہوا پھاٹک کے اندر ایک دھماکے سے جا گرا اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی تھی۔ عمران نے اسے بازو سے پکڑ کر اس طرح جھٹک کر اندر پھینکا تھا کہ وہ جیسے اڑتا ہوا اندر جا گرا تھا۔ اسی لمحے عمران کو دور سے دو کاریں خاصی تیز رفتاری سے آتی دکھائی دیں تو وہ ان کاروں کو دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ اس کے ساتھیوں کی کاریں ہیں اور وہ وہیں رک گیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اندر صفدر نے کرنل ڈیوڈ کو بہرحال کور کر لیا ہو گا۔ اس نے آگے بڑھ کر اپنا ہاتھ اٹھا کر مخصوص انداز میں لہرایا اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد دونوں کاریں پھاٹک کے قریب آ کر رک گئیں۔

" کیا ہوا عمران۔ یہ جی پی فائیو کی جیپیں تو یہاں موجود ہیں"۔ جولیا نے ایک کار سے نکل کر تیزی سے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" ارے ارے۔ دھیرج۔ شانتی۔ اتنے جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دوسرے بھی کاروں سے باہر آ گئے۔

"سنو۔ کاریں اندر لے آؤ اور یہ جیپیں بھی ورنہ باہر ٹریفک چل رہا ہے اور کسی قسم کی مشکوک بات دیکھ کر حکام تک اطلاع پہنچ سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے اندر کی طرف بڑھ گیا۔ اب صالحہ بھی ان کے قریب پہنچ چکی تھی اس لئے عمران، صالحہ اور جولیا تینوں پھاٹک میں داخل ہوئے تو صفدر برآمدے میں موجود تھا اور فرش پر کرنل ڈیوڈ بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

"اسے اٹھا کر اندر ڈال دو اور تم یہیں رکو۔ میں میجر جانسن کو چیک کرتا ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہوش میں آکر اور مسائل پیدا کر دے"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اندرونی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ آفس میں پہنچ کر عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ میجر جانسن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہو رہے تھے۔ اگر عمران کو کچھ اور دیر ہو جاتی تو وہ لازماً ہوش میں آچکا ہوتا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کی کنپٹی پر ایک اور ضرب لگا دی تو اس کا جسم دوبارہ ڈھیلا پڑ گیا۔ عمران نے اس بار تیزی سے تلاشی لینا شروع کر دی اور ابھی اس نے تلاشی ختم ہی کی تھی کہ جولیا اور صفدر اندر داخل ہوئے۔

"کیا ہوا"...... عمران نے چونک کر ان کی طرف دیکھا۔

"تنویر نے میجر جیکارڈ کے آفس سے ایک فائل ڈھونڈ نکالی ہے جو لیبارٹری کے بارے میں ہے"...... صفدر نے کہا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی تہہ شدہ فائل عمران کی طرف بڑھا دی۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ تم ایسا کرو کہ کوئی رسی وغیرہ ڈھونڈ کر اس میجر جانسن کو باندھ دو۔ میں اس فائل کو چیک کر لوں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فائل کھولی اور پھر اس کی نظریں تیزی سے فائل پر پھسلتی چلی گئیں۔ فائل میں صرف دو صفحے تھے اس لئے عمران نے جلد ہی فائل پڑھ لی اور پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس نے فائل بند کر دی۔

"کیا ہوا۔ کیا کوئی کام کی بات کا پتہ چلا"...... جولیا نے کہا۔

"اس میں صرف لیبارٹری کے راستے کے بارے میں ہدایات درج ہیں کہ جب وہ بند ہو تو سیکورٹی والوں کو کیا کرنا ہے اور جب وہ کھلا ہوا ہو تو سیکورٹی نے کیا کرنا ہے اور کچھ نہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر"...... جولیا نے کہا۔

"اب میجر جانسن ہی آخری سہارا رہ گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ ضروری تو نہیں کہ یہ جانتا ہو"...... جولیا نے کہا۔

"کم از کم اتنا تو ضرور جانتا ہو گا کہ اندر رابطہ کیسے ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے صفدر اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک بنڈل موجود تھا۔ عمران نے صفدر سے مل کر کرسی پر موجود میجر جانسن کو رسیوں سے باندھ دیا اور پھر دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد میجر جانسن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن چونکہ وہ رسیوں سے باندھا ہوا تھا اس لئے ظاہر ہے اس کی یہ کوشش ناکام ہو گئی تھی۔

" تم۔ تم کون ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ تم ماہر۔ تم "...... میجر جانسن اس انداز میں بول رہا تھا جیسے اس کا ذہن اس کے قابو میں نہ ہو۔

" میرا نام علی عمران ہے میجر جانسن اور میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو میجر جانسن کا چہرہ اس انداز میں بگڑ گیا جیسے کسی نے اس پر بے پناہ ذہنی تشدد کیا ہو۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو تم اس انداز میں آئے تھے۔ ویری بیڈ "...... میجر جانسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ اب کافی حد تک سنبھل گیا تھا۔

" ہاں اور کوئی راستہ نہیں تھا "...... عمران نے کہا۔

" لیکن جنرل رابن نے پھر تمہارے بارے میں کیسے کال کی تھی "...... میجر جانسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ میں نے تمہیں جنرل رابن کے لہجے اور آواز میں کال کی تھی۔ بے چارے جنرل رابن کو تو اس ساری صورت حال کا علم تک نہ ہو گا۔ بہرحال اب میری بات سن لو۔ میجر جیکارڈ اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ یہاں تمہارے بھی سارے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں

اور ان دونوں فیکٹری پر اب ہمارے ساتھیوں کا قبضہ ہے اور تمہاری اطلاع کے لئے یہ بھی بتا دوں کہ جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ بھی یہاں آیا تھا۔ اسے بھی ہم نے ہلاک کر دیا ہے اس لئے اب صرف تم اکیلے یہاں زندہ ہو اور اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو ہم سے تعاون کرو ورنہ "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" کیسا تعاون "...... میجر جانسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہمیں ایرو میزائل لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات چاہئیں "...... عمران نے کہا تو میجر جانسن بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم بچوں والی بات کر رہے ہو۔ میں تو یہاں اوپر سیکورٹی پر موجود ہوں اور جب سے میں آیا ہوں اس سے پہلے سے لیبارٹری مکمل طور پر سیلڈ ہے اس لئے میں کیا بتا سکتا ہوں "...... میجر جانسن نے جواب دیا۔ وہ اب پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

" تمہارے آفس میں لازمی کوئی نہ کوئی فائل موجود ہو گی "۔ عمران نے کہا۔

" نہیں۔ بے شک تم چیک کر لو "...... میجر جانسن نے جواب دیا۔

" لیبارٹری کا انچارج کون ہے "...... عمران نے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم اور نہ آج تک میرا کسی سے رابطہ ہوا ہے اور نہ ہی کسی نے مجھ سے رابطہ کیا ہے "...... میجر جانسن نے جواب دیا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

"لیکن اتنے روز تک وہ لوگ اندر بند نہیں رہ سکتے۔ یہ میزائل لیبارٹری ہے۔ وہاں انتہائی خطرناک گیسز پر کام ہو رہا ہو گا اس لئے اسے اس انداز میں بند نہیں کیا جا سکتا"...... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ تم درست کہہ رہے ہو۔ لیکن مجھے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے"...... میجر جانسن نے کہا۔

"پھر تو تمہیں زندہ رکھنے کا کوئی فائدہ نہ ہوا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"رک جاؤ۔ مجھے مت مارو۔ میں ایک بات تمہیں بتا سکتا ہوں لیکن پہلے وعدہ کرو کہ مجھے زندہ رہنے دو گے"...... میجر جانسن نے عمران کے چہرے پر ابھر آنے والے تاثرات دیکھ کر بے چین سے لہجے میں کہا۔

"تم بتاؤ کیا کہنا چاہتے ہو۔ یہ وقت وعدے وعید کا نہیں ہے" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے تم پر اعتماد ہے۔ میں بتاتا ہوں کہ لیبارٹری کا راستہ چھوٹی فیکٹری میں سے ہے"...... میجر جانسن نے کہا۔

"یہ مجھے معلوم ہے۔ کوئی اور بات بتاؤ"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پہلے وعدہ کرو۔ پلیز۔ وعدہ کرو"...... یکلخت میجر جانسن نے کہا تو عمران نے اس کی کیفیت دیکھ کر وعدہ کر لیا۔

"لیبارٹری کا راستہ تو چھوٹی فیکٹری سے ہے لیکن ایک خفیہ راستہ اس فیکٹری کے عقب میں واقع بڑے گیراج سے بھی نکلتا ہے"...... میجر جانسن نے کہا۔

"وہ بھی سیلڈ ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اسے باہر سے کھولا جا سکتا ہے لیکن اندر انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں اس لئے راستہ کھولنے کے باوجود اندر کوئی نہیں جا سکتا"...... میجر جانسن نے کہا۔

"تمہیں کیسے اس کا علم ہوا"...... عمران نے کہا۔

"لیبارٹری کا ایک آدمی اچانک شدید بیمار ہو گیا تھا۔ اسے اس راستے سے باہر لایا گیا تھا۔ دو آدمی اسے اٹھا کر لے آئے تھے۔ میں نے اسے ہسپتال بھجوا دیا اور وہ آدمی چلے گئے اور راستہ بند ہو گیا لیکن مجھے بتایا گیا کہ اس آدمی کے بارے میں کوئی اطلاع ہو تو میں اس راستے کو اوپر سے کھول دوں۔ انہیں معلوم ہو جائے گا اور وہ آ کر اطلاع وصول کر لیں گے"...... میجر جانسن نے کہا۔

"پھر تم نے اطلاع دی اس کے بارے میں"...... عمران نے دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اطلاع ملی تھی کہ وہ آدمی بچ نہیں سکا اور میں نے یہ اطلاع دے دی تھی۔ بس اس کے بعد اور کوئی رابطہ نہیں ہوا"۔ میجر جانسن نے کہا۔

"اوکے۔ صفدر اسے کھول دو۔ اب یہ ہمارے ساتھ ہی زندہ

واپس جائے گا اور میجر جانسن اگر تم واقعی زندہ رہنا چاہتے ہو تو یہ بات نوٹ کر لو کہ اگر تم نے معمولی سی بھی مشکوک حرکت کی تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے"...... عمران نے کہا۔

"میں زندہ رہنا چاہتا ہوں اور بس"...... میجر جانسن نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرنل ڈیوڈ کو ہوش آیا تو پہلے اس کے ذہن پر دھند سی چھائی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں وہ لمحے کسی فلم کی طرح گھوم گئے جب اچانک ایک ایکریمی نے اسے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اندر اچھال دیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا اس کی کنپٹی پر ضرب لگی تھی اور اس کا ذہن تاریکی میں ڈوب گیا تھا۔ یہ سارا منظر جیسے ہی اس کے ذہن کی سکرین پر واضح ہوا وہ بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اسے احساس ہو گیا کہ اس کا بایاں بازو بے حس و حرکت ہو چکا ہے اور کاندھے اور بازو کے عقب میں اسے درد محسوس ہو رہا تھا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ بازو کا جوڑ ڈس لوکیٹ ہو چکا ہے۔ نو بیڈ۔ یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے ادھر ادھر

دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں جیسے جھماکا سا ہوا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ یہ کیا ہوا۔ میرے ساتھ آنے والوں کے ساتھ کیا ہوا"۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ وہ ایک کمرے میں کرسی پر موجود تھا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا اور وہ کمرے میں اکیلا موجود تھا۔ البتہ اس کمرے کے باہر سے اسے کچھ لوگوں کے بولنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

"تم نے دروازہ کیوں بند کر دیا ہے۔ کہیں کرنل ڈیوڈ ہوش میں نہ آ جائے"...... اچانک ایک آواز اس کے کانوں میں پڑی اور اس کے ذہن میں یکلخت جیسے بھونچال سا آ گیا کیونکہ بولنے والے کا لہجہ خالصتاً ایشیائی تھا۔

"اس کا ایک بازو ناکارہ ہو چکا ہے اور وہ بے ہوش ہے۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ وہ ابھی تین چار گھنٹوں سے پہلے ہوش میں نہیں آ سکتا۔ میں نے اس کی تلاشی لے کر اسلحہ بھی نکال لیا ہے اس لئے اگر وہ ہوش میں آ بھی گیا تو کیا کر سکے گا"...... دوسری آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ بھی ایشیائی تھا۔

"لیکن دروازہ تو کھول دو۔ اسے کیوں بند کر دیا ہے"...... پہلے نے کہا۔

"دروازہ کھلنے سے ہماری آوازیں اس کے کانوں سے ٹکرائیں گی

تو اسے جلد ہوش آ سکتا ہے"...... دوسری آواز نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔ کرنل ڈیوڈ ایک جھٹکے سے اٹھا اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اس کی نظریں سائیڈ میں موجود ایک چھوٹے لیکن بند دروازے پر پڑیں تو وہ یکلخت مڑا اور اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا بایاں بازو واقعی بے حس و حرکت ہو چکا تھا اور چلنے کی وجہ سے اب اس کے کاندھے میں بھی شدید درد محسوس ہونے لگا تھا لیکن وہ ہونٹ بھینچے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے حتی الامکان قدموں کی آواز نہ ابھرنے دی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی لمحے اسے گولیوں سے اڑا سکتے ہیں اس لئے اس وقت اسے سب سے زیادہ فکر اپنی جان بچانے کی تھی۔ اس نے دروازے پر دائیں ہاتھ کا دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا باتھ روم تھا۔ وہ تیزی سے اندر داخل ہوا اور اس نے دروازہ آہستہ سے بند کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں بے اختیار چمک سی ابھر آئی کیونکہ باتھ روم کا ایک عقبی دروازہ بھی تھا جو اندر سے بند تھا۔ شاید یہ دروازہ صفائی کرنے والے ملازم کے لئے بنایا گیا تھا تاکہ وہ باہر سے اندر آ کر صفائی کر کے باہر واپس چلا جائے۔ اس نے آہستہ سے دروازے کی کنڈی ہٹائی اور پھر دروازہ کھول کر باہر جھانکا۔ یہ گارڈ روم کا عقبی حصہ تھا اور ایک گلی سی آگے جا کر پھاٹک کے قریب ختم ہو رہی تھی۔ وہ باتھ روم سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا پھاٹک کی طرف بڑھتا

چلا گیا کیونکہ دوسری طرف گلی کھلے صحن میں جا نکلتی تھی۔ گارڈ روم کی دیوار آگے جا کر پھاٹک کی طرف مڑ جاتی تھی لیکن اس سائیڈ پر پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی موجود تھی۔ کرنل ڈیوڈ نے کنارے پر رک کر سر باہر نکال کر دوسری طرف جھانکا لیکن وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔ وہ سب گارڈ روم کے برآمدے کی طرف تھے۔ کرنل ڈیوڈ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے دائیں ہاتھ سے آہستہ سے چھوٹی کھڑکی کی کنڈی ہٹائی اور پھر چھوٹی کھڑکی کھول کر وہ باہر آگیا۔ باہر کوئی سواری موجود نہ تھی البتہ ٹریفک آ جا رہی تھی۔ کرنل ڈیوڈ تیزی سے سڑک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسی لمحے ایک بڑا سا ٹرک اسے آتا دکھائی دیا تو کرنل ڈیوڈ نے دایاں ہاتھ اٹھا کر اسے رکنے کا اشارہ کیا۔ اس کے جسم پر چونکہ جی پی فائیو کی مخصوص یونیفارم تھی اس لئے ٹرک ڈرائیور نے رفتار آہستہ کر دی۔ کرنل ڈیوڈ سڑک کراس کر کے دوسری طرف آگیا تھا۔ چند لمحوں بعد ٹرک اس کے قریب آ کر رکا۔

" جلدی دروازہ کھولو۔ جلدی "....... کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو ڈرائیور نے جو اس طرف ہی جھانک رہا تھا جلدی سے سائیڈ دروازہ کھول دیا اور کرنل ڈیوڈ ایک ہاتھ سے ہینڈل پکڑ کر اوپر چڑھ گیا۔

" جلدی کرو۔ یہاں سے نکلو۔ دشمن ایجنٹ یہاں موجود ہیں۔ جلدی کرو۔ میں جی پی فائیو کا چیف کرنل ڈیوڈ ہوں۔ جلدی کرو "۔ کرنل ڈیوڈ نے سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ڈرائیور کے چہرے پر خوف

کے تاثرات ابھر آئے لیکن اس نے ٹرک کو ایک جھٹکے سے آگے بڑھایا اور پھر ٹرک خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

" مجھے پارک پر اتار دینا۔ جلدی چلاؤ۔ جلدی "....... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" سر۔ اس سے زیادہ رفتار قانوناً ممنوع ہے "....... ڈرائیور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" گولی مارو قانون کو۔ تیز چلاؤ "....... کرنل ڈیوڈ نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ شاید اب چونکہ اپنے آپ کو پوری طرح محفوظ سمجھ رہا تھا اس لئے اپنی اصل حالت میں آگیا تھا جبکہ اس سے پہلے وہ موت کے خوف سے واقعی سہما ہوا سا دکھائی دے رہا تھا۔

" یس سر "....... ڈرائیور نے کہا اور رفتار تیز کر دی۔ پارک تک ٹرک پہنچ جانے کے باوجود کسی ٹریفک پولیس والے نے اسے نہ روکا۔ کرنل ڈیوڈ پارک کے قریب ٹرک سے اترا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ پارک کے استقبالیہ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

" کرنل ڈیوڈ چیف آف جی پی فائیو "....... کرنل ڈیوڈ نے کمرے میں داخل ہوتے ہی انتہائی تیز لہجے میں کہا تو وہاں موجود آدمی بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ خوف سے زرد پڑ گیا تھا۔

" یس سر۔ یس سر۔ حکم سر "....... اس آدمی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جلدی کرو۔ نمبر ملاؤ۔ میرا ایک ہاتھ بے کار ہو چکا ہے۔ جلدی کرو"...... کرنل ڈیوڈ نے اس کی کرسی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... اس آدمی نے جلدی سے ایک طرف ہوتے ہوئے کہا اور کرنل ڈیوڈ کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر کا نمبر بتا دیا اور اس آدمی نے جلدی سے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ کرنل ڈیوڈ نے رسیور اس کے ہاتھ سے لے کر کان سے لگا لیا۔

"جی پی فائیو ہیڈ کوارٹر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ پال سے بات کراؤ۔ جلدی۔ فوراً"...... کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا گیا۔

"یس سر۔ میجر پال بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"میجر پال اس وقت تمہارے گروپ کے کتنے آدمی ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں۔ جلدی بتاؤ۔ فوراً"...... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آٹھ ہیں سر۔ آٹھ"...... میجر پال نے جواب دیا۔

"کیوں۔ باقی کہاں ہیں۔ آٹھ کیوں ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے

انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"سر۔ میرا گروپ آٹھ افراد پر ہی مشتمل ہے"...... میجر پال نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ تم فوراً ان آٹھ افراد کو لے کر اور میزائل گنیں اور میزائل بم لے کر آمان بند کے قریب پارک میں پہنچ جاؤ۔ میں وہیں سے بات کر رہا ہوں۔ جلدی پہنچو اسلحہ لے کر۔ دشمن ایجنٹوں کے خلاف فوری آپریشن کرنا ہے۔ جلدی کرو"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ ہم پہنچ رہے ہیں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ڈیوڈ نے خود ہی رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"اب ایک اور نمبر ملاؤ۔ جلدی کرو"...... کرنل ڈیوڈ نے اس آدمی سے کہا اور ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا۔

"یس سر"...... اس آدمی نے جلدی سے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کئے اور رسیور ایک بار پھر کرنل ڈیوڈ کو دے دیا۔

"یس۔ سپیشل ٹروپس ہیڈ کوارٹر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ چیف آف جی پی فائیو۔ کون انچارج ہے اس وقت۔ اس سے بات کراؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"کرنل براؤن سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کرنل براؤن بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ چیف آف جی پی فائیو"....... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ فرمائیے سر"....... کرنل براؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں آمان بند کے قریب پارک سے بول رہا ہوں۔ ساتھ ہی دو دفاعی وڈ فیکٹریاں ہیں جن کے نیچے حکومت کی انتہائی اہم دفاعی لیبارٹری ہے جسے تباہ کرنے کے لئے پاکیشیائی ایجنٹ کام کر رہے ہیں اور انہوں نے ان فیکٹریوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے اور میں نے اپنے سپیشل گروپ کو کال کیا ہے لیکن اس گروپ میں صرف آٹھ افراد ہیں جو وہاں ریڈ تو کر سکتے ہیں لیکن دونوں فیکٹریوں کا محاصرہ نہیں کر سکتے اور مجھے سو فیصد یقین ہے کہ ہمارے ریڈ کرتے ہی دشمن ایجنٹ عقبی طرف سے نکل کر فرار ہو جائیں گے۔ اس لئے آپ فوراً پوری کمپنی لے کر یہاں آجائیں اور ان فیکٹریوں کو گھیر لیں تاکہ اگر ہمارے ریڈ کی وجہ سے وہ نکلنے لگیں تو آپ انہیں روک سکیں"....... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔ اس نے جان بوجھ کر اپنے پہلے ریڈ اور اپنے ساتھیوں کی ہلاکت کی بات چھپائی تھی۔

"پوری کمپنی سر۔ لیکن اس کی موونگ میں تو خاصا وقت لگ

جائے گا۔ بیس پچیس سپاہی کافی ہیں سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ نہیں۔ بہت وسیع ایریا ہے فیکٹریوں کا اور اسے چاروں طرف سے گھیرنا ہے اس لئے کمپنی بھی کم ہے۔ کتنی دیر لگ سکتی ہے"....... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر ایک گھنٹہ وہاں پہنچنے تک لگ جائے گا"....... کرنل براؤن نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایک گھنٹہ تو بہت ہے۔ جس قدر جلد ہو سکے یہاں پہنچو۔ میں یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ جلدی کرو۔ فوراً۔ اٹ از ٹاپ ایمرجنسی"....... کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"اوکے"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ڈیوڈ نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نانسنس۔ یہ ہے کارکردگی ان سپیشل ٹروپس کی۔ ایک کمپنی کو یہاں پہنچنے میں گھنٹہ لگ جائے گا۔ نانسنس"....... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یس سر"....... اس آدمی نے کہا تو کرنل ڈیوڈ اس طرح چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا جیسے اسے پہلی بار اس کی وہاں موجودگی کا احساس ہوا ہو۔

"باہر جا کر کھڑے ہو جاؤ۔ جب جی پی فائیو کی گاڑیاں پہنچیں تو مجھے اطلاع دو"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"....... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مجھے صدر صاحب کو اطلاع دینا ہوگی ورنہ کچھ بھی ہو سکتا ہے"....... اچانک کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود ہی رسیور اٹھایا اور اسے اپنے کاندھے پر رکھ کر سر ٹیڑھا کر کے اسے وہیں روکا اور پھر دائیں ہاتھ سے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے صدر کے ملٹری سیکرٹری کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف آف جی پی فائیو"....... کرنل ڈیوڈ نے اپنی عادت کے مطابق اپنا عہدہ بھی بتا دیا حالانکہ ملٹری سیکرٹری جانتا تھا کہ وہ جی پی فائیو کا چیف ہے۔

"یس کرنل۔ فرمائیے"۔ دوسری طرف سے نرم لہجے میں کہا گیا۔

"صدر صاحب سے میری بات کراؤ۔ اٹ از ٹاپ ایمرجنسی۔ ویری ویری ٹاپ ایمرجنسی۔ فوراً بات کراؤ"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"....... چند لمحوں بعد صدر کی مخصوص بھاری اور باوقار سی آواز سنائی دی۔

"سر۔ میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"....... کرنل ڈیوڈ نے اس بار [illegible] مؤدبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے۔ کیا ٹاپ ایمرجنسی ہے"....... صدر نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"سر۔ آمان بند کے قریب آمان بجلی گھر اور اس کے ساتھ دو وڈ فیکٹریاں ہیں۔ ایک بڑی فیکٹری ہے جو اس منی بجلی گھر سے ملحقہ ہے اور دوسری چھوٹی فیکٹری ہے جو اس بڑی فیکٹری سے ملحقہ ہے۔ مجھے اطلاع ملی کہ پاور اسکواڈ کو ختم کر کے میجر جیکارڈ کو اس چھوٹی فیکٹری کی سیکورٹی پر مامور کیا گیا ہے تو میں چونک پڑا۔ کیونکہ میں یہ بات سمجھ نہ سکا تھا کہ جب لیبارٹری منی بجلی گھر کے نیچے ہے تو پھر اس فیکٹری میں میجر جیکارڈ کی تعیناتی کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ میں نے میجر جیکارڈ سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کیا کیونکہ میجر جیکارڈ دور کا میرا رشتہ دار ہے اور ملٹری انٹیلی جنس میں اسے میں نے ہی سروس دلائی تھی اس لئے اس کا مجھ سے اکثر و بیشتر رابطہ رہتا تھا۔ میجر جیکارڈ نے مجھے بتایا کہ لیبارٹری منی بجلی گھر کے نیچے نہیں ہے بلکہ بڑی وڈ فیکٹری کے نیچے ہے اور وہاں لیبارٹری پر میجر جانسن تعینات ہے اور اس نے یہ بھی بتایا کہ ایکریمی ماہرین کی ایک ٹیم اس فیکٹری کی حفاظتی مشینری کی رپورٹ تیار کرنے کے لئے پہنچی ہوئی ہے۔ ان دونوں انکشافات پر میں چونک پڑا۔ میں نے فوراً اس بڑی فیکٹری اور اس لیبارٹری کو چیک کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا کہ فیکٹری پر پاکیشیائی ایجنٹوں کا قبضہ ہے"....... کرنل ڈیوڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ صدر نے بری طرح چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جناب میں درست کہہ رہا ہوں۔ ایکریمین ٹیم کی بات سن کر میرے ذہن میں خطرے کی گھنٹی بجی تھی اور اسرائیل کی سلامتی اور مفاد کا تحفظ چونکہ میرے فرائض میں شامل ہے اس لئے میں وہاں پہنچ گیا۔ ہم نے جیپ باہر روکی اور میجر جانسن نے باہر آکر ہمارا استقبال کیا اور جب ہم اندر داخل ہوئے تو اچانک ہم پر حملہ ہو گیا۔ یہ اصل میجر جانسن نہ تھا۔ میرے آدمی مارے گئے اور میرا کاندھا اتر گیا اور میں بے ہوش ہو گیا"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر اس نے ہوش میں آنے سے لے کر یہاں پارک تک پہنچنے اور اپنے گروپ کو بلانے کے ساتھ ساتھ سپیشل ملٹری ٹروپس کی کمپنی طلب کرنے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ لیکن آپ کے نکل جانے کے بعد تو لازماً وہ بھی وہاں سے فرار ہو گئے ہوں گے"....... صدر صاحب نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ کیا کہا جا سکتا ہے۔ بہرحال ہم اندازوں پر تو نہیں رک سکتے حالانکہ مجھے اس وقت ڈاکٹر کے پاس جانا چاہئے لیکن اسرائیل کی سلامتی اور تحفظ کی خاطر میں اس حالت میں بھی کام کر رہا ہوں اور جناب جب تک میرے دم میں دم ہے میں اسرائیل کے لئے کام کرتا رہوں گا"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"مجھے آپ کے جذبات کا بخوبی احساس ہے کرنل ڈیوڈ۔ آپ نے سپیشل ملٹری ٹروپس کو کال کر کے واقعی عقلمندی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اب آپ نے وہاں چیکنگ کرنی ہے اور جو رپورٹ بھی ہو آپ نے فوری مجھے دینی ہے۔ اس لیبارٹری کی فکر مت کریں وہ ہر لحاظ سے محفوظ ہے"....... صدر نے کہا۔

"یس سر"....... کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"گو مجھے یقین ہے کہ آپ کے وہاں سے نکل آنے کے بعد وہ لوگ وہاں نہیں ٹھہر سکتے لیکن پھر بھی چیکنگ ضروری ہے اور کرنل ڈیوڈ آپ اپنی پوری توانائیاں انہیں تلاش کرنے میں لگا دیں۔ انہیں ہر صورت میں ختم ہونا چاہئے۔ ہر صورت میں"....... صدر نے قدرے جذباتی لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ایسا ہی ہو گا سر"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر چمک ابھر آئی تھی کیونکہ صدر صاحب کے بات کرنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ کرنل ڈیوڈ کی کارکردگی سے خوش ہیں۔ گو اسے بھی صدر سے بات کرنے سے اب یقین ہو گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی وہاں موجود نہیں ہوں گے اور اس بات سے اسے مزید اطمینان ہوا تھا کیونکہ اس طرح ان کے فرار ہونے کا کریڈٹ بھی کرنل ڈیوڈ کے حصے میں ہی آئے گا۔

عمران، میجر جانسن، صفدر، جولیا اور صالحہ کے ساتھ اصل عمارت سے نکل کر عقبی طرف واقع گیراج میں موجود تھا۔ میجر جانسن نے وہ جگہ اور طریقہ بتا دیا تھا جہاں سے خصوصی راستہ کھولا جاتا تھا۔

"انہیں باہر لے جاؤ اور عزت سے گارڈ روم میں بٹھاؤ"۔ عمران نے مڑ کر صفدر سے کہا تو میجر جانسن کے چہرے پر یکلخت انتہائی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"آئیے میجر جانسن"...... صفدر نے کہا تو میجر جانسن فوراً ہی بیرونی طرف کو مڑ گیا اور پھر صفدر کے ساتھ گیراج سے باہر نکل گیا جبکہ جولیا اور صالحہ وہیں موجود رہی تھیں۔

"جولیا۔ جا کر وہ سیاہ رنگ کا تھیلا لے آؤ جس میں ایکس آئی ٹی ہے۔ جلدی کرو۔ ہمارے پاس وقت کم ہے کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی مڑی اور تیزی سے

چلتی ہوئی گیراج سے باہر نکل گئی۔

"عمران صاحب۔ کیا یہ مشین آپ یہاں سے ہی اندر پھینک دیں گے"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میجر جانسن ہمیں چکر دے رہا ہے۔ یہاں سے راستہ ضرور کھلتا ہے لیکن میں نے چیک کر لیا ہے کہ اس راستے میں ٹی آئی آر گیشم گیس کا کنکشن موجود ہے۔ جیسے ہی راستہ کھلے گا یہ گیس خود بخود باہر فائر ہو جائے گی اور ہم لوگ فوری طور پر ہلاک ہو جائیں گے۔ یہ سیٹ اپ شاید اس لئے کیا گیا ہے کہ اگر کسی بھی طرح میجر جانسن اور اس کے ساتھی کور ہو جائیں تو وہ آخری حربے کے طور پر اسے استعمال کریں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن پھر آپ نے میجر جانسن کو باہر کیوں بھیج دیا ہے"۔ صالحہ نے چونک کر کہا۔

"میں اپنے خیال کی تصدیق کرنا چاہتا تھا اور تم نے دیکھ لیا کہ جیسے ہی میں نے اسے باہر جانے کا کہا اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن آپ نے ابھی راستہ تو کھولا نہیں ہے۔ پھر آپ کو کیسے اس کنکشن کا علم ہو گیا"...... صالحہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس ہک کے نیچے چھوٹا سا ایک اور ہک نظر آ رہا ہے۔ یہ اس کنکشن کا سٹارٹر ہے۔ اسے غور سے دیکھو اس کی نوک پر تمہیں ایسے

محسوس ہو گا جیسے کوئی ہیرا چمکتا ہے اور یہی اس کی نشانی ہے۔
عمران نے کہا تو صالحہ نے آگے بڑھ کر غور سے اسے دیکھا اور پھر پیچھے ہٹ گئی۔اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔

"اوہ۔اوہ۔واقعی حیرت ہے۔کیا آپ کی آنکھوں میں خوردبین کے شیشے لگے ہوئے ہیں جو آپ نے اتنی باریک چیز فوراً نوٹ کر لی ہے"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"حالات و واقعات ایسی چیکنگ پر مجبور کر دیتے ہیں صالحہ۔میجر جانسن نے جس طرح اس راستے کی نشاندہی کی حالانکہ اگر ایسا ہو بھی سہی تو موجودہ حالات میں اسے سیلڈ کر دیا جانا چاہئے لیکن اسے سیلڈ نہیں کیا گیا تو اس کا مطلب ہے کہ یہاں کوئی خصوصی کارروائی کی گئی ہے اس لئے ہمیں چوکنا رہنا پڑے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صالحہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"واقعی جولیا درست کہتی ہے۔آپ واقعی کسی اور سیارے کی مخلوق ہیں"...... صالحہ نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اور تنویر کے بارے میں اس کا کیا خیال ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تنویر کیا باقی سارے ممبروں کے بارے میں اس کا ایک ہی خیال ہے کہ یہ سب اسی سیارے کی مخلوق ہیں۔بے چارے ارضی انسان"...... صالحہ نے جواب دیا تو عمران اس کے اس خوبصورت

جواب پر ایک بار پھر ہنس پڑا کیونکہ صالحہ نے براہ راست تنویر کے بارے میں کچھ کہنے کی بجائے اسے دوسرے ممبران کے ساتھ شامل کر کے جواب دے دیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی جولیا ایک لحاظ سے دوڑتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔اس کے پیچھے صدیقی بھی تھا اور ان دونوں کے چہروں پر انتہائی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔البتہ جولیا کے ہاتھ میں ایک سیاہ رنگ کا بڑا سا تھیلا موجود تھا۔

"کیا ہوا۔خیریت"...... عمران نے ان کے بولنے سے پہلے ہی چونک کر کہا۔

"کرنل ڈیوڈ فرار ہو گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"وہ کیسے"...... عمران بھی بے اختیار اچھل پڑا۔

"عمران صاحب۔وہ بے ہوش تھا اور اس کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ دو تین گھنٹوں سے پہلے ہوش میں نہیں آسکتا اس لئے ہم نے اس کی نگرانی ضروری نہ سمجھی اور کمرے میں بند کر دیا۔کمرے کا دروازہ بند کر دیا گیا تاکہ ہماری آوازیں اس تک نہ پہنچیں ورنہ اسے ہوش آسکتا تھا۔ہم چاہتے تھے کہ آپ کی واپسی پر ہی اسے ہوش آئے لیکن کچھ دیر پہلے ہم نے پھاٹک کے باہر کسی ٹرک کے رکنے کی آواز سنی تو ہم چونک پڑے۔ہم نے سمجھا کہ شاید کسی بڑی گاڑی پر کچھ لوگ آئے ہیں۔میں پھاٹک کی طرف گیا تاکہ چیک کر سکوں تو پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔میں نے باہر جھانکا تو ایک

عام سا ٹرک جا رہا تھا۔ مجھے شک پڑا تو میں واپس آیا اور پھر میں نے کرنل ڈیوڈ کو چیک کیا تو کرنل ڈیوڈ غائب تھا۔ اس کمرے کے ساتھ ایک ملحقہ باتھ روم تھا جس کا عقبی دروازہ بھی تھا اور ہمیں اس بارے میں معلوم ہی نہ تھا۔ کرنل ڈیوڈ کو ہوش آیا اور اس نے باتھ روم کے عقبی دروازے سے عقبی گلی میں سے ہو کر پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھول کر وہ باہر نکل گیا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس ٹرک پر سوار ہو کر گیا ہو گا"...... صدیقی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ کسی بھی وقت یہاں اسرائیل کی پوری فوج ریڈ کر سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہے"...... جولیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ تھیلا مجھے دکھاؤ"...... عمران نے کہا اور جولیا کے ہاتھ سے تھیلا لے کر اس نے اس کی زپ کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا باکس نکال کر اس نے تھیلا واپس جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"اس میجر جانسن کو ہلاک کر دو اور کاروں اور جیپوں کا رخ پھاٹک کی طرف کر دو۔ تنویر کو بھی چھوٹی فیکٹری سے بلا لو۔ ہمیں فوری یہاں سے نکلنا ہو گا۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے صدیقی سے کہا اور صدیقی سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا تو عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے باکس کی سائیڈ میں موجود بٹن پریس کیا اور پھر اس کی عقبی طرف موجود ایک پتلی سی جھلی اتار کر اس نے باکس دروازہ کھولنے

والے ہک کے نیچے اس طرح لگا دیا کہ اس بڑے ہک کے نیچے موجود چھوٹا ہک اس سے ٹکرا رہا تھا۔ باکس دیوار سے اس طرح چپک گیا تھا جیسے گوند لگنے سے کاغذ چپک جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس نے بڑے ہک کو پکڑ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر نیچے کیا تو سرسراہٹ کی آواز کے ساتھ ہی دیوار ایک سائیڈ سے درمیان میں سے کھل کر ریلنگ کے انداز میں دوسری طرف غائب ہو گئی۔ اب ایک راہداری نظر آ رہی تھی جو گہرائی میں جا رہی تھی۔ جولیا اور صالحہ دونوں خاموش کھڑی تھیں۔ دروازہ کھلتے ہی عمران تیزی سے اندر داخل ہوا تو جولیا اور صالحہ بے اختیار چونک پڑیں۔ عمران تقریباً دوڑتا ہوا اس گہرائی میں اترا چلا جا رہا تھا۔ جولیا اور صالحہ دونوں نے اس کی پیروی کی اور پھر کافی نیچے جا کر یہ راہداری بند ہو گئی۔ اب سامنے ایک اور دیوار تھی۔ عمران نے اس کی جڑ کو غور سے دیکھا۔

"تمہارے پاس سائیلنسر لگے پسٹل تو ہوں گے"...... عمران نے جیب سے سائیلنسر لگا پسٹل نکال کر ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... جولیا اور صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے جیکٹوں کی جیبوں سے سائیلنسر لگے مشین پسٹل نکال لئے۔

"اس دیوار کے بعد جو کچھ بھی ہو گا اس میں بہرحال سپر کمپیوٹر کا چیکنگ آلہ موجود ہو گا۔ میں نے اس آلے میں گڑبڑ کرنی ہے۔ اس دوران جو بھی سامنے آئے اسے گولیوں سے اڑا دینا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دیوار کی جڑ میں ایک ابھرے ہوئے

پتھر پر پیر مارا تو سر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار سائیڈ سے ہٹی اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف ایک بڑا سا کمرہ نظر آنے لگا۔ یہ سٹور نما کمرہ تھا۔ اس میں نیلے رنگ کی بڑی بڑی پیٹیاں ایک دوسرے کے اوپر رکھی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ کمرے میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمران ان پیٹیوں کو دیکھ کر چونک پڑا۔ اس نے قدم آگے نہ بڑھائے تھے البتہ اس نے کمرے کی دیواروں کا وہیں کھڑے کھڑے بغور جائزہ لینا شروع کر دیا اور پھر سامنے ایک کونے میں کافی بلندی پر موجود سیاہ رنگ کے ایک چھوٹے سے باکس پر اس کی نظریں جم گئیں۔ عمران نے جولیا کے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھیلا لیا اور پھر اسے کھول کر اس کے اندر موجود ایک مستطیل شکل کی سیاہ رنگ کی پٹی نکال کر اس نے اس پر موجود ایک چھوٹی سی ناب کو گھما کر ایڈجسٹ کیا اور پھر اس کی سائیڈ میں لگے ہوئے دو چھوٹے چھوٹے بٹن پریس کر دیئے۔ تھیلا وہ پہلے ہی جولیا کو واپس کر چکا تھا۔

"اب ہمارا پلان بدل گیا ہے۔ اب میں اس سپر کمپیوٹر کے چیکنگ باکس کو فائر کر کے تباہ کر دوں گا اور پھر سپر میگا نا بم ان پیٹیوں کے پیچھے چھپا دوں گا۔ فائرنگ ہوتے ہی اندر سائرن بج اٹھے گا اور لوگ یہاں پہنچ جائیں گے اس لئے تم نے پوری طرح ہوشیار رہنا ہے۔ جب تک میں فارغ نہ ہو جاؤں جو نظر آئے اسے اڑا دینا"۔ عمران نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور جولیا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیئے تو عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے سائیلنسر لگے مشین

پسٹل کا رخ دیوار میں موجود سیاہ باکس کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں تواتر سے اس باکس پر لگی تھیں اور ایک ہلکے سے دھماکے سے باکس کے پرزے اڑ گئے تو عمران بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوا اور اس نے دوسرے ہاتھ میں پکڑی ہوئی پٹی کو سائیڈ پر موجود پیٹیوں کی پوری قطار کی پچھلی طرف دیوار اور پیٹیوں کے درمیان خلا میں رکھ کر انگلی کی مدد سے اسے کافی اندر گھسا دیا۔ جب وہ باہر سے نظر آنا بند ہو گئی تو عمران تیزی سے مڑا اور پھر وہ دوڑتا ہوا باہر آ گیا۔

"آؤ اب نکل چلو۔ پوری رفتار سے دوڑو"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر مار کر دیوار برابر کر دی اور اس کے بعد وہ تینوں واقعی اس طرح واپس گیراج کی طرف دوڑ پڑے جیسے ان کے پیروں میں مشینیں فٹ ہوں اور چند لمحوں بعد ہی وہ اس گیراج میں پہنچ چکے تھے۔ عمران نے تیزی سے مڑ کر اس ہک کو دوبارہ کھینچا تو راستہ بند ہو گیا۔ عمران نے وہ باکس ایک جھٹکے سے دیوار سے اتار لیا۔

"آؤ اب نکل چلو۔ فی الحال اس سے زیادہ کچھ نہیں ہو سکتا"۔ عمران نے کہا اور گیراج سے نکل کر وہ دوڑتے ہوئے عمارت کے سامنے کے رخ پر دوڑ پڑا اور پھر اسی انداز میں وہ گارڈ روم کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ان کے ساتھیوں نے کاروں اور جیپوں کا رخ پھاٹک کی طرف کر رکھا تھا۔

"باہر کی کیا پوزیشن ہے"...... عمران نے قریب جا کر کہا۔

"صدیقی پھاٹک پر موجود ہے۔ ابھی تک کوئی نہیں آیا"۔ چوہان نے کہا۔

"پھاٹک کھلواؤ اور چلو نکلو یہاں سے۔ ہم نے پارک کی طرف نہیں جانا بلکہ دوسری طرف قلعے کی طرف جانا ہے۔ وہاں سے ایک ذیلی سڑک سے ہو کر ہم تل ابیب کے نواحی قصبے اسارتو پہنچ کر یہ کاریں اور جیپیں چھوڑ کر پھر مختلف بسوں اور ٹیکسیوں کی مدد سے علیحدہ علیحدہ اپنی رہائش گاہ پر پہنچیں گے"...... عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا اور چند لمحوں بعد جیپیں اور کاریں پھاٹک سے نکلیں اور پارک کی دوسری طرف کو مڑ کر تیز رفتاری سے آگے بڑھتی چلی گئیں۔

جی پی فائیو کی جیپ بڑی فیکٹری کے پھاٹک کے سامنے رکی تو اس کے پیچھے آنے والی دو جیپیں بھی رک گئیں۔ پھاٹک بند تھا۔

"اندر سیکرٹ سروس کے لوگ موجود ہیں اس لئے انتہائی احتیاط سے اندر جا کر فائر کھول دو"...... کرنل ڈیوڈ جو ایک جیپ کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا، نے ڈرائیونگ سیٹ پر موجود میجر پال سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... میجر پال نے کہا اور پھر وہ تیزی سے جیپ سے نیچے اترا۔ عقبی جیپوں سے آٹھ افراد بھی نکل کر پھاٹک کے قریب پہنچ چکے تھے لیکن ابھی وہ پھاٹک کی طرف بڑھے ہی تھے کہ پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جس نے سادہ لباس پہنا ہوا تھا باہر آ گیا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ کیا واقعی تمہارا تعلق جی پی فائیو سے

ہے"....... اس ادھیڑ عمر آدمی نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ میرا نام میجر پال ہے۔ تم کون ہو"....... میجر پال نے ہاتھ میں موجود گن کا رخ اس کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

" میرا نام ڈاکٹر ہربرٹ ہے۔ میں لیبارٹری کا سائنس دان ہوں۔ انچارج ڈاکٹر رائٹ کا نمبر تو۔ یہاں تو قتل عام ہو چکا ہے لیکن اندر کوئی زندہ آدمی موجود نہیں ہے۔ ڈاکٹر رائٹ نے صدر صاحب سے ٹرانسمیٹر پر بات کی ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ جی پی فائیو کا انچارج کرنل ڈیوڈ اپنے ساتھیوں سمیت پہنچ رہا ہے جس پر میں یہاں پھاٹک پر رک گیا تھا۔ میں نے کھڑکی کی درز میں سے جیپوں پر جی پی فائیو کا مونوگرام دیکھا تو میں باہر آ گیا"....... باہر آنے والے نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

" کون ہے۔ کون ہے یہ"....... اسی لمحے کرنل ڈیوڈ کی تیز آواز سنائی دی تو میجر پال تیزی سے مڑا اور اس نے کچھ فاصلے پر موجود جیپ پر سوار کرنل ڈیوڈ کو ساری بات بتا دی۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو وہ نکل گئے۔ مجھے اتارو۔ جلدی کرو"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر میجر پال کے سہارے سے وہ جیپ سے نیچے اتر آیا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب پھاٹک سے اندر داخل ہوئے تو وہاں واقعی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

" یہ کس کی لاش ہے"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" یہ میجر جانسن ہے۔ چیف سیکورٹی آفیسر۔ اندر عمارت میں بھی

لاشیں پڑی ہوئی ہیں اور یہاں بھی۔ ادھر چھوٹی فیکٹری میں بھی لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ میں نے جا کر دیکھا ہے"....... ڈاکٹر ہربرٹ نے کہا۔

" میجر پال ساری عمارت چیک کرو اور ساتھ ہی چھوٹی فیکٹری بھی"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو میجر پال مڑ کر اپنے آدمیوں کو ہدایات دینے میں مصروف ہو گیا۔

" کیا آپ لیبارٹری سے انہیں چیک کرتے رہے ہیں۔ آپ کو کیسے ان کی موجودگی کا علم ہوا"....... کرنل ڈیوڈ نے ڈاکٹر ہربرٹ سے کہا۔

" اندر سے باہر کا کوئی رابطہ نہیں ہے جناب اور راستوں کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے اس لئے ہمیں تو کچھ بھی معلوم نہیں تھا لیکن پھر اچانک ابتدائی سٹور میں موجود کمپیوٹر کا چیکنگ آلہ گولیوں سے تباہ کر دیا گیا تو خطرے کے سائرن بج اٹھے اور اس کے ساتھ ہی پوری لیبارٹری میں خودکار آلات کی وجہ سے ریڈ الرٹ ہو گیا۔ پھر ڈاکٹر رائٹ نے چیکنگ کی تو پتہ چلا کہ اس عمارت کی عقبی طرف واقع گیراج میں موجود خصوصی راستے کو انتہائی ماہرانہ انداز میں کھولا گیا ہے اور کچھ لوگ اندر داخل ہو کر اس لیبارٹری میں پہنچے ہیں۔ انہوں نے اس آلے کو تباہ کر دیا لیکن اس کے بعد چونکہ وہ سپر کمپیوٹر کی اجازت کے بغیر لیبارٹری میں داخل نہ ہو سکتے تھے اس لئے وہ واپس چلے گئے"....... ڈاکٹر ہربرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہ لیبارٹری میں داخل ہوئے تھے اور پھر صرف اس آلے کو تباہ

کر کے نکل گئے ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ تو عفریت ہیں۔ وہ تو اس طرح واپس نہیں جا سکتے"۔ کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ میرا خیال ہے کہ آپ کے نکل جانے کے بعد وہ خوفزدہ ہو کر فوراً ہی واپس چلے گئے ہوں گے"...... میجر پال نے کہا جو ساتھ ہی کھڑا تھا۔

"ڈاکٹر ہربرٹ۔ کیا آپ وہ ساری جگہیں مجھے دکھا سکتے ہیں جہاں جہاں وہ لوگ گئے ہیں کیونکہ مجھے ابھی بھی یقین نہیں آ رہا کہ یہ لوگ واپس بھی جا سکتے ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس کا فیصلہ تو ڈاکٹر رائٹ کر سکتے ہیں۔ آپ ان سے بات کر لیں"...... ڈاکٹر ہربرٹ نے کہا اور جیب سے ایک فکسڈ فریکونسی لیکن خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن دبایا تو اس پر ایک چھوٹا سا بلب جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ہیلو۔ ڈاکٹر ہربرٹ کالنگ۔ اوور"...... ڈاکٹر ہربرٹ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ڈاکٹر رائٹ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد بلب مسلسل جلنے لگا اور ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ بولنے والے کی آواز بتا رہی تھی کہ وہ بوڑھا آدمی ہے۔

"جی پی فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ اپنے ساتھیوں سمیت پہنچ چکے

ہیں جناب۔ کرنل صاحب سے بات کریں۔ اوور"...... ڈاکٹر ہربرٹ نے کہا اور ٹرانسمیٹر کرنل ڈیوڈ کی طرف بڑھا دیا۔

"تم اسے پکڑ کر بٹن آن آف کرتے رہنا"...... کرنل ڈیوڈ نے ٹرانسمیٹر پکڑنے کی بجائے ساتھ کھڑے میجر پال سے کہا کیونکہ اس کا ایک ہاتھ مفلوج تھا۔

"یس سر"...... میجر پال نے کہا اور ٹرانسمیٹر ڈاکٹر ہربرٹ سے لے لیا۔

"ہیلو ڈاکٹر رائٹ۔ میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ چیف آف جی پی فائیو۔ دونوں فیکٹریوں سے کوئی زندہ آدمی نہیں ملا۔ صرف لاشیں ہی ملی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ دشمن ایجنٹ ہمارے آنے سے پہلے ہی فرار ہو چکے تھے لیکن ڈاکٹر ہربرٹ نے بتایا ہے کہ وہ لیبارٹری کے اندرونی حصے میں بھی پہنچ گئے تھے اور انہوں نے وہاں کسی سائنسی آلے کو بھی فائر کر کے تباہ کر دیا ہے۔ وہ کیسے اندر پہنچ گئے۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیسے اندر پہنچ گئے۔ اس راستے کا علم کسی کو بھی نہ تھا اور پھر اس راستے پر ایک ایسا آلہ نصب تھا کہ اگر اس راستے کو باہر سے کھولا جائے تو اس میں گیس فائر ہو جاتی ہے اور راستہ کھولنے والے فوراً ہلاک ہو جاتے ہیں لیکن اس کے باوجود یہ راستہ کھولا گیا اور کچھ لوگ راہداری سے گزر کر اندر بھی پہنچے اور وہاں اس آلے کو تباہ کر کے واپس بھی چلے گئے۔ اوور"...... ڈاکٹر

رائٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہ لوگ عفریت ہیں ۔ وہ کیسے اتنی آسانی سے واپس جا سکتے ہیں ۔ انہوں نے وہاں ضرور کوئی خفیہ کارروائی کی ہو گی ۔ میں اس جگہ کو خود چیک کرنا چاہتا ہوں ۔ اوور "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" آپ کے بارے میں چونکہ صدر صاحب نے خصوصی طور پر آرڈر دیئے ہیں اس لئے آپ ڈاکٹر ہربرٹ کے ساتھ آ جائیں ۔ میں وہیں پہنچ رہا ہوں ۔ اوور اینڈ آل "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور میجر پال نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" آیئے جناب "...... ڈاکٹر ہربرٹ نے میجر پال کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر لے کر اسے واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

" میجر پال تم میرے ساتھ آؤ گے ۔ باقی لوگ یہیں رہیں گے "۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور میجر پال نے اپنے آدمیوں کو ہدایات دیں اور پھر وہ کرنل ڈیوڈ اور ڈاکٹر ہربرٹ کے ساتھ عمارت کی عقبی طرف موجود گیراج میں پہنچ گیا۔ چند لمحوں بعد راستہ اندر سے کھل گیا تو کرنل ڈیوڈ اور میجر پال، ڈاکٹر ہربرٹ کے پیچھے اس راہداری میں آگے بڑھتے چلے گئے ۔ راہداری کے اختتام پر دیوار تھی ۔ وہ سب وہاں پہنچ کر رک گئے ۔ دوسرے لمحے دیوار درمیان سے کھلی اور پھر ایک سفید بالوں والا بوڑھا آدمی نظر آیا۔ اس کے ساتھ دو اور سائنس دان بھی تھے ۔

" میرا نام ڈاکٹر رائٹ ہے "۔ اس بوڑھے آدمی نے آگے بڑھتے

ہوئے کہا اور جواب میں کرنل ڈیوڈ نے اپنا اور میجر پال کا تعارف کرا دیا۔

" آنے والے اس کمرے میں آئے ۔ وہ سامنے دیوار پر سپر کمپیوٹر کا چیکنگ باکس موجود تھا۔ اسے گولیوں سے اڑا دیا گیا جس کی وجہ سے سپر کمپیوٹر نے نہ صرف خطرے کا سائرن بجا دیا بلکہ لیبارٹری میں ریڈ الرٹ بھی کرا دیا "...... ڈاکٹر رائٹ نے کمرے میں داخل ہو کر انہیں اشارے سے وہ جگہ دکھاتے ہوئے کہا جہاں باکس موجود تھا۔

" یہ پیٹیاں کس چیز کی ہیں "...... کرنل ڈیوڈ نے کمرے میں موجود پیٹیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" یہ یونی کارن نامی سائنسی مادہ ہے جو لیبارٹری میں کام آتا ہے "...... ڈاکٹر رائٹ نے جواب دیا۔

" کیا یہ دھماکے سے پھٹ سکتا ہے ۔ میرا مطلب ہے کہ اگر اس پر بم مارا جائے تو "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" اوہ ۔ نہیں جناب ۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔ یہ تو سائنسی مادہ ہے اس میں پھٹنے وغیرہ کی کوئی صلاحیت نہیں ہے "...... ڈاکٹر رائٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا یہاں کی تلاشی لی گئی ہے "...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

" یس سر ۔ میں نے تلاشی لی ہے ۔ یہاں کوئی آدمی موجود نہیں ہے "...... ڈاکٹر رائٹ نے جواب دیا۔

" میں آدمی کی بات نہیں کر رہا ہوں ۔ کوئی بم یا کوئی ایسی

چیز"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" یس سر۔ لیکن یہاں کوئی بم وغیرہ نہیں ہے اور ویسے بھی اگر کوئی بم ہو بھی سہی تو اس سے لیبارٹری کو کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ لیبارٹری سے علیحدہ جگہ ہے اور پھر درمیانی دیوار بھی ہے جو کسی صورت بھی بم سے تباہ نہیں ہو سکتی اور باقی لیبارٹری میں انتہائی سخت ترین سائنسی انتظامات ہیں حتیٰ کہ وہاں اندر کوئی بارودی مادہ پھٹ ہی نہیں سکتا۔ کوئی گولی نہیں چل سکتی"۔ ڈاکٹر رائٹ نے کہا۔

" اس کا تو یہی مطلب ہے کہ وہ لوگ یہاں تک پہنچ جانے کے باوجود واپس چلے گئے ہیں لیکن کیوں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" جناب۔ وہ مجبور تھے ۔ وہ زیادہ سے زیادہ جو کر سکتے تھے وہ یہی تھا کہ وہ اس آلے کو تباہ کر دیں اس کے علاوہ وہ کچھ نہ کر سکتے تھے کیونکہ یہ دیوار باہر سے کسی صورت کھل ہی نہیں سکتی اور اسے بھی صرف سپر کمپیوٹر ہی کھول سکتا ہے۔ میں نے پہلے بھی سپر کمپیوٹر کی اجازت سے اسے کھولا تھا اور اب بھی کھولا ہے"...... ڈاکٹر رائٹ نے جواب دیا۔

" کیا یہ راہداری اور گیراج سپر کمپیوٹر کے کنٹرول سے باہر ہیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" یس سر۔ کیونکہ یہاں اس سٹور تک سپلائی لائی جاتی ہے اور غیر متعلق آدمی یہاں تک آتے رہتے ہیں"...... ڈاکٹر رائٹ نے کہا۔

" او کے ۔ ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ واقعی ناکام رہے ہیں۔ بہرحال آپ نے اب بھی چوکنا رہنا ہے کیونکہ وہ لوگ دوبارہ بھی ریڈ کر سکتے ہیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ گو اس کے حلق سے ابھی تک یہ بات نہ اتر رہی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں تک پہنچ جانے کے باوجود ناکام واپس لوٹ گئے ہوں گے لیکن جو کچھ اس نے دیکھا تھا اور جو کچھ ڈاکٹر رائٹ نے بتایا تھا اس سے یہی ثابت ہوتا تھا کہ وہ واقعی ناکام واپس گئے ہیں۔

" یہ یقیناً میرے خوف کی وجہ سے بھاگے ہیں ورنہ یہ کبھی نہ بھاگتے"...... گیراج سے باہر آتے ہوئے کرنل ڈیوڈ نے میجر پال سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس سر۔ ویسے آپ نے کمال ذہانت کا مظاہرہ کیا کہ ان کے پہرے کے باوجود آپ یہاں سے نکلے اور پھر ابھی تک آپ تکلیف کے باوجود کام کر رہے ہیں۔ آپ کی فرض شناسی تو اب اسرائیل میں مثال بن چکی ہے جناب"...... میجر پال نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

" یہاں کا اب کوئی خصوصی انتظام کرنا ہے کیونکہ ہم یہاں طویل عرصے تک پہرہ نہیں دے سکتے ۔ ہمیں ان لوگوں کو شہر میں تلاش کرنا ہو گا لیکن جب تک سیٹ اپ نہ ہو تو تم اور تمہارے آدمی ان دونوں فیکٹریوں میں رک کر پہرہ دیں گے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور میجر پال نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پوری ٹیم واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ چکی تھی لیکن عمران ابھی تک واپس نہ پہنچا تھا اور وہ سب عمران کے بارے میں ہی باتیں کر رہے تھے۔ چوہان باہر پہرے پر موجود تھا۔ اسی لمحے کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی اور وہ سب چونک پڑے۔

" عمران آیا ہو گا"...... صفدر نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد عمران مسکراتا ہوا سٹنگ روم میں داخل ہوا۔

" ارے واہ۔ پوری بارات موجود ہے"...... عمران نے چہکتے ہوئے کہا۔

" بکواس کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم یہاں ہر لمحے شدید خطرے سے دوچار ہیں اس لئے سنجیدگی سے بتاؤ کہ اب کیا کرنا ہے۔ تم وہاں میگانا بم چھوڑ آئے ہو۔ کیا اس سے کوئی کام لیا جا سکتا ہے"۔ جولیا

نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب۔ جولیا نے ہمیں جو تفصیل بتائی ہے اس سے تو لگتا ہے کہ میگانا بم آپ ان پیٹیوں میں موجود کسی خصوصی مادے کی وجہ سے چھوڑ آئے ہیں۔ ان پیٹیوں میں کیا بھرا ہوا تھا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ان پیٹیوں میں یونی کارن نامی ایک سائنسی مادہ بھرا ہوا تھا۔ پیٹیوں پر اس کا نام اور طاقت وغیرہ درج تھی"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" کیا یہ بارودی مادہ ہے"...... جولیا نے کہا۔

" نہیں۔ عام سا سائنسی مادہ ہے۔ یہ میزائل میکنگ میں کام آتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" پھر کیا وہ بم اس لیبارٹری کو تباہ کر سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ اس میں اتنی پاور بہرحال نہیں ہے کہ وہ اکیلا اس پوری لیبارٹری کو تباہ کر سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسے چیک کر لیا گیا ہو کیونکہ ان کے پاس جدید ترین چیکنگ آلات ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" نہیں۔ اسے چیک نہیں کیا جا سکا۔ اگر چیک کر لیا جاتا تو لامحالہ اسے آف کر دیا جاتا جبکہ اس کے ڈی چارجر سے میں نے اس

بات کو چیک کر لیا ہے کہ وہ ابھی تک آن ہے"....... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ اسے وہاں کیوں چھوڑ آئے ہیں"....... صفدر نے کہا۔

"اس لئے کہ کرنل ڈیوڈ کل یہ نہ کہہ سکے کہ ہم اس سے ڈر کر بغیر کچھ کئے واپس جانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہرحال بہتر ہوتا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا ہمیں دوبارہ وہاں جانا ہو گا"....... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں نے چیک کر لیا ہے کہ اس لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات ایسے ہیں کہ ہم اسے کسی صورت بھی تباہ نہیں کر سکتے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم اب واپس جائیں گے"....... عمران نے کہا تو وہ سب اس طرح اچھل پڑے جیسے عمران نے بات کرنے کی بجائے بم دھماکہ کر دیا ہو۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"....... جولیا نے بے اختیار ہو کر کہا۔

"منہ کا ذائقہ بدلنے کے لئے کبھی کبھی ایسا بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ آپ مشن مکمل کر چکے ہیں ورنہ آپ کم از کم ناکام واپسی کا سوچ بھی نہیں سکتے"....... کیپٹن شکیل نے کہا اور سب امید بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھنے

لگے۔

"اگر اسے تم مشن مکمل ہونا کہہ رہے ہو تو پھر ٹھیک ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر واپسی کی بات کیوں کی ہے تم نے"....... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہم اسرائیل کے شہری تو نہیں ہیں کہ باقی زندگی یہاں رہ کر گزاریں۔ ہم نے بہرحال پاکیشیا جانا ہے"....... عمران نے جواب دیا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"....... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جیکی بول رہا ہوں جناب۔ آپ نے جس مال کا آرڈر دیا تھا وہ ڈیلیوری کے لئے تیار ہو چکا ہے"....... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"آپ نے دوسری فرموں کو بھی چیک کیا ہے۔ ان کے ایجنٹوں کو تو اس آرڈر کے بارے میں علم نہیں ہے"....... عمران نے کہا۔

"آپ کی ہدایات پر پوری چیکنگ کر لی گئی ہے جناب۔ کسی ایجنٹ کو ابھی تک اس کا علم نہیں ہو سکا"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ یہ ڈیلیوری بھجوا دیں"....... عمران نے کہا

اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا مطلب"....... جولیا نے چونک کر کہا۔

"چلو اٹھو۔ سامان سمیٹو۔ ہم نے فوری طور پر بندرگاہ پہنچنا ہے جہاں سے ایک سٹیمر ہمیں یونان لے جائے گا۔ جلدی کرو"۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا واقعی واپسی ہو رہی ہے۔ مگر"....... جولیا نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا۔ اگر عمران صاحب واپس جا رہے ہیں تو پھر کام ہو چکا ہو گا"....... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"تو ہمیں بتانے میں کیا حرج ہے"....... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ابھی کچھ نہیں ہوا۔ لیکن کسی بھی وقت کچھ ہو سکتا ہے اس لئے میں کوئی واضح بات نہیں کر سکتا۔ البتہ ہمیں فوری طور پر یہاں سے نکلنا ہے کیونکہ اگر کچھ ہو گیا تو پھر ہم یہاں بری طرح پھنس جائیں گے اور اگر کچھ نہ ہوا تو ہم واپس بھی آ سکتے ہیں"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور سب سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر تقریباً دو گھنٹے بعد وہ ایک مسافر بردار سٹیمر میں سوار سمندر میں تیزی سے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ان سب نے میک اپ تبدیل کر لئے تھے اور ان کے پاس کاغذات بھی موجود تھے لیکن

سوائے عمران کے باقی سب کے چہروں پر بے اطمینانی کے تاثرات موجود تھے جبکہ عمران انتہائی پرسکون انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ چونکہ یہاں جس ہال میں وہ موجود تھے وہاں اور بھی بہت سے افراد تھے۔ اس لئے وہ آپس میں سوائے عام سی گفتگو کے اور بات نہ کر سکتے تھے۔

"ہم یونان کتنے عرصے میں پہنچ جائیں گے"....... اچانک صالحہ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چار گھنٹوں کا سفر ہے جس میں سے دو گھنٹے گزر چکے ہیں۔ باقی کا حساب تم خود کر سکتی ہو کیونکہ میرا حساب ہمیشہ سے کمزور رہا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر واقعی چار گھنٹوں کے سفر کے بعد سٹیمر یونان کی بندرگاہ پر پہنچ گیا اور باقی مسافروں کے ساتھ وہ بھی نیچے اترے۔ یہاں باقاعدہ کاغذات کی چیکنگ کی جاتی تھی اس لئے ان کے کاغذات بھی چیک کئے گئے اور ان کا سامان بھی۔ لیکن جلد ہی انہیں اوکے کر دیا گیا اور وہ اطمینان سے چلتے ہوئے چیکنگ ہال سے باہر آ گئے اور پھر وہ ابھی باہر نکل کر ادھر ادھر دیکھ ہی رہے تھے کہ ایک فلسطینی تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔ اس نے ویسے تو سوٹ پہن رکھا تھا لیکن اس کے گلے میں سرخ رنگ کا سکارف موجود تھا جس میں زرد دھاریاں تھیں۔

"اگر آپ کا نام حارث ہے تو میرا نام علی عمران ہے اور اگر آپ کا نام کوئی اور ہے تو پھر میرا نام مائیکل ہے"....... عمران نے اس کی

طرف مخاطب ہو کر کہا تو وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا اور پھر تیزی سے ان کی طرف بڑھ آیا۔

" اوہ آپ۔ میرا نام حارث ہے۔ میں آپ کو ہی دیکھ رہا تھا"۔ نوجوان نے قریب آکر مسکراتے ہوئے کہا۔

" تمہارے باس کا کیا نام ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" ابو عباس جناب"...... حارث نے جواب دیا۔

" اوکے۔ اب بتاؤ کہ ہم نے کہاں جانا ہے"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" باس کے پاس۔ آیئے میرے پاس اسٹیشن ویگن ہے۔ آیئے"۔ حارث نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

" کیا یہاں یونان میں بھی فلسطینی گروپس کام کرتے ہیں"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہاں سے ہی اسلحہ اسرائیل سپلائی ہوتا ہے اس لئے یہاں فلسطینی گروپس کام کرتے ہیں لیکن صرف اسلحہ کی سپلائی کی حد تک"...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اسٹیشن ویگن میں بیٹھ کر شہر کی ایک کالونی میں داخل ہوئے اور حارث نے جو اسٹیشن ویگن کی ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا ویگن ایک اوسط درجے کی کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے پہنچ کر روکی اور پھر مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو پھاٹک کی

چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک فلسطینی نوجوان باہر آگیا۔

" پھاٹک کھولو۔ مہمان آئے ہیں"...... حارث نے ویگن کی کھڑکی سے سر باہر نکال کر اس باہر آنے والے نوجوان سے کہا اور وہ سر ہلاتا ہوا واپس اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور حارث ویگن اندر لے گیا۔ یہاں پورچ میں سفید رنگ کی ایک کار موجود تھی۔ حارث نے ویگن اس کار کے عقب میں لے جا کر روک دی اور پھر عمران اور اس کے ساتھی ویگن سے نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے اندر سے ایک لمبے قد اور قدرے بھاری جسم کا فلسطینی باہر آگیا۔ وہ ادھیڑ عمر تھا اور اس کے جسم پر جدید تراش کا سوٹ تھا۔

" میرا نام ابو عباس ہے"...... آنے والے نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" مجھے علی عمران کہتے ہیں۔ ابو عباس صاحب۔ آپ سے ہیکل سلیمانی والے کیس میں ملاقات ہو چکی ہے۔ اس وقت آپ شط شہر میں ریڈ فائر کے تحت کام کرتے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ابو عباس بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ ہاں جناب۔ آپ نے بالکل درست فرمایا ہے"...... ابو عباس نے جلدی سے سیڑھیاں اتر کر عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں عمران سے مصافحہ کیا۔ اس کے بعد اس نے سوائے جولیا اور صالحہ کے باقی سب سے اسی طرح گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا جبکہ جولیا اور صالحہ کے سامنے اس نے

صرف سر جھکا کر سلام کیا۔ پھر وہ سب اس کی رہنمائی میں اندر ایک تہہ خانے میں پہنچ گئے ۔یہ خاصا بڑا تہہ خانہ تھا اور اس کی ایک دیوار کے ساتھ قدم آدم مشین موجود تھی جس پر سرخ رنگ کا کپڑا ڈالا گیا تھا۔ وہاں صوفے اور کرسیاں موجود تھیں۔

" تشریف رکھیں ۔آپ کے حکم کے مطابق ٹیلی سٹار ویو سپر ایکشن مشین خصوصی طور پر یہاں نصب کر دی گئی ہے"...... ابو عباس نے سرخ کور سے ڈھکی ہوئی مشین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" بے حد شکریہ "...... عمران نے کہا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ نوجوان جس نے پھاٹک کھولا تھا اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرے اٹھائی ہوئی تھی جس میں مشروب کے گلاس تھے۔ اس نے ایک ایک گلاس سب کے سامنے رکھا اور پھر ٹرے اٹھا کر واپس چلا گیا۔

" عمران صاحب۔ اس بار آپ کا اسرائیل میں کیا کوئی خاص مشن تھا"...... ابو عباس نے اپنے سامنے رکھا ہوا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔اسرائیل میں موجود ایک خصوصی میزائل کی تیاری پر کام کرنے والی لیبارٹری کو تباہ کرنا تھا۔ اس کا نام ایرو میزائل لیبارٹری ہے"...... عمران نے بھی گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

" لیکن اب تک ایسی کسی لیبارٹری کی تباہی کی کوئی رپورٹ تو نہیں آئی "...... ابو عباس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" لیبارٹری تباہ ہوتی تو رپورٹ بھی آتی "...... عمران نے مشروب کا گھونٹ لیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" اوہ۔ تو پھر آپ کی واپسی "...... ابو عباس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" دراصل طویل عرصے سے ہم پاکیشیا سے باہر تھے اور ہم پاکیشیائیوں کو ہوم سکنس یعنی وطن یاد آنے کی بیماری بہت ہو جاتی ہے اس لئے میں نے سوچا کہ واپس پاکیشیا جا کر کچھ عرصہ رہ لیں پھر آ کر لیبارٹری تباہ کر دیں گے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو پھر آپ نے یہ مشین کیوں منگوائی تھی "...... ابو عباس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" دراصل یہ مشین میری پسندیدہ مشین ہے۔ اس میں موجود کمپیوٹر سے مل کر میں شطرنج کھیلا کرتا ہوں اور بے چارہ کمپیوٹر ہر بار ہار جاتا ہے اس لئے مجھے یہ مشین پسند ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ابو عباس کا چہرہ دیکھنے والا ہو گیا جبکہ عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر بے اختیار مسکراہٹ سی پھیل گئی۔

" آپ پریشان نہ ہوں ابو عباس صاحب۔ عمران صاحب سے ان کی مرضی کے بغیر کچھ پوچھنا ناممکن ہوتا ہے"...... صفدر نے ابو عباس کی حالت دیکھتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا۔ آئی ایم سوری عمران صاحب۔ واقعی مجھے یہ سب کچھ نہیں پوچھنا چاہئے تھا"...... ابو عباس نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے ۔ شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ابھی ہمارا ٹارگٹ ہٹ تو نہیں ہوا لیکن ہم اسے یہاں بیٹھ کر ہٹ کرنے کی کوشش کریں گے ۔ اگر کام ہو گیا تو ماشاء اللہ لیکن اگر نہ ہوا تو ہم دوبارہ اسرائیل چلے جائیں گے اور ایک بار پھر اس ٹارگٹ پر کام شروع کر دیں گے اور جہاں تک اس مشین کا تعلق ہے اس مشین کے ذریعے ہی یہ ٹارگٹ ہٹ کرنے کی کوشش یہاں بیٹھ کر کی جا سکتی ہے اور یہاں ہم اس لئے آئے ہیں کہ اگر ہم اسرائیل میں رہ کر ٹارگٹ ہٹ کرتے تو پھر ہمارا وہاں سے نکلنا ناممکن بنا دیا جاتا جبکہ اب وہ سب یہ سمجھ کر مطمئن ہوں گے کہ بغیر ٹارگٹ ہٹ کئے ہم واپس جا بھی نہیں سکتے"....... عمران نے ابو عباس کے چہرے پر انتہائی شرمندگی کے تاثرات دیکھ کر سب کچھ تفصیل سے بتا دیا۔

"اوہ۔ آپ یہاں اس مشین سے وہاں لیبارٹری اڑائیں گے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے"....... ابو عباس نے اس بار یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"میں نے کوشش کا لفظ کہا ہے اور کوشش تو پاکیشیا میں بیٹھ کر بھی کی جا سکتی ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ابو عباس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اب میرے لئے کیا حکم ہے"....... ابو عباس نے کہا۔

"ہم آپ کے اور آپ کے چیف کے بے حد مشکور ہیں کہ ان کی مدد سے ہم صحیح سلامت اسرائیل سے نکل کر یہاں پہنچنے میں کامیاب

ہو گئے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"اگر آپ مناسب سمجھیں تو جب آپ ٹارگٹ ہٹ کریں تو مجھے کال کر لیں۔ میں آپ جیسے عظیم لوگوں کو کام کرتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں"....... ابو عباس نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"جبکہ میں آپ کے ذمے ایک اور کام لگانا چاہتا تھا"....... عمران نے کہا۔

"وہ کیا"....... ابو عباس نے چونک کر پوچھا۔

"آپ وہاں انتظامات کریں کہ ٹارگٹ اگر ہٹ ہو جائے تو ہمیں یہاں فوری اطلاع مل سکے اور ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر بھی مجھے مہیا کر دیں"....... عمران نے کہا۔

"یہ تو ہو جائے گا لیکن یہ ٹارگٹ ہے کہاں"....... ابو عباس نے کہا۔

"آمان بند سے قلعے کی طرف جانے والی سڑک پر دفاعی وڈ فیکٹریاں ہیں۔ ان کے نیچے ۔ لیکن اپنے آدمیوں کو آپ نے ان کے قریب نہیں بھیجنا بلکہ وہ آمان بند کے قریب پارک میں رہیں۔ اگر ٹارگٹ ہٹ ہوا تو وہاں بھی انہیں علم ہو جائے گا"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ میں انتظامات کر کے ایک گھنٹے بعد واپس آ جاؤں گا اور لانگ رینج ٹرانسمیٹر بھی لے آؤں گا۔ اب مجھے اجازت دیں۔ یہاں ملازم موجود ہے اس کا نام عامر ہے۔ آپ اس پر مکمل اعتماد کر سکتے ہیں"....... ابو عباس نے کہا اور عمران کے سر ہلانے پر

وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا تہہ خانے سے باہر چلا گیا۔

" یہ کس قسم کی مشین ہے "....... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یہ جدید ترین کمپیوٹر ہے۔ ان دنوں یہ میرج بیورو کے طور پر کام کرتا ہے "....... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے جبکہ صالحہ اور دوسرے ساتھی ہنس پڑے۔

" پھر وہی بکواس "....... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" تم اس سے بات ہی کیوں کرتی ہو "....... تنویر نے کہا۔

" ہاں۔ بات تو تم تنویر سے کیا کرو تاکہ تمہارا غصہ بھی یہیں بھگتا کرے۔ مجھ سے تو تم صرف ملاقات کیا کرو "....... عمران نے کہا تو جولیا مزید غصہ کھانے کی بجائے بے اختیار ہنس پڑی۔

" عمران صاحب۔ کیا آپ میگانا بم کو یہاں سے آپریٹ کرنا چاہتے ہیں لیکن آپ نے تو خود بتایا تھا کہ وہ بم لیبارٹری تباہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور وہ اندر بھی کام نہیں کر سکتا "....... اس بار صدیقی نے کہا۔

" اس وقت جب میں نے بات کی تھی اور اس وقت کے دوران کافی وقت گزر چکا ہے۔ یونی کارن نامی سائنسی پاؤڈر اگر ہماری قسمت نے یاوری کی تو میگانا بم سے نکلنے والی میگانا ریز کی وجہ سے کیمیائی طور پر تبدیل ہو چکا ہو گا اور اس حالت میں اسے انیو یلان کہا جاتا ہے اور انیو یلان اگر پھٹ جائے تو لیبارٹری کیا آمان بند اور پل

تک تباہی پھیل سکتی ہے "....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات تھی۔ لیکن کیا ان میزائل ساز سائنس دانوں کو اس پاؤڈر کی اس کیمیائی تبدیلی کا علم نہ ہو گا "....... جولیا نے چونک کر کہا۔

" ضرور معلوم ہو گا لیکن اگر انہیں میگانا بم کی خصوصیات اور میگانا بم کے چارج ہونے پر نکلنے والی ریز کی ماہیت کا علم ہوا اور مجھے یقین ہے کہ ایسا نہیں ہو گا "....... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن عمران صاحب انہوں نے وہاں چیکنگ تو کرائی ہو گی تو انہیں وہ بم کیوں نہیں مل سکا "....... صفدر نے کہا۔

" میگانا بم کو عام گائیگر سے چیک نہیں کیا جا سکتا اس کے لئے میگانا چیکنگ گائیگر چاہئے۔ یہ انتہائی خصوصی ساخت کی چیز ہے اور جدید ترین ایجاد ہے اور یقیناً میزائل بنانے والے سائنس دانوں کو اس کا علم نہیں ہو گا کیونکہ یہ ان کے سبجیکٹ میں نہیں آتا "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" وہ پیٹیاں ہٹا کر بھی تو دیکھ سکتے ہیں "....... اس بار صالحہ نے کہا۔

" لیکن ایسا اس وقت ہو گا جب گائیگر اس کی نشاندہی کرتا۔ ورنہ اتنی پیٹیاں ہٹانے کی انہیں کیا ضرورت ہے۔ بہرحال اس وقت تک وہ وہاں موجود تھا جب ہم اسرائیل میں تھے لیکن اب کیا ہوا ہے یہ بعد میں معلوم ہو گا "....... عمران نے کہا۔

" لیکن اب تمہیں کس بات کا انتظار ہے۔ ٹارگٹ کو ہٹ کرو"۔ جولیا نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

" لانگ رینج ٹرانسمیٹر آ جائے پھر"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہیں یقین ہے کہ ٹارگٹ ہٹ ہو جائے گا"...... جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" اگر اللہ نے چاہا تو۔ ہم کون ہیں یقین سے بات کرنے والے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" مس جولیا۔ اگر عمران صاحب کو یقین نہ ہوتا تو یہ اس طرح واپس نہ آتے "...... صفدر نے کہا اور جولیا نے بے اختیار سر ہلا دیا۔

پھر ایک گھنٹے بعد ابو عباس واپس آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا۔

" جناب۔ انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔ ٹارگٹ ہٹ ہوتے ہی ہم وہاں کال کر کے معلوم کر سکتے ہیں"...... ابو عباس نے ٹرانسمیٹر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ اٹھ کر اس مشین کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھی بھی اٹھ کر اس کے پیچھے جا کھڑے ہوئے۔ ان سب کے چہروں پر اشتیاق کے ساتھ ساتھ تجسس کے تاثرات موجود تھے۔ عمران نے کور ہٹایا اور پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ ابو عباس بھی ان کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے۔

" اس مشین کا کیا فنکشن ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

" وہی جو اسرائیل میں رہ کر ڈی چارجر کا فنکشن ہوتا۔ اب چونکہ فاصلہ بے حد بڑھ گیا ہے اس لئے ڈی چارجر کام نہیں کر سکتا۔ اب یہ کام یہ مشین انجام دے گی"...... عمران نے جواب دیا اور جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ساتھیوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" کیا اس سے یہ معلوم ہو جائے گا کہ ٹارگٹ ہٹ ہو سکتا ہے کہ نہیں"...... جولیا نے ایک اور سوال کیا۔

" ہاں۔ اسی لئے تو میں نے اسے منگوایا ہے"...... عمران نے اس بار مختصر سا جواب دیا اور پھر مشین کے مختلف بٹن پریس کر کے اور مختلف نابیں گھما کر انہیں ایڈجسٹ کرنے کے بعد عمران نے ایک بڑا سا بٹن پریس کر دیا تو مشین کے اوپر والے حصے میں ایک سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

" گڈ شو۔ بم وہاں نہ صرف موجود ہے بلکہ کام بھی کر رہا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ عمران نے ایک اور بٹن پریس کیا تو مشین کی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور اس پر چند حروف ابھر آئے۔

" گڈ شو۔ کام ہو گیا۔ یونی کارن کی کیمیائی ماہیت تبدیل ہو چکی ہے"...... عمران کے لہجے میں حقیقی مسرت تھی۔

" اس مشین سے کیسے ماہیت چیک ہو سکتی ہے عمران

صاحب "۔ اس بار صفدر نے کہا۔

" اس مشین کا لنک اس بم سے ہو چکا ہے اور بم سے نکلنے والی ریز سے اس کمرے میں موجود سائنسی پاؤڈر کی ماہیت یہ مشین میگانا ریز سے معلوم کر لیتی ہے "...... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" آؤ اب اسرائیل کے صدر سے چند باتیں ہو جائیں "...... عمران نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

" پہلے ٹارگٹ تو ہٹ کر لو "...... جولیا نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

" وہ انشاء اللہ ہٹ ہو جائے گا لیکن اس سے پہلے چند باتیں تو ہو جائیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے لانگ رینج ٹرانسمیٹر اپنے سامنے رکھا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔ اب باقی ساتھی بھی کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے جبکہ ابو عباس بھی ایک کرسی پر خاموشی سے بیٹھا ہوا تھا۔

" ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ۔ اوور "...... عمران نے اصل لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ اٹنڈنگ یو۔ آپ کون ہیں اور آپ کو اس خصوصی فریکونسی کا علم کیسے ہو گیا۔ اوور "...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" آپ شاید نئے سیکرٹری ہیں ورنہ صدر صاحب میرے نام سے بہت اچھی طرح واقف ہیں۔ آپ انہیں کہیں کہ وہ فوری مجھ سے بات کریں ورنہ پھر اسرائیل کے ہزاروں افراد کی ہلاکت کا میں ذمہ دار نہ ہوں گا۔ اوور "...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ آپ کون ہیں پہلے شناخت کرائیں۔ اوور "۔ دوسری طرف سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ بس اتنا ہی تعارف کافی ہے۔ اوور "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویٹ کریں۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس۔ اوور "...... تھوڑی دیر بعد اسرائیل کے صدر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں صدر صاحب۔ آپ نے بات کرنے میں دیر لگائی ہے اس سے میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ کال کا ماخذ چیک کرا رہے ہوں گے اور آپ کے لہجے میں موجود حیرت بتا رہی ہے کہ آپ کو بتایا گیا ہے کہ کال اسرائیل سے نہیں بلکہ یونان سے کی جا رہی ہے اس لئے اب مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں رہی کہ میں اور پاکیشیائی سیکرٹ سروس اسرائیل سے یونان پہنچ چکے ہیں۔ اوور "...... عمران نے کہا۔

" ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم لوگ اس بار ناکام رہے ہو۔

اوور"...... صدر کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"جو لوگ حق پر ہوتے ہیں وہ ناکام نہیں ہوا کرتے صدر صاحب۔ آپ کے ملک نے پاکیشیا میں ایرو میزائل فیکٹری تباہ کرنے کی سازش کی حالانکہ اگر آپ ایسا نہ کرتے تو ہمیں بھی اسرائیل نہ آنا پڑتا لیکن آپ نے ایسا کیا اس لئے مجبوراً ہمیں اسرائیل آنا پڑا اور مجھے معلوم ہے کہ آپ نے اس بار اس لیبارٹری کو اس قدر خفیہ رکھا کہ ہم بھی واقعی چکرا گئے اور اب بھی آپ یہ سوچ کر مطمئن ہیں کہ آپ ایک بار پھر ہمیں ڈاج دے رہے ہیں کہ لیبارٹری منی بجلی گھر کے نیچے ہے۔ شروع شروع میں ہم بھی یہی سمجھتے رہے لیکن پھر اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہمیں علم ہو گیا کہ لیبارٹری منی بجلی گھر کے نیچے نہیں ہے بلکہ اس سے ملحقہ بڑی ووڈ فیکٹری کے نیچے ہے اور اس کا راستہ اس کے ساتھ والی چھوٹی فیکٹری سے جاتا ہے۔ ویسے بھی آپ یقیناً مطمئن ہوں گے کہ لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات اس قدر سخت ہیں کہ اسے کسی صورت بھی ہٹ نہیں کیا جا سکتا لیکن صدر صاحب میں نے پہلے کہا ہے کہ جو لوگ حق پر ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے اس وقت ہم گو یونان پہنچ چکے ہیں لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہم یہاں بیٹھ کر بھی آپ کی یہ لیبارٹری تباہ کر سکتے ہیں اور یقیناً ایسا ہی ہو گا۔ میں نے آپ کو یہ کال اس لئے کی ہے کہ آپ کو بتا سکوں کہ اگر آئندہ اسرائیل نے پاکیشیا کے خلاف کوئی معمولی سی کارروائی بھی کی تو پھر صرف ایک لیبارٹری نہیں بلکہ پورے اسرائیل

کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی۔ میں چاہتا تو اس لیبارٹری کی بجائے آپ کا ایٹمی سٹور جسے آپ کے ہاں ڈی ایس ڈی کہا جاتا ہے تباہ کر سکتا تھا لیکن مجھے معلوم ہے کہ اس کی تباہی سے اسرائیل کے لاکھوں کروڑوں افراد بھی ساتھ ہی ہلاک ہو جاتے اور پورا اسرائیل تباہ و برباد ہو جاتا اس لئے میں نے اسے تباہ نہیں کیا لیکن اگر آئندہ آپ نے پاکیشیا کے خلاف کوئی کارروائی کی تو پھر ایسا ہی ہو گا۔ پھر اسرائیل کو ہمیشہ کے لئے صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"عمران صاحب۔ پلیز یہ کام نہ کریں۔ اس طرح تو اسرائیل میں رہنے والے لاکھوں فلسطینی بھی ہلاک ہو جائیں گے"...... ابو عباس نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے معلوم ہے ابو عباس صاحب۔ آپ بے فکر ہیں میں لاکھوں کروڑوں افراد کی ہلاکت کا قائل ہی نہیں ہوں لیکن اسرائیلی حکام کو یہ دھمکی دینا ضروری تھا ورنہ اس لیبارٹری کی تباہی انہیں آسانی سے ہضم نہ ہوتی اور وہ لازماً پاکیشیا کے خلاف خوفناک انتقامی کارروائی کرتے لیکن اب اس دھمکی کے بعد وہ ایسا نہیں کریں گے"۔ عمران نے کہا اور ابو عباس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب جلدی کرو۔ کہیں وہ بم ہی نہ ٹریس کر لیں"...... جولیا نے بے چین سے لہجے میں کہا تو عمران اٹھا اور مشین کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے اسے چند لمحوں تک آپریٹ کیا اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔

"کیا ہوا"...... سب نے بے اختیار چونک کر پوچھا۔

"یہ کام صالحہ کرے گی۔ یہ پہلی بار اسرائیل کے خلاف مشن پر آئی ہے اس لئے یہ ٹارگٹ اس کے ہاتھوں ہٹ ہو گا۔ آؤ صالحہ اور بسم اللہ پڑھ کر اس بٹن کو پریس کر دو"...... عمران نے کہا تو صالحہ کا چہرہ یکلخت جگمگا سا اٹھا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھی اور پھر اس نے واقعی بسم اللہ پڑھ کر بٹن پریس کر دیا جس کی طرف عمران نے اشارہ کیا تھا۔ بٹن پریس ہوتے ہی مشین سے ہلکی سی گونج سنائی دی اور پھر یکلخت مشین جیسے خود بخود آف ہو گئی۔

"آؤ۔ اب چیک کر لیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا یہ مشین نہیں بتا سکتی کہ ٹارگٹ ہٹ ہو گیا ہے یا نہیں"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"مشین نے رسپانس تو دیا ہے لیکن چیکنگ پھر بھی ضروری ہے کہ کیا واقعی مکمل لیبارٹری تباہ ہوئی ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب واپس آ کر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"میں معلوم کروں جناب"...... ابو عباس نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا تو ابو عباس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ریڈ برڈ کالنگ۔ اوور"...... ابو عباس نے بار بار کال

دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ای وی ون اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... ابو عباس نے کہا تو سب کے چہروں پر اشتیاق اور تجسس کے تاثرات ابھر آئے جبکہ عمران کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

"باس۔ یہاں انتہائی خوفناک دھماکوں سے تباہی پھیل چکی ہے۔ پورا علاقہ تباہ ہو گیا ہے۔ یہاں آمان بند تک ان دھماکوں کی آوازیں سنائی دی ہیں۔ انتہائی خوفناک تباہی ہوئی ہے باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور سب کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل"...... ابو عباس نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"مبارک ہو صالحہ۔ تم نے نہ صرف ٹارگٹ ہٹ کر دیا بلکہ اسرائیل کو ایسا زخم لگایا ہے کہ وہ طویل عرصے تک اس زخم کو چاٹتا رہے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ واقعی اس دنیا کی مخلوق نہیں ہیں۔ مس جولیا درست کہتی ہیں۔ اس قدر عظیم دل کا مالک اس دنیا کا انسان نہیں ہو سکتا"...... صالحہ نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تو یہ صلہ ملا ہے مجھے کہ تنویر کا راستہ صاف کر دیا گیا ہے"۔

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تنویر کا راستہ۔ کیا مطلب"...... صالحہ نے چونک کر کہا۔

"ظاہر ہے میں تو کسی اور سیارے کی مخلوق ہونے کی وجہ سے فارغ ہو گیا اور تنویر اس سیارے کی مخلوق ہے اور جولیا بھی۔ نتیجہ تم خود سمجھ سکتی ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب آپ واقعی حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہیں اور مس صالحہ کی بات اس لحاظ سے تو درست لگتی ہے"...... ابو عباس نے کہا اور سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"آج لگتا ہے کہ سب تنویر سے مل کر میرے خلاف ہو چکے ہیں"۔ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"کاش۔ تم اس دنیا کی مخلوق ہوتے"...... جولیا نے بے اختیار ہو کر کہا تو عمران نے بھی بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا اور تہہ خانہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

ذہین ایجنٹ	مکمل
بیس کیمپ	اول
بیس کیمپ	دوم
ریڈ زیرو ایجنسی	مکمل
جے ایس پی	اول
جے ایس پی	دوم
جناتی دنیا	مکمل
ڈیتھ ریز	مکمل
گولڈن سپاٹ	اول
گولڈن سپاٹ	دوم
گراس ڈیم	اول
گراس ڈیم	دوم
بلیک فیس	اول
بلیک فیس	دوم
ڈبل مشن	اول
ڈبل مشن	دوم
شیڈاگ	اول
شیڈاگ	دوم
شیڈاگ ہیڈ کوارٹر	اول
شیڈاگ ہیڈ کوارٹر	دوم
ریڈ اتھارٹی	اول
ریڈ اتھارٹی	دوم
لاسلکی	مکمل
ڈارک آئی	اول
ڈارک آئی	دوم
سنیک کلرز	مکمل
شوورمان	اول
شوورمان	دوم
سی ایگل	اول
سی ایگل	دوم
چیف ایجنٹ	اول
چیف ایجنٹ	دوم

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

مظہر کلیم ایم اے